ترجمہ و تلخیصِ منتخب احادیث

از

اصولِ کافی

حصہ اوّل

ڈاکٹر محمد حسن رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۲۷۹ بریٹو روڈ، کراچی۔ فون ۷۲۳۲۳۵۴

ترجمہ و تلخیصِ منتخب احادیث

از

اصولِ کافی

حصہ اوّل

ڈاکٹر محمد حسن رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۲۷۹ بریٹو روڈ، کراچی۔ فون ۷۲۲۳۲۵۴

www.drhasanrizvi.org

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ
۱	ابتدائیہ	۱
۲	کتاب العقل والجہل (بابِ اوّل)	۲
۳	عقل کی اہمیت	"
۴	تشریح ۔ عقل کے استعمال کا نتیجہ ۔	۳
۵	عقل کی تعریف	۴
۶۔	انسان کے اصل دوست اور اصل دشمن ۔ دین کا معیار	۵
۷۔	صاحبانِ عقل کی علامات و نتائج	۱۲
۸۔	عقل کیسے کامل ہوتی ہے ؟	۱۴
۹۔	عقل کی فوج یا مددگار	۱۷
۱۰۔	کلامِ رسولؐ کا معیار	۲۴
۱۱۔	عقل کی اہمیت	۲۵
۱۲۔	معجزات کا معیار اور قرآن کی اہمیت	"
۱۳۔	عقل کا مقام	۲۶
۱۴	عقل کے کام ۔ عقل ہی سے انسان کامل ہوتا ہے ۔	۲۷
۱۵۔	عالم کون ہوتا ہے ؟	۲۸

www.drhasanrizvi.org

شمار	مضامین	صفحہ
۱۶۔	(دوسرا باب) کتاب فضل العلم ۔ علم کی فضیلت اور برتری	۳۰
۱۷۔	علم حاصل کرنا فرض ہے ۔	"
۱۸۔	علم کی قسمیں ۔	۳۴
۱۹۔	علماء کی اہمیت	۳۵
۲۰۔	تشریحی نوٹ	۳۶
۲۱۔	سب سے بڑا کمال	۳۷
۲۲۔	علم دین حاصل کرنے کی ضرورت	"
۲۳۔	علماء و ذاکرین کا مقام	۳۸
۲۴۔	تشریحی نوٹ	۳۹
۲۵۔	اماموں اور حاکموں کی قسمیں	۴۰
۲۶۔	تشریحی نوٹ	۴۱
۲۷	آدمیوں کی قسمیں	"
۲۸۔	علم حاصل کرنے کا ثواب	۴۲
۲۹۔	تشریح	۴۳
۳۰۔	علم سکھانے والوں کا مرتبہ	"
۳۱۔	تشریحی نوٹ	۴۴
۳۲	علماءِ برحق کی فضیلت	۴۶
۳۳	حقیقی علماءِ دین کی پہچان	۴۷
۳۴	جھوٹے علماء کی علامتیں	۴۹
۳۵	عالم کا حق	۵۰

www.drhasanrizvi.org

شمار	مضامین	صفحہ
۳۶	عالم کی موت	۵۱
۳۷	علماء کی صحبت	۵۲
۳۸	عالم سے سوال، اور بات چیت کرنے کی ضرورت اور فضیلت	۵۳
۳۹	لوگوں کو تعلیم دینا	۵۵
۴۰	بغیرِ علم بات کہنے کی سخت ممانعت	۵۶
۴۱	بغیرِ علم عمل کرنے والا	۵۷
۴۲	علم کا استعمال	۵۹
۴۳	نجات پانے کی نشانی	۶۱
۴۴	علم کو مال بنانے اور اترانے کا ذریعہ بنانے کی سخت ممانعت	۶۴
۴۵	عالم پر خدا کی حجت پوری ہو چکی	۶۷
۴۶	نوادر (عجیب و غریب) احادیث	۶۸
۴۷	عالم بننے کا طریقہ	۷۰
۴۸	ضروری علم	۷۳
۴۹	قُربِ الٰہی کا معیار	۷۴
۵۰	احادیث کو لکھنے اور پڑھنے کی فضیلت	"
۵۱	احادیثِ ائمۂ اہلبیتؑ مشیتِ خدا کی ترجمان ہیں	۷۶
۵۲	اندھی تقلید کی مذمت	۷۷
۵۳	بدعت، اپنی رائے سے فتوے دینا اور قیاس کی سخت مذمت	۷۹
۵۴	خدا کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ	۸۲
۵۵	قیاس کرنے کی مذمت	۸۶

www.drhasanrizvi.org

شمار	مضامین	صفحہ
۵۶ -	احادیث میں اختلاف کا سبب اور اُس کا علاج	۹۰
۵۷	قرآن اور سنّت کا مطلب کس سے لیا جائے	۹۷
۵۸	سنّت کی دو بڑی قسمیں	۹۹
۵۹	کتاب التوحید	۱۰۰
۶۰	(خدا کی یکتائی، اثباتِ وجود اور معرفتِ ذات وصفات کا بیان)	"
۶۱	کائنات کا حادث ہونا اور کائنات کو بنانے والے کا ثبوت	"
۶۲	خدا کیا ہے ؟	۱۰۵
۶۳	خدا نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے	۱۱۰
۶۴	خدا کی کم سے کم پہچان (معرفت)	۱۱۲
۶۵	کَون و مکان	۱۱۵
۶۶	خدا کا نسب یا نسبتیں	۱۱۷
۶۷	خدا کی کیفیت کے بارے میں بات کرنے کی ممانعت	۱۱۸
۶۸	ابطالِ رویتِ خدا۔ یعنی خدا کو دیکھنا باطل ہے	۱۲۱
۶۹	خدا کے لیے کوئی ایسی صفت نہ بیان کی جائے جو اُس نے اپنے لیے نہیں بیان فرمائی۔	۱۲۷
۷۰	خدا کے جسم و صورت کی نفی	۱۱۹
۷۱	خدا کی صفاتِ ذات	۱۳۰
۷۲	خدا کا ارادہ اور اُس کے تمام صفاتِ فعل	۱۳۲
۷۳	اسمائے الٰہی کے معنی و مطالب	۱۳۴
۷۵	توحید کی تاویل و تشریح	۱۳۸

www.drhasanrizvi.org

صفحہ	مضامین	شمار
۱۴۰	حرکت یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا	۷۶
۱۴۲	عرش و کرسی	۷۷
۱۴۵	روح کا بیان	۷۸
۱۵۰	نادر احادیث	۷۹
۱۵۶	بَدَاء کے معنی	۸۰
۱۶۳	خدا کی مشیّت و ارادہ	۸۱
۱۶۵	اختیار	۸۲
۱۶۶	سعادت و شقاوت	۸۳
۱۶۸	خیر و شر	۸۴
۱۷۱	جبر و قدر کا معاملہ دونوں کے درمیان ہے	۸۵
۱۸۰	استطاعت (یعنی انسان کی طاقت)	۸۶
۱۸۳	لُزومِ حجّت (خدا کی حجّت کا لازم ہونا)	۸۷
۱۸۷	ہدایت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے	۸۸
۱۹۲	"کتابُ الحجّت" (یعنی نُبوّت و امامت جو زمین پر خدا کی دلیل ہیں۔)	۸۹
۱۹۲	زمین پر حجّتِ خدا کے موجود ہونے کی ضرورت	۹۰
۱۹۷	ہشام اور ایک شامی کا مکالمہ (نہایت دلچسپ ہے)	۹۱
۱۹۹	انبیاء اور رسولوں کے طبقات و درجات	۹۲
۲۰۱	نبی، رسول اور محدّث کا فرق	۹۳
۲۱۰	ائمۂ اہلِ بیت ؑ کی اطاعت فرض ہے	۹۴

www.drhasanrizvi.org

شمار	مضامین	صفحہ
۹۵	شبِ قدر اور امامؑ کا علم	۲۴۸
۹۶	علاماتِ امام	۲۶۰
۹۷	ائمۂ اہلِ بیتؑ کی اماموں پر نص	۲۶۶
۹۸	اُن لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت امام مہدیؑ کو دیکھا ہے	۲۷۸
۹۹	دُعائے معرفت در زمانۂ غیبت	۲۸۲
۱۰۰	حجرِ اسود نے امام علیؑ ابن الحسینؑ کی امامت کی گواہی دی	۲۸۵
۱۰۱	حضرت امام رضاؑ کی امامت	۲۹۳
۱۰۲	جناب زیدؑ شہید ابنِ امام علیؑ ابن الحسینؑ	۲۹۴
۱۰۳	امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت معیّن کرنے والے	۳۰۱
۱۰۴	اولادِ علیؑ و فاطمہؑ کی معرفت	۳۰۸
۱۰۵	حج کی قبولیّت کی شرط	۳۱۵
۱۰۶	فرشتے اور امامِ وقت	۳۱۶
۱۰۷	جنّات اور امامِ وقت	″
۱۰۸	حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی خبر	۳۱۸
۱۰۹	ائمۂ اہلِ بیتؑ کی منزلت	″
۱۱۰	ائمۂ اہلِ بیتؑ کی احادیث کی اقسام	۳۲۰
۱۱۱	جناب رسول اللہؐ کا آخری خطبہ	۳۲۳
۱۱۲	امامؑ کا حق رعایا پر اور رعایا کا حق امامؑ پر	۳۲۵
۱۱۳	رہبانیت کی ممانعت (صفحہ ۳۳۲) تفسیر قرآن از ائمۂ آلِ محمدؑ	۳۳۴
۱۱۴	والدین سے مراد کون ہیں۔	۳۵۹
۱۱۵	ولایت (امامت و اطاعت) ائمۂ اہلِ بیتؑ کی فضیلت	۳۸۰

www.drhasanrizvi.org

شمار	مضامین	صفحہ
۱۱۶	حالات و ولادت جناب رسول اللہؐ - - - -	۳۸۳
۱۱۷	جناب رسولِ خداؐ کی وفات - - - - - - -	۳۹۰
۱۱۷	حضرت عبد المطلبؑ کی شان - - - -	۳۹۲
۱۱۸	حضرت ابو طالبؑ کی شان - - - - - -	۳۹۳
۱۱۹	جناب فاطمہؑ بنتِ اسدؑ کا مقام - - - - - - -	۳۹۹
۱۲۰	حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی شہادت - - - -	۴۰۲
۱۲۱	حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت اور ذکر - - - -	۴۰۷
۱۲۲	ذکرِ ولادت و حالاتِ حضرت امام حسن علیہ السلام	۴۱۱
۱۲۳	ولادت با سعادت اور ذکرِ حضرت امام حسین علیہ السلام	۴۱۴
۱۲۴	ولادت و حالاتِ حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام	۴۱۸
۱۲۵	" " حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	۴۲۲
۱۲۶	" " حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	۴۳۰
۱۲۷	" " حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۴۳۸
۱۲۸	" " حضرت امام علی رضا علیہ السلام	۴۴۷
۱۲۹	" " حضرت امام محمد تقی علیہ السلام	۴۵۳
۱۳۰	" " حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۴۶۱
۱۳۱	" " حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام	۴۶۷
۱۳۲	" " حضرت امام مہدی عجّ علیہ السلام	۴۷۷
۱۳۳	ائمۂ اثنا عشر (آلِ محمدؐ کے بارہ اماموں کی امامت پر ثبوت (سُنّی)	۴۸۲
۱۳۴	شبِ قدر	۴۹۱
۱۳۵	حضرت امامِ زمانہؑ (امام مہدیؑ) تک مال (خمس وغیرہ) پہنچانا	۴۹۳
۱۳۶	ختم شد	۵۰۶

www.drhasanrizvi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ترجمہ و تلخیصِ منتخب احادیث از)

اصولِ کافی

ابتدائیہ

شیخ محمد یعقوب کلینیؒ کی تصنیف "اصولِ کافی" میں حضرت محمد مصطفےٰ صؐ کی سترہ ہزار سے زائد احادیث جو آنحضرتؐ کے اہلِ بیت اطہار سے مروی ہیں، شامل ہیں۔ اس تالیف میں ہم اُن میں سے منتخب احادیث کا آسان ترین اُردو ترجمہ، جو مفسرِ قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی صاحب کی محنتِ شاقہ کا ثمر ہے۔ ہم قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اِن احادیث کی سند اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ:

فرزندِ رسولؐ حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "میری بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے والد (حضرت امام محمد باقرؑ) کی حدیث ہے، اور میرے والد کی بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے جدِ بزرگوار امام حسنؑ کی حدیث ہے، اور میرے جدِ بزرگوار امام حسنؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے جدِ بزرگوار امام حسینؑ کی حدیث ہے، اور امام حسینؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث امیر المومنینؑ کی حدیث ہے۔ اور امیر المومنینؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث جناب رسولِ خداؐ کی حدیث ہے اور جناب رسولِ خدا کی بیان کی ہوئی ہر حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے"۔

ہمیں اُمیدِ واثق ہے کہ اِس کاوش سے مومنین کرام استفادہ فرمائیں گے اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ..... احقر العباد: الحاج سید غلام نقی رضوی

www.drhasanrizvi.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ترجمہ و تلخیص منتخب احادیث از)

* * *

✤ اصولِ کافی ✤

کتابُ العَقل وَالجَہل

نوٹ : یہ احادیث رسولؐ ائمہ اہلبیتؑ سے مروی ہیں

عقل کی اہمیت

✯ فرزندِ رسولؐ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اس کو بولنے کی قوّت عطا فرمائی۔ پھر حکم دیا: "آگے آؤ"۔ عقل آگے آئی۔ پھر حکم دیا: "پیچھے ہٹو" عقل پیچھے ہٹی۔ پھر خدا نے فرمایا: "میں اپنی عزّت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے تجھ سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کوئی چیز نہیں پیدا کی۔ (یعنی مجھے اپنی تمام مخلوقات میں عقل سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں) میں تجھ کو صرف اُس شخص میں مکمّل کروں گا جس کو

www.drhasanrizvi.org

میں چاہتا اور پسند کرتا ہوں گا۔ میں تجھی کو حکم دوں گا اور تجھی کو (برائیوں سے) روکوں گا۔ تجھی کو (اپنا حکم نہ ماننے پر) سزا دوں گا' اور تجھی کو (اپنی اطاعت پر) ثواب دوں گا۔"

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ:

(۱) عقلمند وہ ہے کہ جو خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ خدا کے حکم کے مطابق ہر کام کرتا ہے۔

(۲) خدا کی سب سے پسندیدہ مخلوق عقل ہے۔ اس لیے عقل سے کام لینے والے لوگ خدا کے سب سے پسندیدہ بندے ہیں۔

(۳) خدا کے اجر و ثواب اور انعام کا دار و مدار عقل کے استعمال پر منحصر ہے۔ جس قدر عقلمندی کے ساتھ خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی جاتی ہے اُسی قدر ثواب و انعام زیادہ ہوتا ہے۔

دین، عقل کے استعمال کا نتیجہ ہے

الوالائمہؒ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ "جبرئیل حضرت آدم علیہ السلام کے پاس اُترے اور فرمایا: "اے آدمؑ! مجھے (خدا کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں تمھیں تین چیزوں میں سے صرف ایک چیز لینے دوں' اور دو چیزوں کو چھوڑ دینے کا اختیار دوں۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا: وہ تین چیزیں کیا کیا ہیں؟

www.drhasanrizvi.org

* جبرئیلؑ نے فرمایا: (۱) عقل (۲) حیا (۳) دین۔
* حضرت آدمؑ فرمایا: "میں نے عقل کو لے لیا۔"
* جبرئیلؑ نے "حیا" اور "دین" سے کہا کہ: "تم واپس جاؤ اور عقل کو (آدمؑ کے پاس) چھوڑ دو۔"
* "حیا" اور "دین" نے عرض کی: "اے جبرئیلؑ! خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم (ہر صورت میں) عقل ہی کے ساتھ رہیں۔ جہاں کہیں بھی عقل رہے (وہیں ہم بھی رہیں۔)"

جبرئیلؑ نے کہا: "ٹھیک ہے۔" یہ کہہ کر آسمان پر چلے گئے۔"

(نوٹ): اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین، عقل ہی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اور غیرت و حیا بھی عقل ہی کا نتیجہ ہے۔

عقل کی تعریف:-

کسی نے فرزندِ رسولؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ: عقل کی کیا تعریف ہے؟

آپؑ نے فرمایا: "عقل وہ چیز ہے کہ جس سے خدائے رحمٰن کی عبادت (بندگی، اطاعت) کی جائے اور (نتیجتاً) جنّت کو حاصل کر لیا جائے۔"

* پوچھا گیا: پھر معاویہ کے پاس کیا چیز تھی؟
* آپؑ نے فرمایا: "وہ صاحب (چالاکی، مکّاری، دھوکہ بازی) تھی یہی شیطنت ہے۔ یہ بظاہر عقل جیسی چیز ہے، لیکن یہ عقل نہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

(نوٹ) مکّاری، چالاکی، دھوکہ بازی، بدمعاشی عقل کا غلط استعمال ہے۔ یہ بظاہر عقل سے مشابہ جھوٹے سکّے کی طرح معلوم ہوتی ہے، لیکن اصلی سکّے کی طرح فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔ عقل وہ لطیف چیز ہے جو خدا کی اطاعت کرے، اور جب عقل شیطان کی اطاعت کرتی ہے تو وہ نکراء بن جاتی ہے۔

انسان کے اصل دوست اور اصل دشمن:

فرزندِ رسولؐ حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرِّضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"ہر شخص کا دوست اُس کی عقل ہے۔ اور اُس کا دشمن اُس کی جہالت ہے۔"

دین کا معیار:

فرزندِ رسولؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جو صاحبِ عقل ہے وہی دین دار آدمی ہے، اور جو دین رکھتا ہے وہی جنّت میں داخل ہوگا۔"

★ ختمی مرتبت جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

"جب تمھیں کسی آدمی کے بارے میں عبادت یا اچھی حالت کی خبر ملے تو تم یہ دیکھو کہ اُس کی عقل کیسی ہے؟ کیونکہ خدا کی طرف سے اجر و ثواب

www.drhasanrizvi.org

عقل کے مطابق دیا جائے گا۔"

★ نیز فرمایا: "خدا نے اپنے بندوں میں عقل سے افضل اور بہتر کوئی چیز نہیں بانٹی۔ عقلمند کا سوتے رہنا، جاہل کے جاگتے رہ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ عقلمند کا اپنے شہر میں ٹھہرے رہنا جاہل کے سفرِ حج کرنے سے بہتر ہے۔"

★ فرزندِ رسولؐ حضرت امام موسٰی ابن جعفر الکاظم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ فرمایا: "اے ہشام! خداوندِ عالم نے عقلوں کے ذریعے سے اپنی حجّت کو انسانوں پر مکمل فرمایا اور اپنی کتابوں سے اپنے انبیاءؑ کی مدد فرمائی اور عقلی دلائل کے ذریعے سے اپنی رُبوبیّت اور مالکیّت کو سمجھایا (اسی لیے) خدائے عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا:

"حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں، رات اور دن کے آنے جانے میں اور اُن کشتیوں میں جو دریا میں تیرتی ہیں، اور لوگوں کو فائدے پہنچاتی ہیں، اور آسمان سے پانی کے برسنے میں اور اُس سے زمین کے زندہ ہو جانے میں، اور ہر قسم کے جانور جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں، اور ہواؤں کے چلنے میں، اور آسمانوں اور زمین کے درمیان بادلوں کے ٹھہرے رہنے اور مسخّر ہونے میں، لوگوں کے لیے خدا کی (قدرت، عظمت اور رحمت کی) نشانیاں اور دلیلیں ہیں، وہ اُن لوگوں کے لیے

www.drhasanrizvi.org

جو عقل سے کام لیتے ہیں۔" (القرآن)

اے ہشام! خدا نے اپنی اِنہی دلیلوں کو اپنی معرفت کی طرف لے جانے کا ذریعہ بنایا۔ کیوں کہ اِنہی نشانیوں اور دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کوئی ہے جو اِن کو چلانے والا اور اِن کا انتظام کرنے والا ہے۔ اِسی لیے خدائے بزرگ و برتر نے ارشاد فرمایا:

★ "خدا ہی وہ ذات ہے جس نے تمھیں مٹّی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پیدا کیا، پھر گوشت کے ٹکڑے سے۔ پھر وہی خدا تمھیں بچّہ بنا کر (ماں کے شکم سے) نکالتا ہے۔ پھر تمھیں جوانی تک پہنچاتا ہے۔ پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو، اور کچھ تو اِس سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ سب اِس لیے ہے تاکہ تم سمجھو اور عقل سے کام لو، کہ خدا زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ ہم نے اپنی دلیلیں تم سے بیان کر دیں تاکہ تم سمجھ بوجھ اور عقل سے کام لو۔" (القرآن)

★ نیز خدا نے ارشاد فرمایا:

"جب تم اِس بات کا اقرار کرتے ہو اور اِس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ تمھارے غلام، کنیز (نوکر چاکر) تمھارے حکم کے بغیر تمھارے مال کو استعمال کریں، جو ہم نے تم کو دیا ہے۔ تو بھلا خدا کیوں اِس بات پر راضی ہوگا

www.drhasanrizvi.org

کہ خدا کے بندے اُس کے کارخانۂ قدرت میں (اپنی مرضی سے) تصرف کریں جبکہ خدا نے کسی کو اپنا شریک نہیں بنایا ہے۔"

★ اے ہشام! خدا نے اُن لوگوں کو (اپنی سزاؤں سے) ڈرایا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ خدا نے ارشاد فرمایا:

"اے اہلِ مکہ! صبح و شام تم سفر کے عالم میں اُس طرف سے گذرتے ہو جہاں ہم نے قومِ لوط کو ہلاک کیا تھا، تو کیا اس کے باوجود تم عقل سے کام نہ لوگے؟"...ہم نے اُس عذاب کو عقل سے کام لینے والوں کے لیے دلیل بنا کر چھوڑ دیا ہے۔"

★ اے ہشام! خدا نے اکثریت کی مذمت کی ہے۔ خدا نے فرمایا:

"اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے جو زمین پر اکثریت میں ہیں، تو وہ تمھیں خدا کے راستے سے ہٹا کر گمراہ کر دیں گے۔"

★ اے ہشام! خدا نے اکثریت کی مذمت کرنے کے بعد اقلیت کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشاد فرمایا:-

"میرے بہت ہی کم بندے ہیں جو میرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

• نیز ارشاد فرمایا:-

"اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے، اکثر لوگ شعور نہیں رکھتے۔"

★ اے ہشام! پھر خدائے تعالیٰ نے صاحبانِ عقل کا ذکر بہترین انداز میں فرمایا: "خدا جسے چاہتا ہے عقل و حکمت عطا فرماتا ہے اور

www.drhasanrizvi.org

جسے حکمت دی گئی اُسے خیرِ کثیر (یعنی) بہت بڑا فائدہ دیا گیا ہے، اور خدا کو یاد نہیں کرتے مگر عقل والے۔" (القرآن)

★ نیز خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے بار بار آنے جانے میں عقل والوں کے لیے خدا کی دلیلیں، اور نشانیاں ہیں، جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ (اے رسولؐ) تمہارے مالک کی طرف سے اُترا ہے، وہ حقیقت ہے، وہ اُس اندھے کی طرح نہیں ہے، جو کچھ نہیں سمجھتا۔"

(القرآن)

★ نیز خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:۔

"کیا وہ جو رات کے کچھ اوقات میں قنوت پڑھتا ہے، سجدے کی حالت میں، اور کھڑے رہ کر، آخرت (کی سزاؤں سے) ڈرتا ہے، خدا کی رحمت سے اُمیدیں باندھتا ہے" (جاہلوں کے برابر ہو سکتا ہے؟) کہدیجئے کہ کیا جو لوگ جانتے ہیں اُن کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے؟ صرف عقل سے کام لینے والے ہی نصیحت لیتے اور سبق سیکھتے ہیں۔" (القرآن)

★ نیز خدا نے ارشاد فرمایا:۔

"(اے رسولؐ!) جو کتاب ہم نے تم پر نازل کی ہے وہ

www.drhasanrizvi.org

بڑی برکتوں (فائدوں) والی ہے۔ یہ اِس لیے نازل کی ہے تاکہ عقل سے کام لینے والے اِس کی دلیلوں پر غور و فکر کریں۔" (القرآن)

★ نیز خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:۔
"اور ہم نے بنی اسرائیل کو وارث بنایا اُس کتاب کا جو ہدایت اور نصیحت ہے اُن کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔"

★ اے ہشام! خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا:۔
"نصیحت اُس کے لیے فائدہ مند ہے جو دل (یعنی عقل) رکھتا ہے۔" (القرآن)

★ نیز خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:۔
"ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی۔" حکمت سے مراد عقلمندی ہے۔ (یعنی) عقل سے کام لینا ہے۔

★ اے ہشام! لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "خدا کے احکامات کے سامنے جُھکے رہو تاکہ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند بن جاؤ۔" (معلوم ہوا کہ عقل کا معیار خدا کی اطاعت ہے۔) حقیقت یہ ہے کہ خدا کے نزدیک عقلمند بہت کم ہیں۔ اے میرے بیٹے! دنیا ایک گہرے سمندر کی طرح ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب چکے ہیں۔ پس اِس سمندر میں تم تقوٰی کو اپنی کشتی بناؤ۔ (یعنی) خدا کے مقرّر کیے ہوئے فرائض کو ادا کر کے اور گناہوں سے خود کو بچا کر اِس سمندر میں خود

www.drhasanrizvi.org

کو ڈوبنے سے بچاؤ۔ اور تمہاری کشتی کا سامان اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے۔ اور اُس کا بادبان اللہ پر بھروسہ کرنا ہے۔ اور اُس کشتی کو قائم رکھنے اور باقی رکھنے والی چیز عقل ہے، اور اُس کا راستہ بتانے والا علم ہے، اور اُس کو چلانے والا صبر ہے۔

* اے ہشام! ہر چیز کے لئے ایک راستہ بتانے والی چیز (دلیل) ہوتی ہے، اور عقل کو راستہ بتانے والی چیز نتائج پر غور و فکر کرنا ہے، اور غور و فکر کو راستہ بتانے والی چیز خاموشی ہے۔ اور ہر چیز کا ایک مددگار ہوتا ہے اور عقل کی مددگار فروتنی، انکساری (یعنی) خود کو کم مرتبہ سمجھنا ہے۔ کیونکہ خود کو بڑا سمجھنا اور اپنی تعریفیں کرنا عقل کے راستے سے ہٹا دیتا ہے، اور بے عقلی کے ثبوت کے لیے تو بس اتنی ہی بات کافی ہے کہ تم اُس کام کو کرو جسے خدا نے منع فرمایا ہے۔

* اے ہشام! خدا نے اپنے بندوں کی طرف انبیاءؑ و مرسلینؑ کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ وہ اُن سے عقل کی باتیں سیکھیں اور پھر بہترین طریقے سے خدا کی اطاعت کریں، اور اس طرح اُس کی بہترین معرفت حاصل کریں۔ (معلوم ہوا کہ خدا کی حقیقی معرفت خدا کی عملی اطاعت سے حاصل ہوتی ہے) اور اس طرح وہ اللہ کے احکامات کو سب سے زیادہ جاننے والے بن جائیں، اور عقل میں کامل ہو جائیں۔ اور (بالآخر) دنیا اور آخرت میں سب سے بلند مرتبہ پائیں۔"

www.drhasanrizvi.org

صاحبانِ عقل کی علامات و نتائج

* اے ہشام! عقل والا وہ ہے جو حلال روزی کی کمی سے شکرِ خدا میں کمی نہیں کرتا، اور حرام کی کثرت و رغبت اُس کے صبر کو کم نہیں کرتی۔ (یعنی حرام چیزوں کی کثرت اور رغبت اُس کو حرام کی طرف مائل نہیں کرتی۔)

* اے ہشام! تمہارا عمل اللہ کے نزدیک کس طرح پاک ہو سکتا ہے جبکہ تم نے اپنے دل کو خدا کے حکم (بجالانے کی عظمت اور رغبت) سے ہٹا رکھا ہے، اور تم نے عقل کے تقاضوں کے مقابلے پر اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کرلی ہے۔

* اے ہشام! تنہائی پر صبر کرنا عقل کی علامت ہے جس شخص نے (کتابِ) خدا سے علم حاصل کیا تو وہ اُن لوگوں سے الگ ہوگیا جو دنیا والے ہیں، اور دنیا کی طرف بُری طرح مائل ہیں۔ اور اُس نے خدا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اُس کی طرف رغبت اختیار کی، اِس لیے خدا خوف اور دہشت میں اُس کا دوست اور مددگار بن گیا، اُس کی تنہائی میں اُس کا ساتھی بن گیا، فقر و فاقے میں اُس کی دولت اور اُس کے قبیلے کے علاوہ دوسرے لوگوں میں بھی اُس کی عزت و قوت بن گیا۔

* اے ہشام! خداوندِ عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ:
"یہ کتاب (قرآن) نصیحت ہے، اُس شخص کے لیے جس کے پاس قلب (عقل) ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

* اے ہشام! حق، خدا کی اطاعت میں ہے۔ اور خدا کی اطاعت کے سوا کسی چیز میں نجات نہیں۔ اور اطاعت ہوتی ہے علم سے، اور علم حاصل ہوتا ہے عقل (کے استعمال کرنے) سے، اور علم نہیں حاصل کرنا چاہیئے مگر عالمِ ربّانی سے۔ اور علم کی پہچان عقل سے ہوتی ہے۔
* اے ہشام! عالم کا کم عمل بھی خدا کی بارگاہ میں قبول ہوتا ہے اور بڑھا چڑھا کر دُوگنا، تگنا اور چوگنا کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ اُن جاہلوں کا عمل جو اپنی بُری خواہشات کے غلام ہیں، رد کر دیا جاتا ہے۔
* اے ہشام! عقلمند انسان عقل و حکمت پانے کے بعد دولتِ دنیا کی کمی پر راضی ہو جاتا ہے، مگر دولتِ دنیا کی کثرت پر راضی نہیں ہوتا، جبکہ اُس کو عقل و حکمت میں سے کم حصّہ دیا جائے۔ (کیونکہ)
* اے ہشام! دنیا کے سامان کی زیادتی کو عقلمند لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے، پھر اُس سے گناہ کیوں سرزد ہوں گے؟ دُنیا (کی کثرت) کو ترک کرنا فضیلت ہے اور گناہ کو ترک کرنا فرض ہے۔
* اے ہشام! عقلمند آدمی نے دنیا اور دنیا داروں کو غور سے دیکھا تو اُس نے سمجھ لیا کہ دنیا نہیں ملتی مگر محنت و مشقّت سے۔ پھر عقلمند انسان نے آخرت کی طرف غور سے دیکھا تو اُسے معلوم ہو گیا کہ آخرت بھی محنت و مشقّت ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ پس اُس نے طلب کیا محنت و مشقّت کے ذریعہ اِن دونوں میں سے اُس چیز کو جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ (یعنی) آخرت کو۔

www.drhasanrizvi.org

* اے ہشام! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ بِلا مال کے دولتمند ہوجائے،
اور ــــــ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حسد سے سکون حاصل ہوجائے،
اور ــــــ دنیا میں امن وسلامتی (سے بسر) ہوجائے ــــ
تو ــــــ اُس کو چاہیئے کہ ــــ "اللہ کے سامنے گڑگڑائے"
اور ــــــ دُعاء مانگے کہ: "خداوندا! میری عقل کو کامل کردے"

اب جس کی عقل کامل ہوجاتی ہے وہ دنیا کی اُن نعمتوں پر ہی قناعت کرنے لگتا ہے، جو اُس کی ضرورت کے لیے کافی ہیں، اور جو اُن چیزوں پر قناعت کرنے لگتا ہے جو اُس کی ضرورت کے لیے کافی ہیں
وہ ــــ "غنی" ــــ دیا) دنیا سے بے پرواہ ہوجاتا ہے۔
اور جو شخص اپنی ضرورت بھر دولت پر قناعت نہیں کرتا، وہ کبھی غنی نہیں بن سکتا۔ (وہ فقیر ہی رہے گا)

* اے ہشام! جس نے اللہ سے عقل حاصل نہیں کی (یعنی اللہ سے عقل ملنے کا سوال نہیں کیا اور خدا کی کتاب پر غور وفکر نہ کیا) وہ کبھی اللہ سے نہیں ڈرے گا۔"

عقل کیسے کامل ہوتی ہے؟

* "اے ہشام! امیرالمومنین حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: "عقل سے بہتر کسی نے خدا کی عبادت نہیں کی۔ آدمی میں عقل کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اُس میں یہ چند صفتیں

www.drhasanrizvi.org

نہ پیدا ہو جائیں :۔

(۱) وہ کفر و شرک (یعنی خدا کے انکار کرنے اور خدا کے ساتھ کسی کو خدا کا شریک ماننے) سے محفوظ ہو۔

(۲) اُس سے کارِ خیر، بھلائی اور اچھے کاموں کی اُمید ہو۔

(۳) جو مال اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو اُسے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے

(۴) دنیا سے وہ صرف اپنی ضرورتوں کے برابر حصّہ لے۔

(۵) علم حاصل کرنے سے کبھی اُس کا دل نہ بھرے۔

(۶) خدا کی راہ میں پست و کمزور رہنا اُس کو زیادہ پسند ہو اُس عزّت سے جو اُسے خدا کے غیر سے مل سکتی ہے۔

(۷) دوسروں کا تھوڑا سا احسان بھی اُسے زیادہ معلوم ہو۔

(۸) اپنی اُن بھلائیوں کو کم سمجھے جو اُس نے دوسروں کے ساتھ کی ہوں۔

(۹) سب کو اپنے سے بہتر سمجھے اور خود کو سب سے کمتر سمجھے۔

(۱۰) عقلمند کبھی جھوٹ نہیں بولتا، چاہے اُس کی خواہشات اُسے کتنا ہی تنگ اور پریشان کیوں نہ کریں۔

(۱۱) اے ہشام! جس میں حوصلہ، بہادری، شجاعت اور جواں مردی نہ ہو، اُس میں دین نہیں ہوتا۔ اور جس میں حوصلہ (اور دین) نہیں ہوتا، اُس میں عقل نہیں ہوتی۔

لوگوں میں سب سے بڑا آدمی وہ ہوتا ہے جو دنیا (کی دولت اور نعمتوں کو) اپنے لیے کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا ــــ جان لو کہ تمہارے بدلوں

www.drhasanrizvi.org

کی قیمت جنّت کے سوا کچھ نہیں ۔ اِس لیے اپنے آپ کو جنّت کے سوا کسی چیز کے بدلے میں نہ بیچ ڈالنا ۔ (یعنی جنّت کے سوا کسی چیز کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بناؤ)

★ اے ہشام ! امیرالمؤمنین (حضرت امام الائمہ علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام فرماتے تھے : " عقلمند وہ ہے جس میں (کم از کم) تین علامتیں (نشانیاں) موجود ہوں ۔

(۱) جب اُس سے سوال کیا جائے تب جواب دے ۔

(۲) اُس وقت بولے جب لوگ بولنے سے عاجز آجائیں ۔ (یعنی جب لوگ کچھ نہ سمجھا سکیں تب اُن کو سمجھائے) ۔

(۳) اپنی رائے سے ایسا مشورہ دے جس میں مشورہ مانگنے والے کا فائدہ ہو ۔

جس شخص میں مذکورہ بالا یہ تین خصلتیں نہ ہوں ۔ یا ۔ اِن میں سے ایک بھی نہ ہو تو وہ " احمق " ہے ۔"

حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ :

" صدرِ مجلس میں نہ بیٹھے مگر وہ شخص جس میں یہ تین خصوصیات ہوں ۔ یا ۔ کم سے کم اِن میں سے ایک خصوصیّت ہو ۔ اب جس میں ایک خصوصیّت بھی نہ ہو ، وہ احمق ہے ۔"

★ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا :

" جب بھی تم اپنی حاجت کو طلب کرو تو صرف اُن کے اہل سے طلب کرو ۔

www.drhasanrizvi.org

* کسی نے پوچھا: اے فرزندِ رسولؐ! "اہل کون ہیں"؟
* فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں فرمایا ہے کہ:
"نصیحت نہیں حاصل کرتے مگر وہ جو عقل والے ہیں۔" (القرآن)
* حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:۔
"نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا نیک کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے، اور علماء کا ادب واحترام کرنا (قوتِ) عقل میں اضافہ کرتا ہے، اور عدل کرنے والے حکمرانوں کی اطاعت کرنا عزّت حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے، اور اپنے گھر والوں پر اپنا مال خرچ کرنا حوصلہ اور جواں مردی کا کام ہے، اور کسی مشورہ مانگنے والے کو ٹھیک راستہ بتانا نعمت کا حقِ شکر ادا کرنا ہے، اور لوگوں کو اذیّت یا تکلیف دینے سے رُکے رہنا کمالِ عقل ہے، اس میں بدن کے لیے راحت و آرام بھی ہے، جلد یا دیر سے (یعنی) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔"

عقل کی فوج یا مددگار:

"عقل کی فوج (مددگار) ۷۷ چیزیں ہیں:۔

(۱) خیر یا دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا، عقل کی وزیر ہے جس کی ضد شر ہے (یعنی دوسروں کو نقصان پہنچانا) جو جہل کا وزیر ہے۔

(۲) ایمان (یعنی) خدا کو دل سے ماننا۔ جس کی ضد کفر ہے۔

(۳) تصدیق، جس کی ضد انکار ہے۔ (خدا کی تصدیق اور خدا سے انکار)

www.drhasanrizvi.org

(۴) امید (خدا سے امید) جس کی ضد ہے (خدا سے) مایوسی۔
(۵) عدل و انصاف، جس کی ضد ظلم و جور ہے۔
(۶) رضا (یعنی) خدا کی بنائی ہوئی تقدیر پر راضی رہنا، جس کی ضد غصہ ہے۔
(۷) شکر، جس کی ضد کفرانِ نعمت یا ناشکری ہے۔
(۸) طمع (یعنی) کارِ خیر میں زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خواہش، جس کی ضد یاس ہے۔
(۹) توکّل (یعنی) خدا پر بھروسہ کرنا جس کی ضد حرص و ہوس ہے۔
(۱۰) مہربانی یا نرم دلی، جس کی ضد سخت دلی اور بے رحمی ہے۔
(۱۱) رحمت، جس کی ضد غضب ہے۔
(۱۲) علم، جس کی ضد جہل ہے۔
(۱۳) فہم (سمجھنا) جس کی ضد حماقت ہے۔
(۱۴) تفقّہ (یعنی) دین کی گہری سمجھ بوجھ جس کی ضد جہالت ہے
(۱۵) زُہد (یعنی) دنیا سے کم رغبتی، جس کی ضد دنیا کی طرف بے حد رغبت ہے۔
(۱۶) اچھی عادتیں ہونا، جس کی ضد، بُری عادتیں ہونا ہے۔
(۱۷) خدا سے ڈرنا، جس کی ضد خدا کے مقابلہ پر جرأت کرنا ہے۔
(۱۸) فروتنی یا انکساری، جس کی ضد بزرگی کے جھوٹے بلند بانگ دعوے کرنا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۱۹) آہستگی، جس کی ضد جلد بازی ہے۔

(۲۰) حلم، جس کی ضد گالیاں دینا ہے۔

(۲۱) خاموشی، جس کی ضد بکواس کرنا ہے۔

(۲۲) حق کو قبول کرنا، جس کی ضد سرکشی اور حق سے بغاوت ہے۔

(۲۳) خدا کے حکم کو دل سے تسلیم کرنا، جس کی ضد شک و شبہ کرنا ہے۔

(۲۴) صبر، جس کی ضد بیقراری ہے۔

(۲۵) معاف کرنا، جس کی ضد انتقام لینا ہے۔

(۲۶) استغنا (یعنی) خدا کے سوا ہر شخص سے بے پرواہ ہو جانا۔ جس کی ضد فقر ہے۔

(۲۷) تذکّر (یعنی) خدا، رسولؐ اور آخرت کو یاد رکھنا، جس کی ضد بھول جانا ہے۔

(۲۸) حفظ (یعنی) دل میں حقیقتوں کو محفوظ رکھنا۔ جس کی ضد بھول جانا ہے۔

(۲۹) مہربانی (یعنی) دوسروں کو فائدہ پہنچانا۔ جس کی ضد لوگوں سے تعلق کو توڑ لینا ہے۔

(۳۰) قناعت (یعنی) ضرورت بھر دنیا کی نعمتوں پر راضی رہنا۔ جس کی ضد حرص ہے۔

(۳۱) محتاجوں سے ہمدردی، جس کی ضد لوگوں پر رحم نہ کرنا ہے۔

(۳۲) محبّت، جس کی ضد دشمنی ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۳۳) وفا کرنا، جس کی ضد غدّاری کرنا ہے۔

(۳۴) خدا کی اطاعت، جس کی ضد معصیت و گناہ ہے۔

(۳۵) خضوع و خشوع (یعنی) خدا کی سزاؤں سے ڈرنا جس کی ضد لمبی لمبی آرزوئیں باندھنا ہے۔

(۳۶) سلامتی، جس کی ضد بلاؤں میں خود کو گرفتار کرنا ہے۔

(۳۷) لوگوں سے محبّت کرنا، جس کی ضد لوگوں سے دلی نفرت رکھنا ہے۔

(۳۸) سچ بولنا، جس کی ضد جھوٹ بولنا ہے۔

(۳۹) حق پر عمل کرنا، جس کی ضد باطل کی پیروی کرنا ہے۔

(۴۰) امانت۔ جس کی ضد خیانت ہے۔

(۴۱) بے غرض بات کرنا، جس کی ضد مطلب یا فائدے کی غرض سے بات کرنا ہے۔

(۴۲) دانائی؛ جس کی ضد بے عقلی ہے۔

(۴۳) خدا کی پہچان۔ جس کی ضد انکار کرنا۔

(۴۴) لوگوں کی خاطر مدارات کرنا۔ جس کی ضد اُن کے رازوں کو فاش کرنا ہے۔

(۴۵) کسی ایک روش پر باقی رہنا۔ جس کی ضد دورُخی (یعنی) فائدے دیکھ کر اصول بدل لینا ہے۔

(۴۶) اپنے رازوں کو چھپانا۔ جس کی ضد ظاہر کرنا ہے۔

(۴۷) نماز ادا کرنا۔ جس کی ضد غفلت اور نماز کو ضائع کرنا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۴۸) روزہ رکھنا۔ جس کی ضد روزہ کو توڑ دینا ہے۔

(۴۹) جہاد (یعنی) اللہ کی رضا کے لیے سخت کوششیں کرنا جس کی ضد سُستی اور حق سے مڑ جانا ہے۔

(۵۰) حج کرنا۔ جس کی ضد خدا سے کیے ہوئے عہد کو توڑنا ہے

(۵۱) لوگوں کی باتوں کو اپنے سینے میں محفوظ رکھنا۔ جس کی ضد چغل خوری ہے۔

(۵۲) والدین کے ساتھ اچّھا سلوک کرنا۔ جس کی ضد والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔

(۵۳) حقیقی نیکی انجام دینا۔ جس کی ضد ریاکاری یا دکھاوے کے لیے نیک کام کرنا ہے۔

(۵۴) اچھے اچّھے کام انجام دینا۔ جس کی ضد بُرے کام کرنا ہے۔

(۵۵) بُرائیوں کو چھپانا۔ جس کی ضد بُرائیوں کو ظاہر کرنا ہے۔

(۵۶) تقیّہ کرنا (یعنی) جان اور عزّت کے خوف سے اپنے ایمان اور حقیقی عقائد کو چھپانا یا اُن کے خلاف ظاہر کرنا۔ جس کی ضد اپنی جان کو ضائع کر دینا ہے۔

(۵۷) انصاف کرنا۔ جس کی ضد تعصّب یا لوگوں کے درمیان بے وجہ فرق کرنا ہے۔

(۵۸) طاقتور دشمن سے خواہ مخواہ جنگ اور دشمنی کا اظہار نہ کرنا۔ جس کی ضد بغاوت کرنا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۵۹) پاک صاف رہنا۔ جس کی ضد گندگی ہے (گندہ رہنا)

(۶۰) حیا اور شرم کرنا۔ جس کی ضد بے حیائی اور بے شرمی ہے۔

(۶۱) میانہ روی۔ جس کی ضد حد سے گذرنا ہے۔

(۶۲) راحت پہنچانا۔ جس کی ضد لوگوں کو تکلیف پہنچانا ہے۔

(۶۳) سہولت پہنچانا۔ جس کی ضد مشکلیں پیدا کرنا ہے۔

(۶۴) برکت کی ضد نحوست ہے۔

(۶۵) عافیت کی ضد بلا ہے۔

(۶۶) چیزوں کو منظم کرنا۔ جس کی ضد انتشار ہے۔

(۶۷) عقل و حکمت سے کام لینا۔ جس کی ضد ہوا و ہوس کی پیروی کرنا ہے۔

(۶۸) عزت و وقار سے رہنا۔ جس کی ضد سُبکی اور بے عزتی کی زندگی ہے۔

(۶۹) سعادت مندی (یعنی) نیک کام کرتے رہنا۔ جس کی ضد شقاوت اور بدکاری ہے۔

(۷۰) توبہ (یعنی) خدا کی معصیت سے پلٹ کر خدا کی اطاعتوں کی طرف لوٹنا۔ جس کی ضد گناہوں پر اصرار کرنا ہے۔

(۷۱) استغفار (یعنی) خدا سے معافی طلب کرنا۔ جس کی ضد خدا کی مُہلت سے دھوکہ کھانا ہے۔

(۷۲) گناہوں سے خود کی حفاظت کرنا۔ جس کی ضد خدا کی معصیت کو معمولی اور آسان سمجھنا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۷۳) خدا سے دعا کرنا۔ جس کی ضد تکبّر اور خدا سے روگردانی ہے

(۷۴) نیکیاں کر کرکے حقیقی خوشی حاصل کرنا۔ جس کی ضد سُستی اور کاہلی ہے۔

(۷۵) دل کو خدا کی مرضی اور اطاعت پر خوش رکھنا۔ جس کی ضد کُڑھنا اور غمگین رہنا ہے۔

(۷۶) سخاوت۔ جس کی ضد بُخل یا کنجوسی ہے۔

(۷۷) لوگوں سے الفت و محبّت سے پیش آنا۔ جس کی ضد جُدائی اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ہے۔

★ عقل کے ان لشکروں کی تمام قسمیں صرف کسی نبیؑ یا وصیِ نبی میں جمع ہوتی ہیں۔ یا پھر اُس مومن میں یہ تمام صفات جمع ہوتی ہیں جس کے دل کے ایمان کا امتحان لے لیا گیا ہو۔ رہے ہمارے دوست، حمایتی، مددگار، تو اُن میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس میں عقل کے اِن لشکروں میں سے کوئی چیز موجود نہ ہو۔ لیکن جہالت کے لشکروں میں سے بھی کچھ نہ کچھ اُن میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ کامل (الایمان) ہوجائے۔ (اگر وہ عقل کے لشکروں کی اِن صفات کو حاصل کرتا جاتا ہے تو) اُس کا درجہ بلند سے بلند تر ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انبیاءِ کرامؑ اور اُن کے اوصیاءِ کرامؑ کے درجات میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ مرتبہ اُس کو عقل اور اُس کے لشکروں کو پہچاننے کی وجہ سے ملتا ہے۔ اور جہل کے لشکروں کو دور کردینے کی وجہ سے

www.drhasanrizvi.org

ملتا ہے۔ خدا ہم کو اور تم کو اپنی اطاعت کرنے اور اپنی رضا کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (آمین)

کلامِ رسولؐ کا معیار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "جناب رسولِ خداؐ نے کبھی لوگوں سے اپنی عقل کے مطابق کلام نہیں فرمایا۔"

* جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: "ہم گروہِ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے اُن کی عقلوں کے مطابق گفتگو کریں۔"

* حضرت ابو الائمہ علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جاہلوں کے دل شکاری جانوروں کی طرح ہیں کہ حرص و طمع اُن میں اپنے گھونسلے بنا لیتی ہے، آرزوئیں اور تمنائیں اُن کو اُڑاتی ہیں۔ اور وہ دھوکے و فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔"

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا: "جس کا اخلاق اچھا ہے وہی تمام انسانوں میں عقل کے لحاظ سے سب سے بہتر اور کامل ہے۔"

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
"اے ابو ہاشم! عقل خدا کی عطا و بخشش ہے، جو کسی کو کم ملتی ہے اور کسی کو زیادہ۔ لیکن ادب اور تہذیب اختیاری چیز ہے۔ جو اُس کو بڑھانا چاہے گا بڑھالے گا۔"

www.drhasanrizvi.org

عقل کی اہمیّت :

اسحاق بن عمّار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ : "میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ خیرات دیتا ہے ، بہت حج کرتا ہے ۔"

* حضرت امامؑ نے پوچھا : "اے اسحاق ! اُس کی عقل کیسی ہے ؟"
* میں نے عرض کی : "فرزندِ رسولؐ ! اُس کے پاس عقل نہیں ۔"
* حضرت امامؑ نے فرمایا : "وہ اُن عبادتوں سے کوئی فائدہ نہ پائے گا ۔"

معجزات کا معیار اور قرآن کی اہمیّت

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا : ــــــ

"جس زمانے میں خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا ، اُس زمانے میں لوگوں پر جادو کا غلبہ تھا ، اِس لیے حضرت موسیٰؑ نے وہ چیز دکھائی جس کا دکھانا اُن کی طاقت سے باہر تھا ۔ اِس لیے حضرت موسیٰؑ کے معجزات سے اُن کا جادو زائل ہوگیا ۔ اور اِس طرح اُن پر خدا کی حجّت پوری ہوگئی ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں طِب کا بڑا زور تھا ۔ اِس لیے خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو وہ چیز دی جو اُن لوگوں کے پاس نہ تھی ۔ پس حضرت عیسیٰؑ نے مُردوں کو زندہ کر دیا ، کوڑھ ، برص اور جذام کے مریضوں کو خدا کی اجازت سے ٹھیک کر دیا ۔ اِس طرح اُن کی قوم پر خدا کی حجّت پوری ہوئی ۔ ـــــــــــــ اور

www.drhasanrizvi.org

* خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے زمانے میں بھیجا جب لوگوں پر خطبہ اور کلام، شعر و شاعری کا بہت زیادہ اثر تھا، پس خدا نے جناب رسول خداؐ کو وعظ و نصیحت اور علم و حکمت (قرآن کے ایسے موتی) عطا کیے کہ اُن کے تمام کلام (خطبے اور اشعار) باطل کر دیے۔ اِس طرح خدا کی حجّت اُن پر تمام ہو گئی۔"

* یہ سُن کر ابنِ سکیت نے کہا: "میں نے آپؑ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔ یہ بھی فرمائیے کہ اب آج خدا کی مخلوق پر خدا کی حجّت کون ہے؟

* حضرت امام علی نقیؑ نے فرمایا: "عقل" جس سے اُس صادق کو پہچانا جاتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے۔ عقل اُس کی (امامت و صداقت کی) تصدیق کرتی ہے، اور جھوٹے کو پہچان کر اُس کی تکذیب کرتی ہے۔"

* ابن سکیت نے کہا: "بیشک یہی جواب ہے۔"

* حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "جب ہمارے قائم (امام مھدیؑ) ظاہر ہوں گے تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سروں پر رکھّے گا جس سے اُن کی سمجھ ٹھیک ہو جائے گی اور عقلیں کامل ہو جائیں گی۔"

عقل کا مقام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"نبی خدا کے بندوں پر اُس کی حجّت (دلیل) ہے۔ اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجّت ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

عقل کے کام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "عقل سے چار چیزیں حاصل ہوتی ہیں:

(۱) عقل، محکم آیتوں سے باطل اماموں کے عیب بتاتی ہے۔

(۲) عقل، حق کے اماموں کا مرتبہ سمجھاتی ہے۔

(۳) عقل، متشابہ آیتوں کے سمجھنے میں اپنی حد کے اندر رہتی ہے۔

(۴) عقل، حق کے اماموں سے دین کے مسائل و حقائق کو سیکھ کر یاد کرتی ہے۔

عقل ہی سے انسان کامل ہوتا ہے

* عقل انسان کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے پس ـــــ
* عقل کی مدد سے انسان خدا کی ربوبیت کی دلیلوں اور قرآن کی محکم آیتوں کا عالم ہوتا ہے۔
* مسائلِ دین کو یاد رکھتا ہے۔
* برحق اماموں کی تعریف کرتا ہے، اُن کے (عظیم) مرتبے کو سمجھتا ہے۔ پھر وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد اُن کی اُمت کا کیا حال ہوا؟ کیوں ہوا؟ اور کہاں ہوا؟ پھر وہ جان لیتا ہے کہ کس سے ملا رہے، اور کس سے الگ رہے؟ (یعنی کن برحق اماموںؑ کو مانے، اور کن جھوٹے اماموں سے الگ رہے۔)

www.drhasanrizvi.org

عالم کون ہوتا ہے؟:

پھر جب نورِ خدا اُس کی عقل کی مدد کرتا ہے تو وہ عالم ہوجاتا ہے۔ حقیقتوں کا محافظ، خدا کو یاد رکھنے والا، عقلمند اور ہوشیار بن جاتا ہے۔

★ پھر وہ جان لیتا ہے کہ حقیقت کیسی ہے؟ کیوں ہے؟ اور کس طرح ہے؟

★ پھر وہ پہچان لیتا ہے کہ کون اُس کا خیر خواہ ہے، اور کون اُس کو دھوکہ دے رہا ہے۔

★ جب یہ بات پہچان لیتا ہے تو پھر وہ حق کے جاری ہونے کی جگہ (یعنی امامِ برحق) کو بھی جان لیتا ہے، اور اُن سے علم حاصل کرنے کے ذرائع کو بھی جان لیتا ہے، اور اُن پر عمل کرنے کا طریقہ جان لیتا ہے۔

★ پھر وہ خدا کی یکتائی کو صرف خالص اللہ کے لیے مانتا ہے۔ اور خدا کی اطاعت کا اقرار کرتا ہے۔

★ جب وہ ایسا کرتا ہے تو ہر ضائع کی ہوئی چیز کو پا لیتا ہے، اور آنے والی حالت کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ یہ بھی جان لیتا ہے کہ وہ کن حالات میں ہے؟ اور کس وجہ سے ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ اور کہاں جائے گا؟

یہ سب باتیں وہ عقل کی مدد سے سمجھتا اور انجام دیتا ہے۔"

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: "جہالت (یعنی حق کو نہ جاننے) سے بڑھ کر کوئی محتاجی اور فقیری نہیں، اور عقل سے زیادہ کوئی فائدہ

www.drhasanrizvi.org

پہنچانے والی چیز نہیں۔"

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: "جب تم کسی کو نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے دیکھو تو اُس پر فخر نہ کرو، جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اُس کی عقل کیسی ہے؟"

★ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:۔

" انسان کا اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھنا اُس کی عقل کی کمزوری کا ثبوت ہے۔"

★ امیر المومنین (حضرت علی) علیہ السلام نے فرمایا:

" میں جس میں ایک صفت (عقل کو) پاؤں گا اُسے اپنے شیعوں (پیروی کرنے والوں) میں شمار کروں گا۔ اور اُسے اُس ایک اچھی صفت کی وجہ سے معاف کردوں گا، اِس کے سوا کسی کو معاف نہیں کروں گا۔ وہ صفت (جسے معاف نہیں کروں گا) عقل کی کمی اور دین کا نہ ہونا ہے جس کے پاس عقل نہیں، اُس کے پاس دین نہیں۔ جس کے پاس دین نہیں، اُس کے لیے امن و سکون نہیں۔ جس کے لیے امن و سکون نہیں اُس کی زندگی خوشگوار نہیں۔ اور عقل کا نہ ہونا، زندگی کا نہ ہونا ہے۔ بے عقل کو مردہ سمجھنا چاہیے۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ " کفر و ایمان کے درمیان اگر کوئی فرق ہے تو صرف عقل کی کمی کا۔" (یعنی کفر کی اصل وجہ عقل سے کام نہ لینا ہے)

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"غور و فکر کرنا عقلمند انسان کے دل کی زندگی ہے۔ بے عقلی اور حماقت سے بڑھ کر کوئی فقر و محتاجی نہیں۔ اور کسی معاملے میں مشورہ کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز کام کو مضبوط کرنے والی نہیں۔"

★ ★ ★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دوسرا باب:

کتابُ فَضْلِ الْعِلْم

(علم کی فضیلت اور برتری)

علم حاصل کرنا فرض ہے

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

* "علم کا طلب کرنا فرض ہے،
* علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے،
* جان لو کہ خدا علم طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

• ★ •

★ امیر المومنین (ابو الائمہ حضرت امام علی بن ابی طالبؑ) نے روایت فرمائی کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اے لوگو! سمجھ لو کہ دین کا کمال، علم کے طلب کرنے اور اُس پر

www.drhasanrizvi.org

عمل کرنے میں ہے ۔

★ جان لو کہ تمہارے لیے علم کا طلب کرنا، مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے ۔ کیونکہ مال تو پہلے سے تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ اور خدا نے اُس کی ضمانت دی ہے ۔ اِس لیے وہ تم تک ضرور پہنچے گا لیکن علم، تو وہ اپنے اہل کے پاس محفوظ ہے اور علم کے حاصل کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ۔ پس جو علم کے اہل ہیں اُن سے علم حاصل کرو ۔"

★ ★ ★

★ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" دین کی حقیقت کو سمجھو، جو تم میں سے ایسا نہ کرے گا وہ جنگلی عرب کی مانند ہو گا ۔ خدائے عزّ و جلّ نے قرآن میں حکم دیا ہے کہ:

" لوگوں کو چاہیئے کہ دین (کی گہرائیوں) کو سمجھیں اور پھر اُن کی طرف پلٹ کر اُن کو (خدا کی نافرمانی کے بُرے انجام سے) ڈرائیں تاکہ وہ (خدا کی نافرمانی، ناراضگی، اور اُس کی سزاؤں سے) بچے رہیں ۔" (القرآن)

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" تمہارے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے دین کی گہری سمجھ پیدا کرو اور جنگلی عرب نہ بنو ۔ وہ علمِ دین حاصل نہیں کرتے ۔ اِس لیے تم اُن میں سے نہ بنو جن پر اللہ قیامت کے دن رحمت کی نظر تک نہ فرمائے گا ۔ اور

www.drhasanrizvi.org

اُس کے عمل کو پاک نہ کیا جائے گا۔"

نتیجہ:۔ معلوم ہوا کہ خداوندِ کریم و رحیم قیامت کے دن اُن لوگوں پر رحمت کی نظر فرمائے گا جو علمِ دین حاصل کریں گے اور اُن ہی کو گناہوں سے پاک فرمائے گا۔ اور اُن کے عمل کو بھی پاک کرے گا۔

* * *

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ:

"(فرزندِ رسولؐ!) کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ انسان کو جس بات کے معلوم کرنے کی ضرورت ہو، اُس کے متعلق سوال نہ کرے"۔؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں۔" (پوچھنا چاہیے)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے اصحاب (یا) ساتھیوں ماننے والوں کے سروں پر کوڑے برسائے جائیں تاکہ وہ دین کی گہری سمجھ حاصل کریں۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو آپؑ کی امامت کو پہچانتا ہے، مگر گھر میں بیٹھ گیا ہے۔ اپنے بھائیوں سے نہیں ملتا۔؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "پھر وہ علم کیسے حاصل کرے گا؟

www.drhasanrizvi.org

جبکہ علم کا دروازہ تو اُس نے خود ہی اپنے اوپر بند کرلیا ہے۔"

تشریح: نتیجہ :۔ معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان حقیقی علماء اور اپنے ایمانی بھائیوں سے ملتا جلتا رہے۔ اور مجالسِ علم و ذکر میں شریک ہو۔ سب سے الگ تھلگ رہ کر وہ علم حاصل نہیں کرسکتا۔

علم کی قسمیں:

* * *

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جناب رسولِ خدا مسجد میں تھے۔ دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں۔

- جناب رسولِ خدا نے پوچھا: "یہ کیا چیز ہے؟"
- لوگوں نے بتایا کہ: "یہ علّامہ ہے۔"
- فرمایا: "علّامہ کیا ہوتا ہے؟ (یا کیسا علّامہ)؟
- لوگوں نے بتایا کہ: "یہ عربوں کے نسب (نسلوں) کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اور اُن کے واقعات کا عالم ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے عربی اشعار سے خوب واقف ہے۔"
- جناب رسولِ خدا نے فرمایا: "یہ ایسا علم ہے جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(کیونکہ حقیقی) علم تین ہیں۔ (۱) آیاتِ محکمات (یعنی: قرآن مجید کی واضح آیات اور اُن کی تفسیر کا علم)

(۲) فریضۂ عادلہ: (یعنی خدا کے مقرر کیے ہوئے معتدل فرائض کا علم)

www.drhasanrizvi.org

(۳) سنّتِ قائمہ (کا علم) (یعنی جناب رسولِ خداؐ اور ائمۂ معصومینؑ کا طریقۂ زندگی اور ارشادات) اب اِس کے علاوہ جو علم ہے وہ "فضل" ہے۔" (یعنی: ضرورت سے زیادہ ہے۔(یا) باعثِ فضیلت ہے۔ (یا) خدا کا فضل وکرم ہے لیکن اُس کا جاننا ضروری نہیں۔)

علماء کی اہمیّت:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ اور انبیاءؑ کی حقیقی ملکیت درہم ودینار نہیں ہوتے۔ (اِس لیے) علماء اُن کی احادیث (ارشادات) کے وارث ہوتے ہیں۔ پس جس کسی نے بھی انبیاءؑ کی احادیث میں سے کچھ لے لیا۔ (سیکھا، سمجھا اور یاد رکھا) اُس نے بہت بڑا حصّہ اور فائدہ حاصل کیا۔ مگر تم اِس بات کو خاص طور پر دیکھو کہ تم نے یہ علم کس سے لیا؟ (کیونکہ حقیقتاً) یہ علم ہم اہلبیتِ رسولؐ میں ہے۔ (کیونکہ جو علم پیغمبرِ اکرمؐ نے اپنی اُمّت کے لیے چھوڑا ہے اُس کے وارث ہم اہلبیتِ رسولؐ ہیں) جو عادل (معصوم) ہیں۔ اور جو حد سے بڑھ جانے والوں کی اُن تبدیلیوں کو دور کرتے ہیں جو وہ دین میں کرتے رہتے ہیں اور اُن حق سے ہٹی ہوئی باتوں کی نفی کرتے ہیں جو باطل پرستوں نے دین میں داخل کی ہیں اور جاہلوں کی تاویلوں کو غلط قرار

www.drhasanrizvi.org

دیتے ہیں۔"

تشریحی نوٹ: مطلب یہ ہے کہ احادیث اور سنّتِ رسولؐ کا علم صرف ائمۂ اہلِ بیتؑ سے حاصل کرنا چاہیے، اِس لیے کہ:

(۱) خدا نے اُن کی طہارت کا اعلان قرآن میں فرمایا ہے، اِس لیے ان سے اِس بات کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ وہ احادیث اور سنّتِ رسولؐ میں کچھ کمی یا زیادتی فرمائیں گے، اُن سے جو علم ملے گا وہ سو فیصد درست اور قابلِ اعتبار ہوگا۔

(۲) اِس لیے کہ رسولِ خداؐ نے خود فرمایا ہے: "میں تم میں ۲ دو قیمتی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ (۱) قرآن (۲) میرے اہلِ بیتؑ (ائمۂ اہلِ بیتؑ) جو شخص بھی اِن دونوں سے اپنا تعلق جوڑے رکھّے گا وہ کبھی ہرگز گمراہ نہ ہوگا۔ (کیونکہ) یہ دونوں (یعنی قرآن اور میرے اہلِ بیتؑ) کبھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے (یعنی جو قرآن کہے گا وہی یہ کہیں گے) یہاں تک کہ یہ دونوں مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کریں گے۔" (صحیح مسلم شریف)

(۳) تیسرے اِس لیے کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا:

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں۔"

(حدیث متّفق علیہ)

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

"جب خدا اپنے کسی بندے کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو اُسے دین کی گہری سمجھ عطا فرماتا ہے۔"

★ نیز فرمایا: "علماء ہدایت کا مینار ہیں اور متقی لوگ (یعنی جو گناہوں سے بچتے رہتے ہیں) دین کا قلعہ ہیں اور انبیاءؑ کے اوصیاءؑ اُمّت کے سردار ہیں۔" (اِس اُمّت کے سردار ائمۂ اہلِ بیتؑ ہیں۔)

سب سے بڑا کمال:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "سارے کمالات میں سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ:

(۱) دین کی گہری سمجھ حاصل کی جائے۔

(۲) مصیبتوں پر صبر کیا جائے۔

(۳) معاشی معاملات میں میانہ روی کے ساتھ منصوبے بنا کر، اندازے لگا لگا کر خرچ کیا جائے۔ (یعنی اندھا دھند بغیر آمدنی کے اندازے کے خرچ نہ کیا جائے۔ ہر خرچ سے پہلے اندازہ کیا جائے کہ دوسرے اخراجات پورے ہو سکیں گے یا نہیں: تاکہ کسی وقت دوسرے کا محتاج نہ ہونا پڑے۔)

علمِ دین کے حاصل کرنے کی ضرورت

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ہمارے ساتھیوں میں سے اُس کے لیے کوئی بہتری یا فائدہ نہیں

www.drhasanrizvi.org

ہے۔ جو علمِ دین اور اُس کی گہری سمجھ حاصل نہیں کرتا۔

اے بشیر! جو شخص ضرورت بھر علمِ دین اور دین کی سمجھ حاصل نہیں کرتا، وہ دوسرے (مذہب کے) لوگوں کا محتاج ہو جاتا ہے جو اُسے گمراہی کے دروازے میں داخل کر دیتے ہیں۔ پھر وہ حقیقی علمِ دین کو نہیں جان سکتا۔"

* * *

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا:۔

"دو قسم کے آدمیوں کے سوا کسی کی زندگی میں کوئی خیر، بھلائی یا فائدہ نہیں۔ (۱) وہ جو دین کا علم رکھتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ (۲) دوسرے وہ جو حقیقی علم کی باتوں کو کان لگا کر غور سے سنتا ہے اور اُن کو یاد رکھتا ہے۔"

* * *

★ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے (یعنی) اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو تعلیم دیتا ہے، وہ ستر ہزار عالموں سے افضل ہے۔"

* * *

علماء و ذاکرین کا مقام

عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا (فرزندِ رسولؐ!) ایک شخص جو آپؑ کی احادیث (ارشادات) کو دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے، اُن (احادیث) کو پھیلاتا ہے اور مشہور کرتا ہے، اُن کو لوگوں اور آپؑ کے دوستوں کے

www.drhasanrizvi.org

دلوں میں اُتارتا ہے اور ز(اس طرح) اُن کے دلوں کو دین پر مضبوطی سے جماتا ہے، جبکہ ________ ایک دوسرا شخص جو آپؑ کا ماننے والا بھی ہے اور عبادت گذار بھی ہے، لیکن وہ اِس طرح آپؑ کی احادیث و ارشادات کو بیان نہیں کرتا۔ (فرزندِ رسولؐ!) اِن دونوں میں کون افضل ہے؟؟

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا:۔

" ہماری احادیث کو بیان کرنے والا اور (اس طرح) ہمارے ماننے والوں کے دلوں کو مضبوط کرنے والا اور اُن کی اصلاح کرنے والا ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔"

تشریحی نوٹ:

اِس سے پہلی حدیث میں فرمایا گیا تھا کہ:

" جو شخص اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستّر ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ اِس دوسری حدیث کو سامنے رکھا جائے تو اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر ایسا آدمی جو ائمۂ اہلِ بیتؑ کی احادیث کو بیان کرکے مومنین کے دلوں کو مضبوط کرتا ہے اور اُن کی اصلاح کرتا ہے، ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ اگر اُن احادیث پر خود عمل بھی کرتا رہے تو پھر وہ ایک ہزار عابدوں سے نہیں بلکہ ستّر ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ اور عجب نہیں کہ اِس سے بھی زیادہ فضیلت کا مالک قرار پا جائے۔)

www.drhasanrizvi.org

اماموں اور حاکموں کی قسمیں

★ امیرالمومنین حضرت ابوالائمہ امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ نے فرمایا:

"جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں نے تین قسم کے لوگوں کو اپنا والی، سرپرست یا حاکم بنایا۔

(۱) وہ عالم جو خدا کی جانب سے (علم حاصل کرکے) ہدایت پر ہے اور اللہ نے اُس کو دوسروں کے علم سے بے پرواہ بنا دیا ہے۔ (یعنی اُسے دوسروں سے علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے ائمۂ اہلِ بیتؑ)

(۲) دوسرے وہ جاہل جو عالم ہونے کا جھوٹا دعوے دار ہے جبکہ اُس کے پاس کچھ علم نہیں۔ مگر جو کچھ بھی وہ جانتا ہے اُس پر اکڑا ہوا ہے۔ دنیا نے اُس کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اُس نے لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ (مثلاً بنی اُمیہ، بنی عباس اور تمام ظالم حکمران اور اُن کے مقرر کیے ہوئے مفسّر مفتی اور محدث)

(۳) تیسرے وہ عالم جو ایسے عالم سے علم حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہے۔ (یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا امام ہے) یہ نجات پانے والا ہے

پس جس شخص نے بھی عالم ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ ہلاک ہو گیا

www.drhasanrizvi.org

اور جس نے اپنی طرف سے جھوٹی احادیث گھڑیں، وہ تباہ و برباد ہوا۔

تشریحی نوٹ:

اس حدیث کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں صرف اُن حقیقی علماء کو جن کی طہارت کا اعلان خود خدا نے آیۂ تطہیر کی شکل میں قرآن میں اُتارا ہے، اپنا سرپرست اور حاکم بنانا چاہیئے۔ یا پھر اُن علماء کو اپنا والی اور حاکم ماننا چاہیے جو ائمۂ اہلِ بیتؑ سے علم حاصل کرتے ہیں۔ ظالم حکمرانوں کے مقرّر کیے ہوئے عالم، مفتی اور مفسّرینِ قرآن اپنے مفادات کے تحت احادیث گھڑتے ہیں، اور صرف دنیوی فائدے حاصل کرنے کے لیے دین کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اُن سے علمِ دین حاصل کرنا خود کو برباد کرنا ہے۔

یہی شیخِ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؑ

(اقبالؔ)

خود بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

(اقبالؔ)

آدمیوں کی قسمیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ: "آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) عالم۔ (۲) طالبِ علم (۳) بیکار سامان، کوڑا کرکٹ۔" (یعنی وہ جو

www.drhasanrizvi.org

نہ عالم ہوں اور نہ علم حاصل کرنے والے ہوں، وہ کوڑے کرکٹ کی طرح بیکار مخلوق ہیں۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"تین میں سے ایک بنو۔ (۱) یا عالم بنو (۲) یا طالب علم بنو، (۳) یا علم والوں سے محبت کرنے والے بنو۔ چوتھی قسم کے لوگ نہ بنو، جو اہلِ علم سے دشمنی رکھنے کے سبب ہلاک ہو جائیں گے۔"

* * *

علم حاصل کرنے کا ثواب

★ جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے راستہ چلتا ہے، اللہ تعالےٰ (خود) اُس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ فرشتے اپنے پروں کو بخوشی اُس کے لیے بچھا دیتے ہیں۔

★ جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں تک اُس کے لیے خدا سے معافیاں طلب کرتی ہیں۔

★ عالمِ دین کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے (گویا عالم چاند کی طرح ہے اور عابد ستاروں کی مانند کیونکہ) علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء اپنی

www.drhasanrizvi.org

اُمّت کے لیے درہم و دینار نہیں چھوڑتے بلکہ علم چھوڑتے ہیں پس جس نے اُن سے علم کو حاصل کیا اُس نے زبردست حصّہ (فائدہ) پایا۔"

تشریح: معلوم ہوا کہ انبیاؑ کرام کے حقیقی وارث وہی لوگ ہیں جو انبیاءؑ کے چھوڑے ہوئے علم کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ انبیاءؑ اپنی اُمّت کے لیے مال نہیں چھوڑتے۔ اگر مال یا زمین چھوڑتے ہیں تو وہ اُن کی اولاد کا ورثہ ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیاءؑ کو بھی کم سے کم اتنا حق ضرور ملنا چاہیئے جو عام مسلمان کو ملتا ہے۔ البتّہ انبیاءؑ کا اصل ورثہ جو وہ اپنی اُمّت کے لیے چھوڑتے ہیں، اُن کا علم ہوتا ہے۔

اِس حدیث سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ انبیاءؑ کسی چیز کے وارث نہیں ہوتے نہ کوئی ورثہ چھوڑتے ہیں، ______ قرآن میں خود بہت سے انبیاءؑ کا ذکر ہے جو اپنے باپ کی دولت کے وارث ہوئے۔ خود جنابِ رسولِ خداؐ نے اپنے والد کا ورثہ پایا اور اپنے والد کی کنیز اُمّ ایمن اُن کو اپنے باپ کے ورثہ میں ملی اور جنابِ رسولِ خداؐ کے بعد اُن کی ازواج نے رسولِ خداؐ کے مکانات کو ورثہ میں پایا۔ (متّفق علیہ)

علم سکھانے والوں کا مرتبہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جس کسی نے بھی کسی کو علم سکھایا (اور اُس نے اُس پر عمل کیا تو سکھانے والے کو بھی) عمل کرنے والے کے برابر اَجر ملے گا۔"

www.drhasanrizvi.org

* میں نے پوچھا: "اگر وہ (سیکھنے والا بھی) کسی دوسرے کو بھی علم سکھائے"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر وہ (سیکھنے والا) تمام انسانوں کو بھی سکھاتا رہے گا تو بھی یہی صورت رہے گی۔ (یعنی اُس پہلے سکھانے والے کو اُس کا اجر ملتا رہے گا) ہر عمل کا ثواب اُس (پہلے سکھانے والے) کو ملتا رہے گا۔"

* میں نے پوچھا: "اگر پہلا سکھانے والا مر جائے اور دوسرا اُس کی تعلیم لوگوں کو یاد دلائے، تو بھی پہلے سکھانے والے کو ثواب ملتا رہے گا؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر پہلا سکھانے والا مر بھی جائے گا۔ (تب بھی اُس کو اُن لوگوں کے عمل کا ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا، جو اُس کے سیکھے ہوؤں سے سیکھتے رہیں گے۔)

تشریحی نوٹ: اِس سے اندازہ لگائیے کہ انبیاء کرام اور اُن کے اوصیاء، ائمہ اہلِ بیت کو کو کتنا ثواب ملے گا جن کے ذریعے سے تمام انسانوں نے علم حاصل کیا ہے۔ اِسی لیے یہ حضرات سارے گناہگاروں کو اپنی نیکیاں تقسیم کرکے شفاعت فرمائیں گے۔)

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو شخص دین و ہدایت کے کسی باب کی تعلیم دیتا ہے اُس کا

www.drhasanrizvi.org

وہی اجر ہے جو اُس پر عمل کرنے والے کا ہوتا ہے۔ جبکہ اُس (عمل کرنے والے) کے اجر سے کوئی چیز کم نہیں کی جاتی۔ اور جو شخص کسی کو بُرائی یا گمراہی کی کسی بات کی تعلیم دیتا ہے تو اُس کا وہی گناہ ہے جو کام کرنے والے کا ہے۔ جبکہ کام کرنے والے کی سزا میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس نے علم کو سیکھا اور اُس پر عمل بھی کیا اور پھر اللہ کو خوش کرنے یا اللہ سے اجر حاصل کرنے کے لیے اُس کو دوسروں کو سکھایا تو اُس کو تمام آسمانوں (ملکوتِ سماوات) میں عزّت کے ساتھ پکارا گیا۔ (یعنی آسمانوں کی تمام مخلوقات میں اُس کو شہرت اور عزّت دی گئی) اُس کے لیے کہا گیا ہے کہ اِس نے خدا کی خوشی یا اجر حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کیا، اُس پر عمل کیا اور اللہ کی (خوشنودی کی) خاطر اُسے دوسروں کو سکھایا۔"

* * *

(نوٹ: معلوم ہوا علمِ دین کو صرف خدا سے اجر حاصل کرنے کے لیے سیکھنا، سکھانا، اور اُس پر عمل کرنا بہت بڑی فضیلت اور عزّت کا سبب ہے۔)

* * *

* حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدا نے حضرت دانیال پیغمبرؑ پر وحی کی کہ: "میرا سب سے بڑا۔۔

www.drhasanrizvi.org

دشمن وہ جاہل آدمی ہے جو اہلِ علم کے حق کو چھپاتا ہے (یعنی اُن کی عظمت اور بڑائی کو نہیں بتاتا) اُن کی اطاعت اور پیروی کو ترک کر دیتا ہے۔

اور میرا سب سے زیادہ پسندیدہ و محبوب بندہ اور میرے ثواب کا سب سے زیادہ طلب کرنے والا وہ شخص ہے جو علماء کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، اور علم کی راہ میں زحمتیں برداشت کرنے والے حلیم لوگوں کی اطاعت کرتا ہے اور علماء اور حکماء (عقلمندوں) کی باتوں کو قبول کرتا ہے۔ (یعنی اُن کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے۔)"

* * *

علماءِ برحق کی صفات:

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: "اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ"

(یعنی) "علما صرف وہی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔"

* پھر فرمایا: "حقیقی علماء وہ ہیں جن کا عمل اُن کے قول کے مطابق ہو۔ اب جن کا عمل اُن کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں۔"

(نوٹ: یعنی جو لوگ علم کی باتیں کریں مگر اُس پر عمل نہ کریں وہ حقیقتاً عالم نہیں ہوتے۔ کیونکہ اگر وہ واقعی اپنی کہی ہوئی باتوں کو جانتے اور مانتے ہوتے تو ضرور اُن پر عمل بھی کرتے۔ اُنھوں نے ٹیپ ریکارڈ کی

www.drhasanrizvi.org

طرح کچھ آیتیں، حدیثیں اور علماء کے ارشادات یاد کر لیے ہیں۔ مگر وہ خود اُن کو نہ سمجھ سکے ہیں اور نہ حقیقتاً جان سکے ہیں۔ صرف طوطے کی طرح یاد کر لینے پر اکتفاء کرتے ہیں، وہ بھی صرف مال، دولت یا شہرت کے لیے۔

پھرتی ہیں جہالتیں نہ معلوم کتنی
کاندھوں پہ عبائے علم و حکمت ڈالے
(جوشؔ)

* * *

حقیقی علماءِ دین کی پہچان

* امیر المومنین (حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام نے فرمایا:

"جان لو کہ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ دین کی واقعی گہری سمجھ رکھنے والا عالمِ دین کون ہے؟ وہ جو (۱) لوگوں کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرے۔

(۲) اور نہ اُن کو خدا کی سزا سے بے خوف بنا دے۔۔۔۔ اور

(۳) نہ لوگوں کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ خدا کی نافرمانی کریں۔

(۴) اور دوسری کتابوں کے پڑھنے کے شوق میں قرآن مجید کو پڑھنا نہ چھوڑے۔

جان لو کہ اُس علم میں کوئی فائدہ نہیں ہے جس پر غور و فکر نہ کیا جائے۔ (یا) جسے اچھی طرح سمجھ کر حاصل نہ کیا جائے اور قرآن مجید کی تلاوت میں کوئی فائدہ نہیں ہے جس میں غور و فکر نہ کیا جائے۔ (یا)

www.drhasanrizvi.org

بغیر سمجھے پڑھا جائے۔ اور اُس عبادت سے کچھ فائدہ نہیں ہے جو بغیر سوچے سمجھے کی جائے۔

★ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا:

★ "اُس علم سے کوئی فائدہ نہیں ہے جسے بغیر سمجھے یاد کرلیا گیا ہے۔

★ قرآن کی اُس تلاوت میں کوئی فائدہ نہیں ہے جو بغیر سوچے سمجھے، غور و فکر کے کی جائے۔

★ اُس عبادت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا جو بغیر علمِ دین اور بغیر سوچے سمجھے کی جائے۔ اور

★ اُن رسمی عبادتوں سے کوئی فائدہ نہیں جو بُرائیوں سے بچے بغیر (صرف رسماً) ادا کی جائیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام علی بن موسیٰ الرِّضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"عالم جو دین کی گہری سمجھ رکھتا ہو، وہ حلیم (یعنی برداشت کرنے والا)، اور خاموش رہنے والا ہوتا ہے۔"

(نوٹ: حقیقی عالم، جاہلوں کی بے جا حرکتوں کو بھی برداشت کرتا ہے۔ اور علم حاصل کرنے اور سکھانے کی زحمتیں بھی برداشت کرتا ہے۔ پھر وہ اُن تمام غلط خواہشوں کو بھی برداشت کرتا ہے جو اُسے علمِ دین کو مال بٹورنے کا ذریعہ بنانے پر اکساتی رہتی ہیں۔ وہ خدا سے اجر کا طالب رہ کر

www.drhasanrizvi.org

تمام زحمتیں برداشت کرتا ہے۔ نیز یہ کہ سچا عالم خواہ مخواہ بکواس نہیں کرتا۔ وہ اکثر خاموش رہ کر اپنے حاصل کیے ہوئے علم پر غور و فکر کرتا رہتا ہے۔)

* * *

★ امیر المومنین (حضرت امام علی بن ابی طالبؑ) علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "عالمِ دین کی تین علامتیں ہیں:

(۱) علم کا ہونا۔

(۲) اکثر خاموش رہنا۔

(۳) حلم۔ (یعنی علم کے حصول میں زحمتیں برداشت کرنا اور جاہلوں کی بدتمیزی کو برداشت کرنا اور علم کو غلط طریقے سے دنیوی فائدے حاصل کرنے کی خواہش کو برداشت کرنا۔"

* * *

جھوٹے عالم کی علامتیں:

خود کو عالم ظاہر کرنے والے جھوٹے عالم کی بھی تین علامتیں ہیں:

(۱) اپنے سے بڑے عالم سے اس طرح جھگڑنا کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے (یعنی بڑے عالم کی توہین کرنا، اُس کی غیبت کرنا، اُس پر تہمتیں لگانا، اُس کا مذاق اُڑانا وغیرہ جیسے گناہ کرنا۔)

(۲) اپنے سے کم عالم پر غلبہ پانے کے لیے ظلم اور زیادتی کرنا۔ (یعنی اُس

www.drhasanrizvi.org

کی توہین کرنا یا اُس کی عزت نہ کرنا۔)

(۳) ظالموں کی مدد کرنا۔ (یعنی مالی یا دنیوی فائدوں کے لیے ظالم کی طرف داری کرنا۔)"

* * *

عالم کا حق:

امیر المومنین (حضرت امام علی بن ابی طالبؑ) علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "عالم کا حق یہ ہے کہ:

(۱) اُس سے بہت زیادہ سوالات نہ کرو۔ اگر وہ محفل سے اُٹھنا چاہے تو اُس کا دامن نہ پکڑ لو۔

(۲) جب اُس کے پاس جاؤ اور لوگ اُس کے پاس بیٹھے ہوں تو سب کو سلام کرو، مگر عالم کو خصوصیت کے ساتھ سلام کرو۔

(۳) اُس کے سامنے بیٹھو، اُس کے پیچھے نہ بیٹھو۔

(۴) اپنی آنکھ سے اُس کی طرف اشارے بازی نہ کرو۔ بلکہ ہاتھ سے اشارے کرو۔

(۵) اُس کے سامنے یہ نہ کہو کہ فُلاں فلاں نے آپ کے (نظریے کے) خلاف یہ بات کہی ہے۔

(۶) لمبی لمبی باتیں اور بہت زیادہ دیر تک اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کو پریشان نہ کرو (کیوں کہ) عالم کی مثال درخت کی سی ہے اِس لیے تم انتظار کرتے رہو کہ اُس سے کوئی پھل تمھارے اوپر گرے عالم کا اجر ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور اللہ کی

www.drhasanrizvi.org

راہ میں جنگ کرنے والے سے بھی زیادہ ہے۔"

عالم کی موت:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: " ابلیس کو ایسے عالمِ دین کی موت سے زیادہ جو دین کی سمجھ رکھتا ہے، کوئی چیز پسند نہیں۔"

★ نیز فرمایا: "جب کوئی مومن عالمِ دین، جو دین کی حقیقت سے خوب واقف ہو، مرجاتا ہے تو اسلام کو ایسا نقصان پہنچتا ہے جسے کوئی پورا نہیں کرسکتا۔"

* * *

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب کوئی مومن فقیہ (یعنی ایسا عالمِ دین جو دین کی تعلیمات کا خوب جاننے اور سمجھنے والا ہے) مرجاتا ہے تو ملائکہ اُس پر روتے ہیں اور زمین کے وہ حصّے بھی اُس پر روتے ہیں جن پر وہ خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اور آسمان کے وہ دروازے بھی اُس پر روتے جن سے اُس کے اعمال اوپر جایا کرتے تھے۔ اُس کی موت سے اسلام (کی دیوار) میں ایسا سوراخ ہوجاتا ہے جسے کوئی چیز بند نہیں کرسکتی۔ کیوں کہ مومنِ فقیہ اسلام کے ایسے قلعے ہوتے ہیں جس طرح شہر کو بچانے والی اونچی اونچی دیواریں شہر کی حفاظت کے لیے ہوتی ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

علماء کی صحبت :

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ :

" حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ علماء کی محفلوں میں شریک ہوا کرو، اگر تم خود عالم ہو تو تم کو تمھارا علم فائدہ پہنچائے گا، اور اگر تم جاہل ہو تو وہ علماء تم کو تعلیم دیں گے۔ اور شاید اللہ ان پر رحمت نازل کرے گا (تو تم پر بھی رحم فرمائے گا۔)

مگر جو لوگ اللہ کو یاد نہیں رکھتے تم ان کے پاس مت بیٹھو۔ کیوں کہ اگر تم عالم بھی ہو گے تو بھی تمھارا علم تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ اور اگر تم جاہل ہو تو وہ (لوگ) تم میں اور زیادہ جہالت (خدا سے غفلت) پیدا کر دیں گے۔ اور شاید خدا ان پر اپنا عذاب نازل کرے، تو وہ عذاب تم کو بھی گھیر لے گا۔ * * *

★ فرزندِ رسولؐ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے :

" عالموں کے ساتھ کوڑا کرکٹ (کے ڈھیر) پر بیٹھنا اس سے بہتر ہے کہ جاہلوں کے ساتھ مسندوں پر بیٹھا جائے۔"

* * *

★ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

" حواریوں (مراد حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں) نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا کہ : " ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں۔ " ؟

حضرتؑ نے فرمایا : " جن کو دیکھنے سے خدا یاد آئے، اور جن کی گفتگو

www.drhasanrizvi.org

(بات چیت) سے تمہارا علم زیادہ ہو، اور جن کے عمل سے آخرت کی طرف تمہارا دل کھنچے۔"

★★★

★ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دینداروں (یعنی) دین کو ماننے اور عمل کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا، دُنیا اور آخرت دونوں میں عزّت اور شرف کا باعث ہے۔"

★★★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"میں اُن لوگوں کی محفل میں بیٹھتا ہوں جن پر مجھے بھروسہ ہوتا ہے۔ یہ بیٹھنا مجھے ایک سال کی عبادت سے بھی زیادہ اچھا لگتا ہے۔"

★★★

عالم سے سوال اور بات چیت کرنے کی ضرورت اور فضیلت

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ:

"(فرزندِ رسولؐ!) ایک چیچک کے مریض کو غسلِ جنابت کی ضرورت ہوئی۔ لوگوں نے اُس کو نہلا دیا جس کے سبب وہ مر گیا۔"؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُن لوگوں نے اُسے قتل کر دیا۔ کسی (عالمِ دین سے) کیوں نہ پوچھا؟۔ جان لو کہ دین کے مسائل کا نہ جاننا ایک مرض ہے اور اُس کی دوا سوال کرنا ہے۔"

★★★

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
"لوگ اس لیے ہلاک ہوتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔"

★ نیز فرمایا کہ: "علمِ دین پر تالا لگا ہوا ہے اور اُس کی چابی سوال کرنا ہے۔"

★ ★ ★

★ نیز فرمایا: "جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں، اُن کی معلومات میں اضافہ ہرگز نہ ہوگا۔ جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں، وہ علمِ دین حاصل ہی نہ کرسکیں گے۔ اُن کو چاہیے کہ حالتِ تقیہ میں بھی جو امام کہیں، اُس کو لے لیں (یعنی مان لیں)۔"

★ ★ ★

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"وائے ہو اُس شخص پر (یا) بُرائی ہو، جو جمعہ کے دن بھی خود کو اپنے دین کے لیے دوسرے کاموں سے فارغ نہیں بناتا، تاکہ اپنے دین کے مسائل پوچھے۔"

★ ★ ★

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے: "آپس میں علمی گفتگو کرنا (یا) علمی مذاکرات کرنا میرے بندوں کے مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے، بشرطیکہ وہ میرے احکام کی طرف توجہ کرنے والے ہوں۔"

★ ★ ★

★ (راوی کہتا ہے کہ) میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا سُنی کہ:

www.drhasanrizvi.org

"خدا رحم کرے اُس بندے پر جو علم کو زندہ کرے۔"

★ میں نے پوچھا کہ: "علم کی زندگی کیا ہے۔"؟

★ فرمایا: "علمِ دین کی زندگی یہ ہے کہ اہلِ دین (یعنی دیندار لوگ) دین پر عمل کرتے ہیں۔ اور اہلِ ورع (یعنی برائیوں سے بچے رہنے والے نیک کردار لوگوں) کا ذکر کرتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"علمی مذاکرہ درس ہوتا ہے اور درس کا ثواب ایسی نماز کے برابر ہے جو قبول کی جائے۔"

★ ★ ★

لوگوں کو تعلیم دینا:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جناب عیسیٰ نے فرمایا: "اے بنی اسرائیل! جاہلوں سے عقلمندی کی باتیں کرنا اُن پر ظلم ہوگا، لیکن جو اس بات کے اہل ہیں کہ اُن کے سامنے عقل کی باتیں کی جائیں اُن کے سامنے عقل کی باتیں بیان نہ کرنا، اُن پر ظلم ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

بغیرِ علم بات کہنے کی سخت ممانعت

★ حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اپنے آپ کو دو عادتوں سے بچائے رکھو (کیونکہ) اُن کی وجہ سے بہت سے ہلاک ہونے والے ہلاک ہوتے ہیں:

(۱) خبردار! کبھی اپنی رائے سے لوگوں کو فتوے نہ دو۔"

(۲) جس چیز کو نہیں جانتے ہو اُس کے متعلق فتوے نہ دو۔

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو شخص بغیر علم کے لوگوں کو فتوے دیتا ہے اُس پر رحمت اور عذاب (دونوں قسم) کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ پھر جس جس نے اُس کے فتوے پر عمل کیا ہوتا ہے اُس کے گناہ کا بوجھ فتویٰ دینے والے کو اٹھانا پڑتا ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو مسئلہ، تم نہیں جانتے اُس کے متعلق فتویٰ نہ دو۔ ایسے موقع پر کہدو کہ "اللہ بہتر جانتا ہے"۔ حقیقتاً وہ آدمی جو بغیر جانے قرآن کی کسی آیت کا مطلب بتاتا ہے وہ (آیت کے حقیقی معنی سے اتنا دور ہوتا ہے جتنا زمین آسمان سے دور ہے۔ (یعنی اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔) ★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ:

"بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟"

فرمایا: "جو جانتے ہیں وہ بیان کریں، اور جو نہیں جانتے اُس کو بتانے سے انکار کردیں۔

★★★

★ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے قیاس (بغیر جانے اپنی سوچ) پر عمل کیا، وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ اور جس نے ایسی حالت میں فتویٰ دیا کہ ناسخ اور منسوخ میں فرق ہی نہ کرسکا، نہ محکم آیتوں کو متشابہ آیتوں سے الگ کرسکا، تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔"

★★★

بغیرِ علم عمل کرنے والا:

فرزندِ رسولؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "بغیرِ عقل وفہم، غور وفکر (یا) بغیر سمجھے بوجھے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کے مانند ہے۔ کہ وہ جتنا تیز تیز چلے گا، اتنا ہی منزل سے دور سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ کسی کے عمل کو بغیر معرفتِ (خدا و رسولؐ و امامؑ) قبول نہیں کرتا اور معرفت بغیر علم کے مفید نہیں ہوتی۔ جو شخص (خدا و رسولؐ و امامؑ کی عظمت کو) پہچانتا ہے، اس کا یہ پہچاننا ہی اُس کو عمل کا راستہ دکھاتا ہے (یعنی عمل کی ترغیب دیتا ہے۔) اور جو عمل ہی نہیں کرتا تو حقیقتاً وہ معرفت ہی

www.drhasanrizvi.org

نہیں رکھتا (یعنی وہ خدا اور رسولؐ کی عظمت اور حیثیت کو جانتا ہی نہیں ہے)۔ یاد رکھو کہ ایمان اور عمل کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔"

(نوٹ:) اصلی ایمان یا خدا و رسولؐ کی معرفت کا معیار عمل ہے۔

______ اُن کی عملی اطاعت ہے۔ اگر اطاعت نہیں ہے تو ایمان و
______ معرفت کے دعوے کھوکھلے اور بے دلیل دعوے ہیں۔ اس
______ لیے کہ ہر دعوے کی کوئی دلیل ہوتی ہے اور ایمان و معرفت
______ کے دعوے کی دلیل عمل اور اطاعت ہے۔

ؔ رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

(غالبؔ)

★ اسی لیے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
"اَلْاِیْمَانُ ھُوَ الْعَمَلُ"

(یعنی) "ایمان عمل کا دوسرا نام ہے۔"

ؔ خرد نے کہہ بھی دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

★ خداوندِ عالم نے اپنی محبت کا معیار رسولؐ کی عملی پیروی کو قرار دیا ہے:۔ فرمایا: "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ"[1] (اے رسولؐ!) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔) (نتیجتاً) خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ کو معاف کر دے گا۔

[1] آلِ عمران آیت ۳۱

www.drhasanrizvi.org

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے علم کے بغیر عمل کیا اُس نے نیکی کے مقابلے میں خرابی زیادہ کی۔"

(نوٹ) یعنی اُس کے عمل میں نیکی کم رہی اور خرابی کا حصّہ زیادہ رہا۔

علم کا استعمال ***

★ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ:

جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"علماء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ عالم جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا۔ (یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کیا) یہ وہ ہے جو نجات پا گیا۔ دوسرا عالم وہ ہے جس نے اپنے علم کو ترک کردیا (یعنی اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا۔) یہ جہنمی ہے۔ ایسے عالم کی بدبو سے جہنم والوں تک کو تکلیف پہنچے گی (یعنی اُس کی بدبو اہلِ جہنم سے بھی کہیں زیادہ شدید ہوگی۔) جہنم والوں میں سب سے زیادہ شرمندگی اور افسوس اُس شخص کو ہوگا جس نے لوگوں کو خدا (کی اطاعت) کی طرف بلایا، اور لوگوں نے اُس کے بلانے کو قبول کرکے اللہ کی اطاعت کی، اس لیے اللہ اُس کو تو جنت میں داخل کرے گا، مگر اِس اطاعت کی طرف بلانے والے (عالم) کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اِس لیے کہ اُس نے اپنے علم کو ترک کردیا۔ (یعنی اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا) اور اپنی ہوا و ہوس

www.drhasanrizvi.org

اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھیں۔ کیوں کہ خواہشات کی (اندھا دھند) اطاعت کرنا حق کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔ اور لمبی لمبی اُمیدیں یا توقعات باندھنا آخرت کی زندگی کو بھلا دیتا ہے۔"

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں
محفل گداز گرمیِٔ محفل نہ کر قبول

(اقبالؒ)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"علم، عمل سے ملا اور گندھا ہوا ہے۔ جس نے واقعتاً علم حاصل کیا اُس نے (لازماً) اُس پر عمل بھی کیا۔ (کیوں کہ) علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر عمل جواب دیتا ہے تو علم ٹھہر جاتا ہے، ورنہ علم (عالم) سے رخصت ہو جاتا ہے۔"

(نوٹ) یعنی ایسا علم جس پر انسان عمل نہیں کرتا علم نہیں ہوتا ـــــ صرف رٹنے رٹانے الفاظ ہوتے ہیں۔ اگر واقعتاً اُس نے ان کو سمجھا ہوتا تو یقیناً اُن کے مطابق عمل بھی کرتا۔ مثلاً جو انسان واقعتاً یہ جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے، وہ کبھی آگ میں نہیں کودتا۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"عالم جب اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اُس کے وعظ و نصیحت کا اثر لوگوں کے دلوں سے اِس طرح زائل ہو جاتا ہے، جس طرح بارش کے

www.drhasanrizvi.org

پانی سے چٹانوں کی مٹّی صاف ہوجاتی ہے۔"

⁎ ⁎ ⁎

⁎ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس آیا، اور چند مسائل پوچھے۔ آپؑ نے ان کا جواب دے دیا۔ پھر دوبارہ وہ اُسی قسم کے سوالات پوچھنے آگیا۔ حضرت امامؑ نے فرمایا: "انجیل میں ہے کہ جو علم تم نہیں جانتے اُس کو حاصل کرو۔ پھر جب اُس کو جان لو تو اُس پر عمل کرو۔ کیوں کہ اگر عالم علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اُس عالم کا کفر زیادہ ہوجاتا ہے اور خدا سے اُس کی دوری بڑھ جاتی ہے۔"

(نوٹ) ہر نعمت کا ایک شکر ہوتا ہے۔ اور علم کی نعمت کا حقِّ شکر یہ ہے کہ اُس پر عمل کیا جائے۔ جب انسان علم حاصل کرکے اُس پر عمل نہیں کرتا تو وہ حقیقتاً علم کی نعمت کا کفر یعنی عملاً انکار کرتا ہے۔ اور ہر کفرِ نعمت انسان کو خدا سے دور کردیتا ہے۔ جبکہ علم خدا کی عظیم نعمت ہے۔ اِس لیے اُس پر عمل نہ کرنا عظیم کفرِ نعمت ہے۔ اور خدا سے دور کرنے کا سبب ہے۔

⁎ ⁎ ⁎

نجات پانے کی نشانی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ:

"فرزندِ رسولؐ! قیامت کے دن نجات پانے والے کی نشانی کیا ہے؟"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا "جس کا عمل اُس کے قول کے مطابق ہوگا اُس کے (ایمان کی) گواہی کو اُس کے لیے ثابت کر دے گا اور جس کا عمل اُس کے علم کے مطابق نہ ہوگا اُس کا دین پر ایمان ثابت نہ ہوگا۔"

(نوٹ) بے عمل عالم کا ایمان، دعویٰ بلا دلیل ہوتا ہے اس لیے اُس کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ کوئی معمولی سا شک و شبہ یا اعتراض یا خواہش ایسے ایمان کی موت کا سبب ہو جاتا ہے۔

* * *

* امیرالمومنین (حضرت امام علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

" اپنے نفس کو اِس بات کی اجازت نہ دو کہ وہ وہم و گمان کی پیروی کرنے لگے۔ اگر ایسا کرو گے تو سہولت پسند بن جاؤ گے، اور جو حق کے مقابلے میں سہولت پسندی سے کام لیتا ہے، وہ نقصان اُٹھاتا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ دین کو گہری نگاہ سے سمجھو، اور دین کا سمجھنا یہ ہے کہ انسان دین کے معاملات میں غلطی نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سب سے زیادہ اپنی بھلائی چاہنے والا وہ ہے جو اپنے پالنے والے مالک (خدا) کا سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ اور تم میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ دھوکہ دینے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اپنے پالنے والے مالک کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے وہ امن و امان میں رہتا ہے۔ اور اُس کو نجات اور کامیابی کی خوشخبری دی جاتی ہے۔

www.drhasanrizvi.org

اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ ناکام، نامراد اور برباد بھی ہوتا ہے، اور شرمندہ بھی۔"

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب تم احادیث کو سنو تو اُن پر فوراً عمل کرو اور اپنے دلوں میں وسعت پیدا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی انسان کے دل میں علم زیادہ ہوتا ہے تو شیطان اُس پر قابو نہیں پا سکتا۔ جب شیطان تم سے دشمنی کرے (یعنی تمھیں بُرے کام کے لیے بہکائے تو اُس معرفت یا علم کے ذریعہ تم اُس کا مقابلہ کرو جسے تم جانتے ہو۔ کیوں کہ حقیقتاً شیطان کی مکّاریاں اور بدمعاشیاں کمزور ہوتی ہیں۔"

راوی نے پوچھا کہ (فرزندِ رسولؐ!) ہم کس چیز کی معرفت یا علم حاصل کریں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اُس علم کے ذریعہ شیطان کا مقابلہ کرو جو تم کو خدا کی قدرت کے ظاہر ہونے کے بارے حاصل ہے۔

* * *

(نوٹ) یعنی خدا کی قدرت کا جو علم تمھیں حاصل ہے، جو
——— تمھیں خدا کی تخلیقات کے ظاہر ہونے سے حاصل ہوا ہے
——— اُس علم کے ذریعہ شیطان کا مقابلہ کرو۔ یعنی شیطان کی بات
——— یہ سوچ کر نہ مانو کہ خدا کو ہم پر پوری پوری قدرت حاصل ہے۔
——— وہ جب، جہاں، جس طرح چاہے گا ہمیں سزا دے سکتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

—— کیونکہ جو زمین اور آسمانوں جیسی عظیم مخلوقات کو پیدا کر کے قابو میں
—— رکھ سکتا ہے، اُس کی طاقت کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے
—— اور ہم کسی طرح اُس کی سزا یا گرفت سے بچ کر نہیں نکل سکتے۔ یہ علم
—— ہمیں ہر گناہ سے روک دے گا۔)

* * *

علم کو مال بنانے اور اترانے کا ذریعہ بنانے کی سخت مذمّت

جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

★ "وہ دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے۔ (۱) وہ جو دنیا کا حریص ہو اور (۲) وہ جو علم کا حریص (طلب گار) ہو۔ جس نے دنیا کے مال میں سے حلال روزی پر قناعت کی، اُس نے نجات پائی۔ اور جس نے حرام مال کھایا، وہ برباد ہوا۔ سوا اِس کے کہ وہ خدا سے توبہ کرے، اور جن کا مال حرام طریقے سے لیا ہے انھیں مال لوٹا دے، تب اُس کے لیے نجات کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ رہا وہ جس نے صرف دنیا کمانے کا ارادہ کیا، (اور آخرت کو بھول گیا) تو اُس کا حصّہ بس یہی دنیا کی نعمتیں ہوں گی۔ (یعنی اُسے آخرت میں کوئی حصّہ نہ ملے گا۔ کیوں کہ اُس نے آخرت کے لیے نہ سوچا، نہ کام کیا)"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے روایت کی ہے کہ:

"جس نے علمِ حدیث حاصل کر کے اُس سے دنیا کمانے کا ارادہ کیا

www.drhasanrizvi.org

آخرت کی دوسری زندگی میں اُس کے لیے کوئی حصّہ نہیں ہوگا لیکن جس نے اُس علمِ حدیث کو) آخرت کے فائدوں کے لیے حاصل کیا، اللہ نے اُس کو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی اور فائدہ عطا فرمایا۔"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب تم کسی عالم کو دنیا سے محبت کرتا دیکھو، تو دین کے معاملات میں اُس پر بھروسہ نہ کرو۔ کیوں کہ ہر محبت کرنے والے کو وہی چیز ملتی ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ خدا نے حضرت داؤد پیغمبرؑ پر وحی نازل کی کہ "میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو ذریعہ نہ بناؤ جو دنیا سے بے حد محبت کرنے والا ہو۔ کیوں کہ وہ تمھیں میری محبت سے روک دے گا کیوں کہ ایسے علماء اُن لوگوں کے لیے ڈاکوؤں (کی طرح) ہیں جو مجھے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (یعنی میری محبت۔ رضا، خوشی یا اجر حاصل کرنا چاہتے ہیں) ایسے دنیا پرست علماء کے ساتھ کم سے کم، میں یہ سلوک کرتا ہوں کہ اپنی مناجات کی مٹھاس کو اُن کے دل سے نکال لیتا ہوں۔"

(نوٹ) یعنی دنیا کے عاشق علماء کو خدا سے چپکے چپکے دعائیں اور باتیں کرنے میں کوئی لطف نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ صرف اللہ کا نام پیسہ بٹورنے کے لیے لیتے ہیں، وہ بھی لوگوں کے سامنے۔ اکیلے میں خدا کو یاد کرنے میں انھیں لطف نہیں آتا۔ اس لیے کہ وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں اسی میں انھیں لطف آتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

★ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"فقہاء (یعنی دین کے علماء اور دین کی گہری سمجھ رکھنے والے) رسولوںؑ اور پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں۔(کیوں کہ رسولوں کا علم اُن کے پاس ہوتا ہے) مگر صرف اُس وقت تک جب تک وہ دنیا میں داخل نہ ہو جائیں" (یعنی دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنالیں۔)

★ کسی نے دریافت کیا کہ: "علماء کے دنیا میں داخل ہونے کا مطلب کیا ہے؟"

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "وہ حاکمِ جور یا ظالم حکومت کی اطاعت اور پیروی کریں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اپنے دین کو اُن سے بچاؤ"
(کیوں کہ پھر وہ بادشاہ یا حکومت کی مرضی کے مطابق تمہارے دین کو ڈھال دیں گے۔) بقولِ اقبالؔ:

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

فتنۂ ملّتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

★★★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس نے علم کو اِس لیے حاصل کیا کہ وہ علماء میں بیٹھ کر فخر کرے یا جاہلوں میں بیٹھ کر اپنے علم کی نمائش کرے، اور اِس طرح لوگ اُس کی طرف توجہ کریں (اُس کی تعریف کریں) تو ایسے عالم کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (کیوں کہ

www.drhasanrizvi.org

حقیقت یہ ہے کہ سرداری یا حکومت صرف اُس کو زیب دیتی ہے جو اُس کا اہل (مستحق) ہو۔ (یعنی حکومت اور سرداری عالم ہی کو زیب دیتی ہے مگر ایسا عالم ہو جو خدا کی خوشی، اطاعت یا اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرے اور اُس پر عمل بھی کرے۔)

* * *

عالم پر خدا کی حجت پوری ہو چکی

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جاہل کے ستر گناہ عالم کے ایک گناہ سے پہلے معاف کر دیے جائیں گے۔" (کیوں کہ جاہل بغیر جانے بوجھے گناہ کرتا ہے جبکہ عالم سب کچھ جان کر گناہ کرتا ہے۔)

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب سانس یہاں تک آجائے گا، (پھر آپؑ نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا) اُس وقت عالم کی توبہ قبول نہ ہوگی۔" (پھر آپؑ نے ایک آیت کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اللہ اُن لوگوں کی توبہ ضرور قبول کرتا ہے جو جہالت سے بُرے کام کر لیتے ہیں۔" (یعنی بغیر جانے بوجھے اور بغیر سمجھے بُرے کام کر لیتے ہیں۔ وہ جان بوجھ کر بُرے کام نہیں کرتے۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے ایک آیت کے بارے میں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: "وہ اوندھے منھ جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔" فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنی زبان سے عدل وانصاف کرنے کی تعریف کی، مگر خود عملاً اُس کی مخالفت کی۔" (یعنی لوگوں کے ساتھ خود بھی عدل نہ کیا اور عالم ہوکر ظالموں کی مدد کی۔ وغیرہ)

★ ★ ★

نوادر (عجیب وغریب) احادیث

★ امیرالمومنین (ابوالائمہؑ حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اے طالبِ علم! علم حاصل کرنے میں بہت سی فضیلتیں ہیں لیکن علم (عالم) کا سر تواضع اور انکساری سے جھکا دیتا ہے۔

★ اُس کی آنکھ حسد سے دور ہوتی ہے۔

★ اُس کے کان (دراصل) دین کے مطالب کو سننا اور سمجھنا ہے۔

★ اُس کی زبان "سچ" ہے۔ اور علم کی حفاظت ہے کہ حق کو تلاش کیا جائے (یعنی) سچی اور حقیقی بات کی جستجو اور تحقیق کی جاتی ہے۔

★ اُس کا دل اچھی نیت ہے۔

★ اُس کی عقل چیزوں کی حقیقت کو جاننا اور سمجھنا ہے۔

★ اُس کے ہاتھ "رحم کرنا" ہے۔ (یعنی رحم کو ہاتھ سے تعبیر کیا ہے)

www.drhasanrizvi.org

★ اُس کے "پاؤں" علماء سے ملاقات کے لیے چلنا ہے۔
★ اُس کی ہمت "یا ارادہ یہ ہے کہ اُس کا نفس گناہ اور خدا کی ناراضگی سے محفوظ رہے۔
★ اُس کی "حکمت" اور عقلمندی یہ ہے کہ فرائضِ الٰہیہ کو ادا کرے اور اُن باتوں سے بچا رہے جو خدا کو ناراض کرتی ہیں۔
★ اُس کا آخرت میں "ٹھکانا" نجات ہے۔
★ اُس کو راستہ دکھانے والی چیز عافیت ہے۔
★ اُس کی "سواری" (خدا سے) وفاداری ہے۔
★ اُس کا "ہتھیار" نرمی سے بات کرنا ہے۔
★ اُس کی "تلوار" خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے سخت سعیٔ کوشش کرنا ہے۔
★ اُس کی "کمان" لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کرنا ہے۔
★ اُس کی "محفل" علماء کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ہے۔
★ اُس کا "مال" ادب کرنا ہے۔
★ اُس کا "ذخیرہ" گناہوں سے بچتے رہنا ہے۔
★ اُس کے سفر کا "سامان" نیکیاں ہیں۔
★ اُس کی "عزت و آبرو" جھگڑے کرنے سے بچے رہنا ہے۔
★ اُس کو راستہ دکھانے والا (خدا کی) ہدایت ہے۔
★ اُس کا "ساتھی" "نیکیوں کا شوق ہے" (یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے)

www.drhasanrizvi.org

عالم بننے کا طریقہ

ایک شخص جناب رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "علم کیا ہے؟"

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "(۱) خاموش رہنا۔"

★ اُس نے عرض کی: "اور کیا ہے"؟

★ آپؐ نے فرمایا: "(۲) کان لگا کر (قرآن وحدیث اور علمی باتوں کو غور سے) سُننا۔

★ اُس نے پھر عرض کی: "اور کیا ہے"؟

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: (۳) "اُن کو یاد رکھنا اور اُن پر عمل کرنا۔"

★ اُس نے پھر عرض کی: "اور کیا ہے"؟

★ آپؐ نے فرمایا: (۴) "اُن کو پھیلانا" (دوسروں تک پہنچانا)

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"علم کے طلب کرنے والے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ میں اُن کی صفتوں کی نشاندہی کرتا ہوں سنو!:

(۱) ایک قسم تو وہ ہے جو جہالت اور دکھاوے کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم وہ ہے جو تکبّر و فخر کرنے اور دھوکہ دینے کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔

(۳) تیسری قسم وہ ہے جو عقلمندی حاصل کرنے اور دین کی گہری سمجھ پیدا کرنے کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔

www.drhasanrizvi.org

پس پہلی قسم کے جاہل علماء، جاہلوں سے جاہلانہ بحث کرنے والے اور لوگوں کو ستانے والے اور جھگڑنے والے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے حلقوں میں صاحبانِ علم کی فضیلتیں اور صفات اِس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی گھٹیا اور احمقانہ باتوں پر اعتراض نہ کریں۔ بظاہر وہ بڑی انکساری کے معمولی لباس میں نظر آتے ہیں، جبکہ گناہوں سے بچنے کی صفت اُن میں بالکل نہیں ہوتی۔ خدا اُن کو ذلیل کرتا ہے اور اُن کی زبان کاٹ دیتا ہے۔

دوسری قسم کے علماء، جو تکبر کرنے، فخر کرنے اور دھوکہ دینے کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔ وہ یا تو حقیقی علماء کے سامنے اپنی بڑائیاں اور شیخیاں مارتے ہیں، یا پھر دولتمندوں اور حاکموں کے حلوے پراٹھوں پر ہاتھ مارتے ہیں۔ یہ اس طرح اپنے دین کو برباد کر دیتے ہیں۔ پس خدا نے اُن کی باتوں کو بے اثر بنا دیا ہے، اور اہلِ علم اُن کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

رہے حقیقی علماء جو صاحبانِ عقل بھی ہیں، وہ بظاہر غمزدہ رہتے ہیں، راتوں کو جاگ کر (عبادت اور مطالعہ کرتے ہیں) خدا کو خوش کرنے کے لیے ٹاٹ (کھدر وغیرہ) کا معمولی لباس پہنتے ہیں، اندھیری راتوں میں عبادت (یا خدا سے راز و نیاز کی باتیں) کرتے ہیں۔ اور اِس خیال سے کہ کہیں اُن کی عبادت قبول نہ ہو، ہر وقت ڈرتے اور سہمے رہتے ہیں۔ وہ خدا سے ڈرتے ہوئے دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ کہیں اُن کی

www.drhasanrizvi.org

دعائیں رد نہ کر دی جائیں۔ وہ اپنے زمانے کے باطل پرستوں اور جھوٹے علماء کو پہچان کر اُن سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں کی بے وفائی دیکھ کر اُن پر اعتماد نہیں کرتے۔ بس خداوند تعالیٰ نے اُن کے برائیوں سے بچے رہنے کو دیکھ کر اُن کے دین کی بنیادوں کو مضبوط کر دیا، اور قیامت کے دن اُن کو امن و امان عطا فرمائے گا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس نے ہماری چالیس حدیثیں یاد کر لیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے عالم فقیہ بنا کر اُٹھائے گا۔"

(نوٹ) یعنی اُسے علماءِ دین کے ساتھ اُٹھائے گا جو حقیقتاً دین کی حقیقتوں اور گہرائیوں کو سمجھتے ہیں۔ کیوں کہ ائمۂ اہلِ بیت کی احادیث دین کی حقیقت کی ترجمان ہیں۔

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"شبہ کے موقع پر خاموش رہنا اس سے بہتر ہے کہ خود کو ہلاکت اور بربادی کے خطرے میں ڈالا جائے (اس لیے) ایسی حدیث کا بیان نہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے جس کے تمام اجزاء تمہیں یاد نہ ہوں۔"

(نوٹ) یعنی غلط سلط احادیث کا بیان کرنا خود کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اس لیے اگر حدیث صحیح طور پر یاد نہ ہو تو اُس کو بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت فرمائی ہے کہ:
"تمھارے لیے کچھ کہنا یا کرنا اُس وقت مناسب نہیں جب تم اُس کے متعلق علم نہ رکھتے ہو۔ بہتر ہے کہ ایسی بات کہنے سے رُک جاؤ۔ اور اس بات کو جاننے کے لیے ہدایت یافتہ ائمہ (اہل بیتؑ) کی طرف رجوع کرو، کہ وہ تمھیں سیدھا راستہ دکھائیں، اور تمھاری نادانی اور غلطی کو تم پر واضح کردیں اور حقیقی، سچی بات تم تک پہنچادیں۔ (اس لیے) خدا نے ارشاد فرمایا ہے: " اہلِ ذکر (یعنی) وہ لوگ جو قرآن اور رسولؐ کی باتوں کے سمجھانے کے اہل ہیں، اُن سے پوچھو۔"

★ ★ ★

ضروری علم

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا:
"میں نے تمام انسانوں کے علم کو چار باتوں میں پایا۔
(۱) پہلی بات یہ ہے کہ اپنے پالنے والے مالک کو پہچانے۔
(۲) دوسری بات یہ ہے کہ: یہ پہچانے کہ خدا نے تیرے اوپر کیا کیا احسانات کیے ہیں۔؟
(۳) تیسری بات یہ ہے کہ: یہ جانے کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے؟
(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ: یہ جانے کہ کون کون سی باتیں تجھے خدا کے دین سے نکال دیں گی۔؟"

★ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ:

www.drhasanrizvi.org

"اللہ کا اپنی مخلوق پر کیا حق ہے۔"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ بات کہیں جو جانتے ہیں، اور وہ بات نہ کہیں جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کر دیں گے۔"

★ ★ ★

قربتِ الٰہی کا معیار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک لوگوں کا کیا مقام یا مرتبہ ہے، اِس حال کے معلوم کرنے کے لیے یہ دیکھو کہ وہ ہماری حدیثوں کو کتنا اور کس طرح بیان کرتے ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"حسن بصری کے دائیں بائیں جا کر سنا دو کہ یہاں کے سوا (یعنی ائمۂ اہلِ بیتؑ کے سوا حقیقی) علم کہیں نہیں پایا جاتا۔"

★ ★ ★

احادیث کو لکھنے اور پڑھنے کی فضیلت

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا، جس کا ترجمہ یہ ہے:

"وہ لوگ جو قول کو کان لگا کر سنتے ہیں اور جو سب سے بہتر بات ہوتی ہے اُس کی پیروی کرتے ہیں۔" حضرت امامؑ نے فرمایا کہ اِس سے مراد

www.drhasanrizvi.org

(اوّلین معنی میں) وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کو سُنتا ہے اور پھر ویسے ہی بیان کردیتا ہے جیسا سُنتا ہے، نہ اُس میں کچھ کمی کرتا ہے اور نہ اضافہ کرتا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے دریافت کیا:

"جب میں آپ سے کوئی حدیث سُنتا ہوں اور دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہوں، تو الفاظ میں کچھ کمی یا زیادتی ہوجاتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر معنی میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے بیان کا مفہوم نہیں بدلتا تو اُس میں کوئی حرج نہیں۔"

* * *

★ امیرالمومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو راوی (حدیث کے بیان کرنے والے) کا نام لو جس سے تم نے حدیث سُنی ہے۔ پس اگر حدیث سچی ہے تو اُس کا فائدہ تم کو پہنچے گا (کہ بیان کرنے کا ثواب ملے گا) اور اگر جھوٹی ہے تو نقصان (جھوٹی حدیث کی) روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔"

(نوٹ) اگر راوی کا نام یاد نہ رہے تو کم سے کم اُس کتاب کا نام لو جس سے یہ حدیث پڑھ کر بیان کر رہے ہو۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حدیث لکھو اور اپنے لکھے ہوئے علم کو اپنے دینی بھائیوں میں پھیلاؤ

www.drhasanrizvi.org

اگر تم مرنے لگو تو اپنی کتابوں کو اپنی اولاد میں چھوڑ جاؤ۔ کیوں کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے۔"

(یعنی کتابوں سے علم حاصل کرنے کا رواج عام ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے امام علیہ السلام آنے والے زمانے کو دیکھ رہے تھے کہ کتابیں چھپیں گی اور اتنی عام ہو جائیں گی کہ لوگ بجائے اُستادوں کے کتابوں سے علم حاصل کریں گے۔)

★ ★ ★

احادیثِ ائمۂ اہلِ بیت مشیتِ خدا کی ترجمان ہیں

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"میری بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے والد بزرگوار (حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام) کا قول ہے۔ اور میرے والدِ بزرگوار کی بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے جدِّ نامدار (حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدینؑ) کا قول ہے" اور اُن جناب کی بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے جدِّ امجد حضرت امام حسینؑ کی حدیث ہے۔ اور میرے جدِّ امجد حضرت امام حسینؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث میرے جدِّ امجد حضرت امام حسنؑ کی حدیث ہے۔ اور حضرت امام حسنؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث جناب امیر المومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالب) علیہ السلام کی حدیث ہے، اور جناب امیر المومنینؑ کی بیان کی ہوئی ہر حدیث جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیث ہے۔

www.drhasanrizvi.org

اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی ہر حدیث خدائے عزّ وجلّ کا ارشاد فرمایا ہوا قول ہے۔" (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا ہوا قول اُس کے بندوں پر حجت ہے۔)

* * *

اندھی تقلید کی مذمت

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے راوی نے ایک آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اُن لوگوں نے اپنے دین کے علماء اور راہبوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اللہ کو چھوڑ کر۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کی قسم کبھی بھی عیسائیوں کے دینی علماء اور راہبوں نے اپنی عبادت کرنے کی دعوت نہیں دی۔ (یعنی اُنھوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہماری پرستش کرو) اگر وہ علماء ایسا کرتے تو کوئی اُسے قبول نہ کرتا۔ لیکن اُن کے علماء نے (اِس طرح اپنی عبادت کروائی کہ) حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال۔ اور اُن لوگوں نے اُن کی تقلید کرلی۔ اِس طرح اُنھوں نے اُن علماء کی لاشعوری عبادت کی۔"

(نوٹ) معلوم ہوا کہ علماءِ دین کے ہر حکم اور فتوے کو آنکھیں بند کر کے مان لینا جائز نہیں۔ اِسی لیے جعفریہ مسلک میں صرف اُس مجتہد کی تقلید ہو سکتی ہے جسے اہلِ خُبری یعنی

www.drhasanrizvi.org

ـــــــ باخبر علماء مرجعِ تقلید تسلیم کرلیں یعنی ماہرین یہ بات مان
ـــــــ لیں کہ اُس کے فتوے اندھا دھند ذاتی مفاد میں نہیں ہوتے
ـــــــ بلکہ اُس کا اجتہاد اور فتوے قرآن اور احادیث پر مبنی ہوتے ہیں۔
ـــــــ اِس کے علاوہ ایسے مرجعِ تقلید کے لیے یہ شرط خود امامؑ نے لگائی
ـــــــ ہے کہ: "وہ اپنے نفس کو بُرائیوں سے بچانے والا، اپنے دین کی
ـــــــ حفاظت کرنے والا، خواہشات کی مخالفت کرنے والا، اور
ـــــــ اپنے مولیٰ (امامؑ) کی اطاعت کرنے والا ہو ایسے عوام کو
ـــــــ چاہیئے کہ اُس کی تقلید کریں۔" (حدیث از امام حسن عسکریؑ اور امام زمانؑ)

* * *

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"مرجیہ (سنّی عوام) نے اپنا امام بنایا جس کی اطاعت اُن پر (خدا کی طرف سے) فرض نہ تھی، مگر اِس پر بھی انھوں نے اُس کی تقلید کی اور اُس کی بات مانی (یعنی اہلِ سنّت نے بادشاہانِ وقت کو تسلیم کیا اور عملاً اُن کی اطاعت کی) جبکہ تم (اہلِ تشیع) نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے خدا کی طرف سے فرض سمجھا، مگر اِس کے باوجود تم اُس کی عملاً پیروی نہیں کرتے۔ جبکہ وہ (اہلِ سنّت اپنے بنائے ہوئے خلفاء، حکّام یا سلاطینِ جور کی) تم سے کہیں زیادہ پیروی، اطاعت یا تقلید کرتے ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

بدعت، اپنی رائے سے فتوے دینا اور قیاس کی سخت مذمت

امیر المومنین حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: "تمام فتنوں اور خرابیوں کی ابتدا خواہشات نفس کی پیروی کرنے اور اپنی طرف سے خدا کے احکامات کے ایجاد کرنے سے ہوتی ہے، جو احکامات خدا کی کتاب کے سراسر خلاف ہوتے ہیں جبکہ لوگ اُن ہی احکامات کو لوگوں پر نافذ کر دیتے ہیں۔ اگر باطل، باطل کی صورت میں سامنے آتا تو صاحبانِ عقل سے چھپ نہ سکتا۔

اِسی صورت سے اگر حق خالص شکل میں ہوتا تو پھر کوئی اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا۔ (سب اُسے مان لیتے) لیکن عملاً یہ ہوتا ہے کہ کچھ باطل سے لیا جاتا ہے اور کچھ حق سے۔ پھر دونوں کو ایک دوسرے سے ملا جُلا کر لوگوں کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ اِس لیے شیطان اپنے دوستوں پر غالب آجاتا ہے۔ پھر نجات صرف وہی پاتے ہیں جن کے لیے خدا نے پہلے ہی سے نیک ارادہ فرمایا ہوتا ہے۔"

(نوٹ) کیوں کہ باطل کو حق کا لباس اوڑھا کر اور حق سے ملا کر پیش کیا جاتا ہے اِس لیے لوگ اُس کو مان لیتے ہیں اور اِس طرح باطل کو قبولیتِ عامہ حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے میں فقط وہی لوگ باطل کے پھندے سے بچے رہتے ہیں جو خدا سے مدد مانگتے ہیں، اور پھر خدا اپنی توفیقات کے ذریعہ اُن کو بُرائی سے بچائے رکھتا ہے۔)

www.drhasanrizvi.org

؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی: باطل کے دھوکوں سے بچنا صرف انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے جب تک خدا اُس کو حق سمجھنے کی توفیق نہ دے باطل کے پھندوں سے بچنا ممکن نہیں۔

اسی لیے ہر مسلمان ہر نماز میں بار بار خدا کی جناب میں یہ دعاء کرتا ہے کہ: "اھدنا الصراط المستقیم"

٭ ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ (یا)

٭ ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا رہ

٭٭٭

٭ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میری اُمت میں بدعتیں (یعنی، دین میں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں) ظاہر ہوں تو عالمِ دین کو چاہیئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے، اور جو عالم، ایسا نہیں کرے گا اُس پر خدا کی لعنت ہوگی۔"

(نوٹ) یعنی علمائے دین کی ذمّے داری ہے کہ دینِ خدا میں جو باتیں اپنی من گھڑت داخل ہو رہی ہوں تو وہ علماء اُن بدعتوں کے خلاف احادیثِ معصومین ؑ بیان کر کے اُن بدعتوں کو روکنے کی کوششیں کریں، ورنہ لعنت کا طوق پہننے کی تیاری کریں۔ اور مال بٹورتے رہیں۔

٭٭٭

www.drhasanrizvi.org

★ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"خداوندِ عالم نے اُن لوگوں کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا ہے جو بدعتوں پر عمل کرتے ہیں۔"

★ کسی نے عرض کی: (یا رسول اللہ!) کیوں؟ (توبہ قبول نہ ہوگی)

★ جناب رسولِ خدا نے فرمایا: "یہ اس لیے کہ اُن کے دلوں میں بدعتوں کی محبت بُری طرح چھا چکی ہوگی۔" (اِس لیے اب وہ کبھی بدعت سے توبہ نہیں کریں گے)

(نوٹ) ایک گروہ تو صوفیوں اور غالیوں کا ہے جو قرآن وحدیث کو چھوڑ کر خود نئی نئی باتیں ایجاد کر کے دین میں داخل کر دیتے ہیں، اور دوسرے مفتی اور قاضی ہیں جو حکومت کے اشاروں یا دولتمندوں کے تقاضوں پر اُن کی مرضی کے مطابق فتوے دیتے ہیں۔ تیسرے وہ ذاکرین ہیں جو لوگوں سے مال اور واہ واہ کی داد بٹورنے کے لیے اپنے سننے والوں کو نئی نئی باتیں سناتے ہیں تاکہ اُن کی دکان خوب چلے اور اہلِ علم مغلوب ہو جائیں۔ چوتھے عوام کالانعام ہیں جو اپنے آباء و اجداد کی پیروی اور خود اپنے نفس کی پیروی میں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں

؎ خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق (اقبالؔ)

www.drhasanrizvi.org

خدا کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ

امیر المومنین (حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام) نے فرمایا: "خدا کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ دو قسم کے ہیں۔

(۱) پہلا وہ شخص ہے جسے خدا نے خود اُس کے حوالے کر دیا ہے۔ اِس لیے وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا ہے اور اپنی اُن نئی نئی باتوں کا عاشق ہو گیا ہے جو بدعت ہیں۔ اور (بظاہر) نماز روزے میں لگا رہتا ہے۔ ایسا شخص ایک فتنہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو اُس کے فتنے میں گرفتار ہو جائیں۔ اور سیدھے راستے سے ہٹانے اور گمراہ کرنے والا ہے۔ وہ اُن سب لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والا ہے جو اُس کی پیروی کریں، اُس کی باتیں مانیں، اپنی زندگی میں بھی اور اپنے بعد بھی۔ اور ساتھ ساتھ خود اپنے کیے ہوئے گناہوں میں بھی گرفتار ہے۔

(۲) دوسرا بدترین آدمی وہ قاضی اور مفتی ہے جو جہلِ مرکّب میں مبتلا ہے۔ اور پھر دوسروں کو اپنی جہالت میں پھنساتا ہے اور فتنوں کو پھیلانے میں مدد کرتا ہے۔ عام آدمی نے جو جاہل ہے اُس کو عالم سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ اُس کا ایک دن بھی خدا کے احکام پر شک و شبہ کرنے سے خالی نہیں ہوتا۔"

(نوٹ) یہ اُن بدعتی صوفیوں اور ظالم حکومتوں کے ایجنٹ ملّاؤں،

www.drhasanrizvi.org

مفتیوں اور قاضیوں کا ذکر ہے جو حکام جور کے اور اپنی مرضی
کے فتوے دیتے ہیں۔ اپنی رائے سے قرآن اور دین کو ڈھالنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ جھوٹے علم و اجتہاد کے دعوے کرتے ہیں۔
حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ارشادات و اعمال و سیرت کو کوئی
اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن بظاہر خود کو نماز روزے کا پابند دکھاتے
ہیں۔ ایسے تمام لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ
کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے اور دوسرے تمام گمراہوں کے گناہوں
کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں۔ جبکہ قیاس کرنا ان کو حق سے اور دور ہٹا دیتا ہے۔ اس لیے کہ حقیقت یہ ہے کہ دین قیاس کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔"

(نوٹ) دین، قرآن، حدیث اور سنت پر غور و فکر کرنے اور ان سے
منطقی علمی اصولی نتیجے اخذ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ
نتیجے جو قولِ معصوم پر مبنی ہوں، اپنی رائے، قیاس، مرضی اور
مفادات کے تابع نہ ہوں۔

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت ہے کہ: "ہر بدعت

www.drhasanrizvi.org

گمراہی ہے۔ اور ہر ایسا جہالت کا راستہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔"

٭ ٭ ٭

٭ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "خدا کی یکتائی کا اعتراف کس طرح کیا جائے"؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے یونس! بدعت کرنے والے نہ بنو (یعنی) دین میں نئی نئی باتوں اور اپنی مرضی، پسند، اور اپنے نظریات کے مطابق دین کو نہ ڈھالو (کیوں کہ) جس شخص نے بھی دینی معاملات میں اپنی رائے سے عمل کیا، وہ ہلاک ہوا۔ اور جس نے نبیؐ کے اہلِ بیتؑ کو چھوڑ دیا وہ گمراہ ہوا۔ اور جس نے خدا کی کتاب اور خدا کے نبیؐ کے قول کو چھوڑ دیا، وہ کافر (حق کا منکر) ہو گیا۔"

٭ ٭ ٭

٭ ابنِ بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) ہمارے سامنے کبھی ایسے ایسے مسائل بھی آتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے، اور نہ حدیثؐ و سنّت سے ملتا ہے۔ ہم اُن پر غور و فکر کر کے خود ہی جواب دیدیتے ہیں"؟

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایسا نہ کرو۔ اِس لیے کہ اگر تم نے صحیح جواب دیا تب بھی اُس کا اجر نہ ملے گا، اور اگر تم نے غلطی کی، تو تم نے خدا پر جھوٹ باندھا۔"

(نوٹ) کیونکہ تم نے خدا کا حکم جب اپنی مرضی سے بتایا، اور وہ بھی غلط

www.drhasanrizvi.org

بتایا تو حقیقتاً وہ خدا کا حکم نہ تھا۔ اس لیے تم نے خدا کے متعلق جھوٹ بولا جس سے بڑا کوئی جرم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر صحیح بتایا تو تمھیں اجر اس لیے نہیں ملے گا کہ خدا نے تمھیں ایسا کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اور گناہ پر اجر نہیں، سزا ملتی ہے۔)

* * *

☆ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہو، تو اُس کو بیان کرو۔ اگر معلوم نہ ہو تو پھر حضرت امام ؑ نے اپنے منھ کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ: "ہم سے پوچھ لو۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

فرمایا: "شریعت میں قیاس کو دخل نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ عورت پر حیض کے زمانے کے روزے رکھنے (بعد فراغت کے) ضروری ہیں۔ مگر اُس عرصے کی نمازیں (جو چھوٹ گئی ہیں) پڑھنا ضروری نہیں۔ حالانکہ نماز روزے سے افضل ہے۔ جب بھی سنّتِ رسول ؐ کے سلسلے میں قیاس سے کام لیا جائے گا، دینِ خدا مٹتا چلا جائے گا۔"

؎ رہنما ہو ظن و تخمیں تو زبوں کارِ حیات

(اقبال)

* * *

www.drhasanrizvi.org

قیاس کرنے کی مذمّت

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"قیاس سے تمھارا کیا تعلق؟ خدا تم سے یہ سوال ہی نہ کرے گا کہ کیوں اور کس طرح کوئی چیز حلال قرار دی گئی اور حرام قرار دی گئی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو شخص اپنی رائے کی بنیاد پر فتویٰ دیتا ہے اُس نے خدا کے دین کی بنیاد اِس بات پر رکھی ہے جسے وہ خود بھی نہیں جانتا۔ اور جو شخص اللہ کے دین کی بنیاد اُس چیز پر رکھتا ہے کہ جسے وہ خود بھی نہیں جانتا، وہ اصل میں خدا سے حلال و حرام قرار دینے کے لیے مقابلہ کرتا ہے، وہ بھی اُن چیزوں کے بارے میں جن کو وہ خود جانتا تک نہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت ابوحنیفہ، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے اُن سے پوچھا:

"میں نے سنا ہے کہ تم قیاس کرتے ہو؟"

★ اُنھوں نے عرض کی: "جی ہاں" (آپ نے صحیح سنا ہے)

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "قیاس نہ کرو۔ سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ تُو نے مجھے آگ سے پیدا

www.drhasanrizvi.org

کیا ہے اور آدمؑ کو مٹّی سے۔ ابلیس نے آگ اور مٹّی کے درمیان قیاس کیا (کہ آگ کو مٹّی سے افضل سمجھا)۔ اگر وہ حضرت آدمؑ کی نورانیّت (علم) کا آگ سے مقابلہ کرتا، تو (آگ اور علم) دونوں کی نورانیّت کے فرق کو سمجھ لیتا۔ پھر وہ آگ پر علم کے نور کی فضیلت کو جان لیتا۔"

* * *

✩ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپؑ نے اُس کا جواب دے دیا۔ پھر اُس شخص نے عرض کی:

* "آپؑ کی کیا رائے ہے، اگر یہ بات اِس طرح ہوتی۔ تو آپؑ کا کیا جواب ہوتا۔"؟

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "خاموش! میں نے جو جواب دیا ہے وہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا قول ہے۔ اور ہم (اہلبیتؑ) اپنی رائے سے کوئی بات نہیں کہتے۔"

* * *

✩ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"خدا کے ساتھ خدا کا کوئی شریک نہ بناؤ، ورنہ مومنین میں سے نہ رہو گے۔ حقیقتاً ہر قسم کا حسب نسب، قرابت، بدعت، شک و شبہ سب غلط ثابت ہو جائیں گے سوائے اُس کے جو قرآن سے ثابت ہے۔"

(نوٹ) معلوم ہوا کہ ہر وہ قیاس یا اجتہاد جو قرآن، سنّت اور حدیث

www.drhasanrizvi.org

——— معصوم پر مبنی نہ ہوگا، وہ انسان کی اپنی رائے ہوگی، اور اپنی
——— رائے کو دین سمجھ لینا، خود کو خدا کی طرح "حلال" و "حرام"
——— قرار دینے کا اہل سمجھنا ہے۔ اِس لیے یہ شرک بھی ہے، اور
——— بدعت بھی۔ اس میں ہر چیز برباد کر دینے والی ہے۔)

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم نے قرآن میں کسی ایسی چیز کو بیان کرنے سے نہیں چھوڑا جس کی، اُمت محتاج تھی۔ ہر وہ چیز قرآن میں نازل فرما دی جس کی اُمت محتاج تھی۔ اور ہر ایسی چیز کو اپنے رسولؐ پر نازل فرما دیا۔ اِس طرح ہر چیز کی ایک حد مقرّر فرمائی اور اُس کی طرف جانے کا راستہ بھی قرار دیا جو اُس کی طرف لے جانے والا تھا۔ اور ہر اُس آدمی کے لیے سزا قرار دی جو اُس حد سے آگے بڑھنے والا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہر وہ چیز جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے، وہ قرآن اور سنّت (قول و عملِ رسولؐ و ائمہ معصومینؑ) میں موجود ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"کوئی ایسی بات جس میں دو آدمی اختلاف کریں، اس کی اصل خدا کی کتاب میں ضرور موجود ہے لیکن وہاں تک لوگوں کی عقلیں نہیں پہنچ سکیں۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"میں جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرزند ہوں (اولاد ہوں) میں سب سے زیادہ خدا کی کتاب کا جاننے والا ہوں۔ اُس میں خلق کی ابتداء کا حال بھی ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اُس کا بھی ذکر ہے۔ اُس میں آسمان کی بھی خبر ہے اور زمین کی بھی۔ اُس میں جنّت کا حال بھی ہے اور جہنّم کا بھی۔ جو کچھ ہو چکا ہے وہ بھی اُس میں ہے اور وہ بھی ہے جو ہونے والا ہے۔ میں اِن سب باتوں کی بالکل اِس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ اِسی لیے قرآن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے: "اِس میں ہر ہر چیز کا بیان ہے۔" (القرآن)

★ ★ ★

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہر چیز اللہ کی کتاب اور نبیؐ کی سنّت میں موجود ہے۔"

(نوٹ) معلوم ہوا کہ ہر وہ اجتہاد جو قرآن اور حدیث کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، درست ہے۔ اِس لیے اجتہاد اُن احادیث سے ہی ممکن ہے جو اہلِ بیتِ رسولؐ نے بیان فرمائی ہیں، کیوں کہ سنّتِ رسولؐ کے حقیقی ترجمان صرف وہی ہو سکتے ہیں جن کو خود رسولِ خدا نے قرآن کے ساتھ قرار دیا ہو۔)

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

احادیث میں اختلاف کا سبب اور اُس کا علاج

امیرالمومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالب ؑ) علیہ السلام نے فرمایا: "تمھارے پاس احادیثِ رسول ؐ چار طریقوں (سلسلوں) سے پہنچی ہیں۔ اُن کے علاوہ پانچواں کوئی طریقہ نہیں۔

(۱) مرد منافق سے۔ جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور مصنوعی طریقے سے صرف بظاہر اسلام قبول کیے ہوئے ہے۔ وہ رسول اللہ ؐ پر عمداً (جان بوجھ کر) جھوٹ گھڑنے کو نہ تو کوئی گناہ یا بُرائی سمجھتا ہے اور نہ اِس عمل سے کسی قسم کی خرابی جانتا ہے۔ اگر لوگ جان لیتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹا ہے، تو اُس کی کوئی بات نہ قبول کرتے اور نہ اُس کی تصدیق کرتے۔ انھوں نے یہ سمجھا کہ یہ تو رسول اللہ ؐ کا صحابی ہے، اِس نے جناب رسول اللہ ؐ کو دیکھا ہے اور اُن حضرت ؐ کی باتیں خود سُنی ہیں، اِس لیے عام لوگوں نے اُس سے احادیثِ رسول ؐ کو قبول کر لیا جبکہ وہ اُس کے حال سے واقف نہ تھے۔ حالانکہ خدا نے (قرآن میں) خبر بھی دی ہے اور اُن (منافقوں) کے اوصاف بھی بیان کیے ہیں۔ خدا خود ارشاد فرماتا ہے کہ:

"اے رسول ؐ! جب تم (ان منافقوں) کو دیکھتے ہو تو اُن کے بھاری بھرکم جسم اور شخصیت تمھیں تعجب میں ڈال دیتی ہیں"

"مگر لوگ اُس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس کی باتیں سنو۔ اِس لیے کہ یہ رسولِ خدا ؐ کے زمانے میں تھا اور ابھی زندہ ہے"۔ پھر اِس قسم کے منافقوں نے ظالم

www.drhasanrizvi.org

بادشاہوں کا قُرب حاصل کیا اور اِس طرح جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانے والوں کے ساتھ جا ملے ۔ انہی منافق راویوں نے حکومت ظالموں کے سپرد کردی اور لوگوں کی گردنوں پر اُن کو سوار کردیا اور اُن سے مل کر خوب خوب مزے اُڑائے ۔ عام لوگ تو ویسے بھی بادشاہانِ دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں، سوا اُن کے جنھیں خدا بچالے ۔

(۲) حدیثوں کے دوسرے قسم کا راوی وہ ہے جس نے جناب رسول اللہؐ سے کسی بات کو سنا، لیکن وہ اُسے پوری طرح سے یاد نہ رکھ سکا ۔ اپنے وہم کو بھی اُس حدیث میں داخل کردیا ۔ اُس نے جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا مگر اُس کی بات حدیث مان لی گئی جو اُس کے پاس ہے، اور وہ خود بھی اُس پر عمل کرتا ہے، اور دوسروں کے سامنے اُس کو بیان بھی کرتا ہے، وہ بھی یہ کہہ کر کہ میں نے خود جناب رسول اللہؐ سے یہ سنا ہے ۔

اگر مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ اپنے وہم و گمان، اپنے خیال اور رائے سے ایسا بک رہا ہے اور اُسے صحیح حدیث یاد ہی نہیں رہی، تو وہ اُس کی بات نہ مانتے ۔ اور اگر وہ خود بھی یہ جان لیتا کہ وہ غلط بیان کر رہا ہے اور وہم میں مبتلا ہو چکا ہے، تو وہ اُس حدیث کو خود بھی بیان نہ کرتا ۔

(۳) تیسرا شخص وہ ہے جس نے جناب رسول اللہؐ سے کسی چیز کے بارے میں حکم دیتے ہوئے سُنا، مگر حضورؐ نے بعد میں اُس کام کے کرنے سے روک دیا ۔ اُس شخص کو آنحضرتؐ کے اُس بعد میں روک دینے کا علم نہ ہوا ۔ یا ۔ اس کے برخلاف کسی چیز کے لیے روکتے کو سُنا مگر بعد میں

www.drhasanrizvi.org

اُس کی اجازت دینے کا اُس کو علم نہ ہوا۔ گویا اُس نے منسوخ کیے ہوئے حکم کو تو یاد کر لیا، مگر جس حکم نے اُس کو ناسخ کیا تھا، اُس کو یاد نہ کیا۔ اگر خود اُس کو علم ہو جاتا کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، تو وہ اُس کے بیان کرنے کو ترک کر دیتا یا اگر خود مسلمان ہی یہ جان لیتے کہ یہ اُس حکم کے بارے میں حدیث بیان کر رہا ہے جس کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، تو خود مسلمان بھی اُس حکم پر عمل کرنا چھوڑ دیتے۔

(۴) چوتھا شخص وہ ہے جس نے کبھی رسول اللہؐ پر جھوٹ نہیں بولا، اُس کو جھوٹ سے سخت دشمنی ہے۔ کیوں کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے۔ رسول اللہؐ کی بڑائی کو دل سے مانتا ہے۔ وہ اُس بات کو بالکل نہیں بھولا جو اُس نے آنحضرتؐ سے سنا تھا، اُس نے اُسے اچھی طرح سے یاد رکھا۔ پس جیسا رسول اللہؐ سے سُنا ہے، بالکل ویسا ہی بیان بھی کرتا ہے۔ نہ اُس میں کوئی چیز زیادہ کرتا ہے اور نہ کم۔ وہ ناسخ و منسوخ کو بھی خوب جانتا ہے۔ اِس لیے ناسخ پر عمل کرتا ہے، اور منسوخ کو چھوڑ دیتا ہے۔

(اِس کے علاوہ) جناب رسول اللہؐ کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو آنحضرتؐ سے ہر بات کا سوال کریں اور آپؐ کے جواب کو پوری طرح سمجھ سکیں۔ ایسے اصحاب بھی تھے جو سوال تو کرتے تھے مگر اُس کا جواب سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ بعض ایسے تھے کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ کوئی بدّو جنگلی عرب مسافر آجائے اور وہ رسولِ خداؐ سے سوال کرے اور ہم جناب رسولِ خداؐ کا جواب سُنیں۔ (کیوں کہ) وہ سوال کرنے کی ہمت یا حوصلہ نہ رکھتے تھے۔)

www.drhasanrizvi.org

مگر میرا یہ حال تھا کہ میں دن رات میں جس وقت چاہتا تھا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو جاتا تھا اور آنحضرتؐ مجھ سے تنہائی میں (علمی) باتیں بیان فرماتے تھے۔ اور جو کچھ بھی آپؐ فرماتے تھے، میں اُس کو من وعن اپنے دل میں محفوظ کر لیا کرتا تھا۔ آپؐ کے اصحاب بھی اِس بات کو خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ جناب رسول اللہ میرے سوا کسی کے ساتھ اِس طرح تخلیہ میں گفتگو نہیں فرماتے۔ اکثر اوقات آنحضرتؐ کا یہ عمل میرے مکان میں ہوا کرتا تھا۔ جب حضور اکرمؐ میرے مکان کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشتے تو زیادہ وقت میرے ساتھ اکیلے رہتے، آپؐ کی ازواج تک ہمارے پاس سے ہٹ جایا کرتی تھیں۔

البتہ جب میرے گھر میں یہ خلوت ہوتی تھی تو نہ فاطمہ زہراؑ ہم سے الگ ہوتی تھیں اور نہ میرے فرزند (حسنؑ و حسینؑ) ہی الگ ہوتے تھے

نیز یہ کہ جب بھی میں جناب رسالت مآبؐ سے کوئی سوال کرتا تھا، تو آپؐ مجھے جواب دیتے، اور جب میں خاموش ہو جاتا اور کوئی سوال نہ کرتا تو حضور اکرمؐ از خود کلام کی ابتداء فرماتے۔ آپؐ پر قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جسے آپؐ نے مجھ سے از خود پڑھ کر بیان نہ فرمایا ہو اور مجھے اُس کو لکھوا نہ دیا ہو۔ میں اُسے خود اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کرتا تھا۔

پھر یہ کہ جناب رسول اللہؐ نے خود ہر آیت کی تاویل (اولین معنی) اور تفسیر (تفصیلی معنی)، ناسخ و منسوخ، محکم (واضح آیتیں) اور متشابہ (مشکل آیتیں جن کے کئی کئی معنی ہو سکتے ہیں) خاص اور عام آیتیں (یعنی

www.drhasanrizvi.org

وہ آیتیں جو کسی خاص آدمی یا گروہ کے لیے ہوں اور وہ آیتیں جو سب کے لیے ہوں) مجھے تعلیم فرمائیں۔

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا بھی فرمائی کہ مجھے اُن سب باتوں کے سمجھنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ اسی لیے میں خدا کی کسی آیت کو نہیں بھولا اور نہ کسی ایسی چیز کو بھولا جسے آنحضرتؐ نے لکھوائی اور میں نے لکھ لی۔

نیز یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خداوندِ تعالیٰ کے علم سے جو کچھ بھی ملا، اُس میں سے کوئی چیز بھی مجھے بتائے بغیر نہ چھوڑی۔ خواہ وہ حلال ہو یا حرام۔ کسی چیز کا حکم ہے یا کسی چیز سے روکا گیا ہے۔ خدا کی اطاعت کے بارے میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ میں نے سیکھا بھی اور یاد بھی رکھا ہے۔ میں اُس کا ایک حرف بھی نہیں بھولا ہوں۔

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لیے یہ دُعا بھی فرمائی کہ وہ میرے دل کو علم و فہم (سمجھ) سے، حکمت اور نور سے بھر دے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! جب سے آپؐ نے دعا فرمائی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا۔ اور جو بات لکھ لیتا ہوں اُسے کبھی فراموش نہیں کرتا۔ کیا آپؐ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: "نہیں! مجھے تمہارے بارے میں بھول جانے یا

www.drhasanrizvi.org

عدم واقفیت کا کوئی خوف نہیں ہے۔"

(نوٹ) اس حدیث سے واضح طور پر پوری طرح سے ثابت ہو گیا کہ

— جناب رسولِ خداؐ کی احادیث لینے کا صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ ہم

— حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد

— ائمہ اہلِ بیتؑ سے احادیث لیں۔ اس لیے کہ:-

— (۱) جناب رسولِ خداؐ نے سب سے زیادہ گفتگو حضرت علیؑ سے فرمائی

— (۲) آپؑ کو ہر بات بتائی، سمجھائی اور لکھوائی ہے۔

— (۳) اُن کے لیے دعاء فرمائی ہے کہ وہ کوئی بات نہ بھولیں۔

— (۴) قرآن نے اہلِ بیتِ رسولؐ کی طہارت کی مکمل گواہی دی ہے۔

— (۵) رسولِ خداؐ نے خود قرآن کے ساتھ صرف اہلِ بیتؑ کو چھوڑا ہے۔

(مسلم شریف)

★ ★ ★

★ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے دو۲ آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا جو آپس میں قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ پھر وہ اپنا مقدمہ شیطان صفت بادشاہ یا ایک غیر عادل قاضی کے پاس لے گئے۔ کیا، اُن کے لیے یہ جائز ہے؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو ظالم بادشاہوں کو حق و باطل کے فیصلہ کرنے کا حکم (فیصلہ دینے والا) بنائے گا وہ اصل میں شیطان (طاغوت) کو اپنا حاکم بنائے گا۔ وہ جو حکم یا فیصلہ دے گا، وہ رشوت کے تحت دے گا خواہ وہ ایک ثابت حق کے بارے میں ہی فیصلہ

www.drhasanrizvi.org

کیوں نہ دے۔ پھر وہ جو کچھ بھی لے گا وہ طاغوت (شیطان) کے حکم سے لے گا، جبکہ خدا نے طاغوت سے انکار کرنے کا حکم دیا ہے۔ خدا فرماتا ہے "وہ چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ طاغوت سے کرائیں، حالانکہ خدا نے اُن کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کا انکار کریں۔"

* میں نے (راوی نے) امامؑ سے عرض کی: "پھر وہ دونوں کیا کریں؟"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُن لوگوں کو (ہمارے شیعوں کو) چاہیئے کہ وہ یہ دیکھیں کہ کون ہماری حدیثوں کو بیان کرتا ہے اور ہمارے بیان کیے ہوئے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکامات کا علم رکھنے والا ہے، اُس کے پاس اپنا مقدمہ لے جائیں۔ اور اُن کو چاہیئے کہ اُس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں۔ اگر انھوں نے اُس کے فیصلہ کو قبول نہ کیا، تو انھوں نے خدا کے حکم کی توہین کی، اور ہماری باتوں کو رد کیا۔ اور جس نے ہماری باتوں کو رد کیا، اُس نے خدا کو رد کیا۔ اور یہ بات شرک کی حد میں آجاتی ہے۔"
* میں نے عرض کیا کہ "ان دونوں آدمیوں کا فیصلہ مختلف ہو تو کیا کیا جائے"؟
* فرمایا: "اُن میں سے اُس کا فیصلہ مانا جائے جو زیادہ عادل ہو، زیادہ توفیق دیا ہوا ہو، حدیث کے بیان کرنے میں زیادہ سچّا ہو، اور زیادہ بُرائیوں سے بچنے والا ہو۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

قرآن اور سنّت کا مطلب کس سے لیا جائے؟

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہر سچی بات کی کوئی سچائی یا حقیقت ہوتی ہے۔ اور ہر صحیح بات کے لیے ایک نور ہوتا ہے۔ پس جو چیز کتابِ خدا (قرآن) کے مطابق ہو اُس کو (صحیح سمجھ کر) لے لو۔ اور جو کتابِ خدا کے مخالف ہو اُس کو (غلط سمجھ کر) چھوڑ دو۔"

(نوٹ) معلوم ہوا کسی چیز کے صحیح ہونے کا سب سے پہلا معیار یہ ہے کہ وہ بات قرآن کے مطابق ہے کہ نہیں۔؟

* * *

★ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے احادیث کے سلسلے میں اختلاف ہونے کے بارے میں سوال کیا۔ (کیونکہ) احادیثِ رسول ؐ وہ لوگ بھی بیان کرتے ہیں جن پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور وہ لوگ بھی بیان کرتے ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"تمھارے پاس کوئی حدیث پیش کی جائے تو اگر اُس کی گواہ (تائید) اللہ کی کتاب سے کوئی آیت تم کو مل جائے، تو اُسے لے لو۔"

* * *

★ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری جو حدیث

www.drhasanrizvi.org

تمھارے سامنے آئے اگر وہ خدا کی کتاب کے موافق و مطابق ہو تو وہ میری حدیث ہے۔ اگر وہ خدا کی کتاب کے مخالف ہو تو میں نے وہ بات نہیں کہی۔"

* * *

★ جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ کے نزدیک سب سے افضل عمل وہ ہے جو سنّتِ رسولؐ کے مطابق ہو، چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔"

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے کسی نے ایک سوال کیا۔ آپؑ نے اُس کا جواب دیا۔ اُس نے عرض کی: مگر فقہاء تو ایسا نہیں کہتے۔؟ فرمایا: "وائے ہو تجھ پر۔ تُو نے کبھی کسی فقیہ کو دیکھا بھی ہے۔؟ اصل اور حقیقی فقیہ (عالمِ دین) وہ ہے جو دنیا کی طرف رغبت نہ رکھتا ہو، آخرت کی طرف رغبت اور شوق رکھتا ہو۔ اور جناب رسولِ خداؐ کی سنّت (طریقہ) پر سختی سے عمل کرتا ہو۔"

* * *

★ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی قول (بامعنی) نہیں ہے عمل کے بغیر۔ اور کوئی قول و عمل بامعنی نہیں ہوتے صحیح نیّت کے بغیر، اور (کوئی قول و عمل و نیّت) صحیح نہیں ہوتے سنّتِ رسولؐ سے مطابق ہوئے بغیر۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

سنّت کی دو بڑی قسمیں

امیرالمومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

" سنّتِ رسولؐ کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ سنّت جو فرض ہے کہ اُس پر عمل کرنا ہدایت ہے اور اُس کو ترک کرنا گمراہی ہے۔

اور دوسری قسم وہ سنّت ہے جو فرض نہیں۔ اُس پر عمل کرنا (باعثِ) فضیلت (بڑا مرتبہ) ہے۔ اور اُس کا ترک کرنا گناہ نہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

کتابُ التوّحید

خدا کی یکتائی، اثباتِ وجود اور معرفتِ ذات و صفات
(کا بیان)

کائنات کا حادث (مخلوق) ہونا اور کائنات کے بنانے والے کا ثبوت

* مصر کا ایک زِندیق — جو خدا کا منکر تھا، حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں بحث کرنے کے لیے حاضر ہوا۔
* حضرت امام علیہ السّلام نے اُس سے پوچھا: "کیا تم آسمان پر چڑھے ہو" ؟
* اُس نے عرض کی: "نہیں"۔
* فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ آسمان میں کیا کیا ہے" ؟
* اُس نے عرض کی: "نہیں"۔
* فرمایا: "کیسی عجیب بات ہے کہ تم نہ مشرق میں گئے نہ مغرب میں گئے۔ نہ زمین کے اندر (کے عجائبات) تم نے دیکھے اور نہ

www.drhasanrizvi.org

آسمانوں کے ؟ جب تم کہیں گئے ہی نہیں تو تم کو کیا معلوم کہ کیا کچھ پیدا کیا گیا ہے ؟ پھر تم اُن چیزوں کا انکار کیسے کرسکتے ہو جو کچھ کہ ہے ؟
کیا ایک سمجھ دار انسان کسی ایسی چیز کا انکار کرسکتا ہے جسے وہ خود نہیں جانتا ؟

اے مصری بھائی ! ہم اللہ کے بارے میں کبھی شک نہیں کرتے۔

کیا تم سورج ، چاند ، رات ، دن کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح آتے جاتے ہیں ، اُن کے آنے جانے اور اُن کی حالت پر کوئی شک ہی نہیں کرسکتا۔ اُن کا آنا جانا اضطراری (مجبوری) ہے ، جو وہ اپنی معیّنہ جگہ پر آتے جاتے ہیں۔ اپنی مقرّرہ جگہ سے ذرا سا بھی ہٹ نہیں سکتے۔ انھیں تو اِس پر بھی قدرت حاصل نہیں کہ جاکر واپس نہ آئیں۔ اگر وہ آنے جانے پر مجبور نہ ہوتے تو نہ دن بنتا نہ رات۔ دیکھو ! یہ دونوں ہمیشہ سے آنے جانے پر مجبور ہیں۔ پس وہ کون ہے جس اِن جیسی طاقتوں کو مجبور کر رکھا ہے ؟ یقیناً وہ ان سے بڑا اور زیادہ طاقتور ہے۔

(اے مصری بھائی !) اچھا یہ بتاؤ کہ آسمان ، زمین پر کیوں نہیں گر پڑتا (کیا ان کو سنبھالے رکھنے والا کوئی نہیں ہے) ؟

نیز یہ کہ زمین اپنے طبقوں کو لے کر (اندر) دھنس کیوں نہیں جاتی ؟ کیا کوئی اِس کا انتظام کرنے والا صاحبِ عقل و حکمت نہیں ہے ؟ اگر وہ نہ ہوتا تو ، نہ زمین و آسمان قائم رہتے اور نہ لوگ زمین پر چل سکتے۔"

پس وہ مصری زندیق ، آپؑ کی پُر از حکمت گفتگو سے بے حد متاثر

www.drhasanrizvi.org

ہوا، اور آپؑ کے دستِ حق پرست پر ایمان لے آیا۔

٭ حمران نے عرض کی: آپؑ پر میری جان قربان ہوجائے، (اے فرزند رسولؐ!) آپؑ کے ہاتھ پر زندیق اور دہریے تک ایمان لے آئے، اور کفّار (و مشرکین) آپؑ کے جدِ بزرگوار (جناب رسولِ خدا اور حضرت علیِ مرتضیٰؑ) کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔

٭ ٭ ٭

٭ (عراق کا مشہور فلسفی خدا کا منکر) ابنِ عوجاء نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "اگر خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آجاتا؟"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ کہاں پوشیدہ ہے تجھ سے؟ جس کی قدرت کو تو اپنے نفس کے اندر دیکھتا ہے، جب تو نہیں تھا اُس وقت اُس نے تجھے پیدا کیا۔ بچّے سے تجھے بڑا کیا۔ کمزور تھا تجھے قوّت بخشی۔ پھر قوّت دے کر کمزور کیا۔ صحّت کے ساتھ ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحّت دی۔ رضامندی کے بعد تجھے غیض و غضب (کی صلاحیّت و کیفیّت دی) اور غیض و غضب اور ناراضگی کے بعد رضامندی بخشی۔ خوشی کے بعد غم دیا، اور غم کے بعد خوشی عطا فرمائی۔ محبت کے بعد دشمنی دی، اور ارادے کے بعد سُستی دی، اور سُستی کے بعد ارادہ دیا۔

پھر امام علیہ السلام نے اُس سے پوچھا: بتا، تو کسی کا بنایا ہوا

www.drhasanrizvi.org

ہے یا نہیں؟

★ اُس نے عرض کی: میں (کسی کا) بنایا ہوا نہیں ہوں۔

★ حضرت امام علیہ السلام نے پوچھا: اگر تُو بنایا ہوا ہوتا تو کیسا ہوتا؟"
یہ سُن کر وہ حیران ہو کر رہ گیا۔ اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

★ امام علیہ السلام نے اُس سے پوچھا: پس تُو کہتا ہے (کہ نہ خدا ہے نہ ثواب ہے، نہ عذاب ہے) اگر ایسا ہی ہے تو مرنے کے بعد نہ تجھے کوئی خوف و کھٹکا ہے، نہ ہمیں۔ ہماری بھی نجات، اور تیری بھی۔ لیکن اگر ایسا ہو جیسا ہم کہتے ہیں (کہ خدا ہے۔ ثواب و عقاب ہے) تو ہم نجات پائیں گے، مگر تُو ہلاک ہو گا۔ (کیونکہ ہم نے خدا کو مان کر اُس کی اطاعت میں زندگی گذاری، جبکہ تو نے نہ خدا کو مانا، نہ اُس کی اطاعت کی)۔

یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: "میں اپنے دل میں درد اُٹھتا محسوس کر رہا ہوں۔ پس مجھے یہاں سے لے چلو۔"

لوگ اُسے لے گئے۔ اور وہ مر گیا۔ (خدا اُس پر رحم نہ کرے)

★ ★ ★

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے خدا کے ایک منکر نے پوچھا:
"بتائیے: خدا کب سے ہے"؟
"حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "مجھے بتا کہ وہ کب نہ تھا۔؟
میں نے جب اپنے جسم کو دیکھا کہ اس میں لمبائی ہے، چوڑائی ہے۔ نہ اس

www.drhasanrizvi.org

میں کوئی چیز ضرورت سے زیادہ ہے، نہ کم۔ میں نہ اس سے تکلیفیں دور کرنے پر قادر ہوں اور نہ منفعت حاصل کرنے پر۔ پس میں نے جان لیا کہ اس عمارت کا بنانے والا کوئی ضرور ہے۔ اس لیے میں نے خدا کی مالکیت کا اقرار کر لیا۔

پھر میں نے آسمان پر سیاروں کو گھومتے دیکھا۔ سورج، چاند ستاروں کے چلنے کے راستوں کو دیکھا۔ اُن کے علاوہ اور بہت سی خدا کی قدرت کی نشانیاں دیکھیں۔ میں نے جان لیا کہ ان کا کوئی انتظام کرنے والا ضرور ہے۔"

* * *

★ ایک مشرک (کئی خداؤں کا ماننے والا) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا:

"یا تو تمھارے دونوں خدا قدیم بھی ہیں اور قوی بھی۔ یا پھر ایک طاقت ور ہے اور دوسرا کمزور ہے۔

اگر دونوں خدا طاقت ور ہیں تو پھر ایک دوسرے کو ختم کیوں نہیں کرتا؟ اور خود خدا کیوں نہیں بنتا؟ اور اگر تمھارا خیال ہے کہ ایک طاقتور ہے اور دوسرا کمزور ہے۔ تو کمزور کی کمزوری ظاہر ہو گئی۔ (اس لیے وہ خدا ہو ہی نہیں سکتا۔)

(اور اگر دونوں کمزور ہیں تو دونوں خدا نہیں ہو سکتے)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا:

www.drhasanrizvi.org

"خدا کے موجود ہونے پر کیا دلیل ہے" ؟

امام علیہ السلام نے فرمایا : " دنیا کی عجیب و غریب چیزوں کا وجود اِس بات کی دلیل ہے کہ کسی نے اِن کو بنایا ہے۔ کیا تم جب کسی مضبوط عمارت کو دیکھتے ہو، تو نہیں سمجھتے کہ ضرور اِس کا کوئی بنانے والا ہے جبکہ تم نے اُس عمارت کے بنانے والے کو دیکھا بھی نہیں ہوتا"۔

★ پوچھا گیا کہ: "خدا کیا ہے" ؟

آپؑ نے فرمایا: " وہ ایک ذات ہے جو تمام عالم سے مختلف ہے نہ اُس کا جسم ہے، نہ صورت۔ حواسِ خمسہ اُس کو محسوس نہیں کر سکتے نہ وہ سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ عقل (اُس کی حقیقت یا ذات) کو پا سکتی ہے۔ نہ زمانے کا گذرنا اُس میں کوئی نقص یا کمی پیدا کرتا ہے، اور نہ زمانہ اُس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی پیدا کرتا ہے"۔

***

خدا کیا ہے ؟

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ :

(جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا : " خدا کی ذات عقل میں آنے والی نہیں ، نہ حدوں میں محدود ہونے والی ہے۔ جو چیز بھی تمھارے وہم و دماغ میں آئے ، خدا کی ذات وہ نہیں۔ (کیونکہ) نہ تو خدا کسی چیز سے مشابہ ہے اور نہ کوئی چیز خدا سے مشابہ ہے (اِس لیے) وہم گمان ، عقل و فہم اُس کی ذات کو پا نہیں سکتے۔ بھلا عقل اُس کی ذات

www.drhasanrizvi.org

کو کیسے سمجھ سکتی ہے جبکہ جو چیز بھی عقل میں آئے گی، وہ اُس کے علاوہ ہو گی۔ جو کسی چیز میں نہ سما سکنے والی ہے اور نہ غیر محدود ذات ہے، وہ ذات ہمارے محدود ذہن میں سما نہیں سکتی۔"

(نوٹ) یعنی ہم بس یہ تو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا ہے، مگر یہ نہیں ——— سمجھ سکتے کہ اُس کی ذات کیسی ہے؟ اُس کی کیفیّت اور ——— کمیّت کیا ہے؟

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ اپنی مخلوق سے الگ ہے اور اس کی مخلوق اس سے جدا ہے۔ (کیونکہ) وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ اور خدا ہر چیز کا خالق ہے۔"

(نوٹ) اے برتر از قیاس و گمان و خیال و وہم

از ہر چہ گفتہ ایم، و شنیدیم و خواندہ ایم

یعنی: اے وہ ذات جو ہمارے قیاس، خیال و تصوّر اور وہم و گمان سے بہت بلند ہے۔ جو ہر اُس چیز سے بلند و برتر ہے جو ہم نے اُس کے بارے میں کہا ہے، سُنا ہے یا پڑھا ہے۔

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک، خدا کے منکر نے دریافت کیا: "خدا کیا ہے"؟

آپؑ نے فرمایا: "وہ شئے ہے، مگر تمام اشیاء سے مختلف (کیوں کہ).

www.drhasanrizvi.org

نہ اُس کا جسم ہے، نہ صورت۔ نہ وہ محسوس ہوتا ہے اور نہ حواسِ خمسہ اُس کا ادراک کر سکتے ہیں، نہ اوہام وخیالات (اُس کی ذات کو) سمجھ سکتے ہیں؛ نہ زمانے کا گزرنا اُس کو کم کرتا ہے اور نہ وقت اُس میں کوئی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔"

* سائل نے دریافت کیا: "آپؑ تو یہ کہتے ہیں کہ خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے"؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "بیشک وہ ہر چیز کا سننے والا اور دیکھنے والا ہے، مگر وہ بغیر کسی عضو کے سُنتا اور بغیر کسی آلے کے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے نفس (ذات) سے دیکھتا (سنتا) ہے اپنے نفس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اور چیز ہے اور اُس کا نفس اور چیز ہے۔۔۔ یعنی وہ سننے والا ہے اپنے کُل کے ساتھ۔ مگر اس سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ اُس کے کُل کا کوئی جُزو ہے۔ یہ سب کچھ میں نے تمہارے سمجھانے کے لیے تعبیراً کہا ہے۔۔۔ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے مگر اُس کی کوئی صفت اُس کی ذات سے الگ نہیں ہے۔

(یعنی خدا کی تمام صفات اُس کی عینِ ذات ہیں، زائد بر ذات نہیں۔ خدا سننے اور دیکھنے میں کان اور آنکھ کا محتاج نہیں۔ کیونکہ خدا ایسی ذات ہے جو اپنی مخلوق سے بالکل مختلف ہے۔"

* خدا کے منکر نے اعتراض کیا کہ: "جب آپؑ نے خدا کے وجود کو ثابت کیا تو آپؑ نے خدا کو محدود کر دیا۔"؟

www.drhasanrizvi.org

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "میں نے خدا کو محدود نہیں کیا بلکہ میں نے خدا کے وجود کو ثابت کیا ہے۔ کیونکہ نفی و اثبات (یعنی ماننے اور ماننے کے درمیان کوئی اور راستہ نہیں۔ (یعنی: یا مانو کہ خدا ہے۔ یا نہ مانو کہ خدا نہیں ہے۔)

٭ اُس نے پھر سوال کیا: "اگر خدا کا نام مشتق ہے (یعنی کسی صفت کی بنا پر نام رکھا گیا ہے۔ جیسے قادر، علیم، حکیم وغیرہ) تو لامحالہ خدا کے لیے ایک کیفیّت ماننا پڑے گی۔"؟

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ کیفیت تو صفت کی ایک صورت ہے۔ اور کیفیّت کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے جس کی کیفیّت ہے اُس کا احاطہ کرلیا ہے۔ جبکہ خدا کے لیے یہ ضروری ہے کہ اُس کو مخلوق سے جدا سمجھا جائے اور کسی سے اُس کو تشبیہ نہ دی جائے اس لیے اگر ہم نے خدا کے لیے (۱) کیفیّت کو مانا جس نے اُس کا (۲) احاطہ کرلیا ہے تو اِن دونوں صورتوں میں خدا کا انکار لازم آئے گا۔ خدا کے وجود کو باطل قرار دینا ہوگا۔ (کیونکہ) جس کسی نے بھی خدا کو اُس کے غیر سے تشبیہ دی (یعنی خدا کے لیے مخلوق کی طرح کیفیّت اور احاطہ تسلیم کیا) تو اُس نے خدا کو ایسے لوگوں کی طرح سمجھا جو ربوبیّت (مالکیت) کے مستحق نہیں ہیں۔ خدا کے لیے وہ صفات ہیں کہ جن کا مستحق خدا کے سوا کوئی نہیں۔ نہ کوئی خدا کا شریک ہے اور نہ اُن صفات کو خدا کے علاوہ (حقیقی معنی میں) کوئی جان سکتا ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

* سوال کرنے والے نے پھر سوال کیا: "جب خدا کی توجہ اُس کی مخلوق سے منقطع نہیں ہوتی (یعنی خدا ہر وقت اپنی مخلوق کے لیے بندوبست کرتا رہتا ہے) تو ضروری ہے کہ اُس کو تکان یا تھکاوٹ طاری ہو"؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا کی ذات اِس بات سے بہت بلند ہے کہ اُس پر کام کرنے سے تکان غالب ہو (کیوں کہ) یہ مخلوق کی صفت ہے۔ مخلوق کے ہاتھ پاؤں کام کرنے سے تھک جاتے ہیں۔ لیکن اللہ (اعضاء و جوارح نہیں رکھتا۔) وہ اس (کمزوری یا نقص سے) بلند و برتر ہے۔ وہ اپنے ہر ارادے کو پورا کرنے اور اُس کو جاری کرنے پر قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے اُس کا صرف ارادہ) کرلیتا ہے"۔ (اور بس وہ کام ہو جاتا ہے)۔

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا:

* "آیا خدا کے لیے یہ جائز ہے کہ اُسے کوئی چیز کہا جائے"؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"ہاں، مگر حدِ تعطیل اور تشبیہ کی حدوں سے نکال کر"۔

• (نوٹ) یعنی: خدا کو چیز کہا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ پہلے مان لیا جائے کہ اُس کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ اُس کے وجود کی نفی نہیں ہو سکتی اور خدا کو کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ یعنی خدا چیز ہے مگر نہ اُس کی حد بندی ہو سکتی ہے، نہ

www.drhasanrizvi.org

اُس کے وجود کا انکار ہو سکتا ہے، اور نہ وہ کسی چیز سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اِس لیے اُس کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ بقولِ شاعر: "ہر چند کہیں، ہے، نہیں ہے۔")

* * *

خدا نہیں پہچانا گیا، مگر اپنی ذات سے:

★ امیر المومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ کو پہچانو خود اللہ سے۔ (یعنی اُن ہی ناموں اور صفتوں کے ذریعے جو خود خدا نے اپنے لیے بیان فرمائی ہیں۔) ــــــــ اور خدا کے رسولؐ کو پہچانو اُن کے پیغامات کے ذریعہ سے ــــ اور اولوالامر (یعنی امام وقت یا پھر وہ لوگ جو حکم دینے کے اہل ہیں) کو پہچانو اُن کے نیکیوں کی ترغیب دینے سے اور اُن کے عدل و انصاف و احسان (نیکیوں) کی طرف رغبت دلانے سے۔

پس جب خدا سے اجسام و ارواح کی مشابہت کو دور کیا جاتا ہے، تو یہ اللہ کو پہچاننا ہے۔ اور جب خدا کو روح، بدن یا نور سے مشابہ سمجھا جاتا ہے تو یہ اللہ کی معرفت نہیں۔

* * *

★ جناب امیر المومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا: "آپؑ نے اپنے مالک کو کیسے پہچانا؟"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السّلام نے فرمایا:۔

" میں نے اُس چیز سے پہچانا جس سے اُس نے خود اپنی ذات کا تعارف کرایا۔"

* اُس نے سوال کیا: "کیسے تعارف کرایا؟"

* فرمایا: "خدا کسی صورت یا چیز سے مشابہ نہیں، اور نہ وہ حواس سے محسوس ہوتا ہے، نہ اُس پر کسی چیز کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔ وہ باوجود دور ہونے کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے دور ہے۔ وہ ہر چیز سے بلند و بالا ہے، اور کوئی چیز اُس سے بلند نہیں۔ خدا ہر چیز سے الگ ہے۔ اُس سے آگے کوئی چیز نہیں۔ وہ اپنی قدرت کے ذریعہ اشیاء میں داخل ہے، مگر اُس چیز کی طرح نہیں جو کسی چیز میں داخل ہو جاتی ہے۔ وہ تمام چیزوں سے خارج (باہر) ہے، مگر اس طرح نہیں جیسے کوئی چیز کسی چیز کے اندر سے باہر نکلتی ہے، وہ ہر نقص اور مخلوق کی ہر صفت سے پاک ہے وہ ذات ایسی ہے کہ کوئی اُس جیسا نہیں۔ خدا ہی ہر چیز کی ابتداء کرنے والا ہے۔

* * *

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کی کہ (فرزندِ رسولؐ!) میں نے کچھ لوگوں سے مناظرہ کیا اور کہا کہ: "خدا اس بات سے بہت بلند و بالا ہے کہ اُس کو اُس کی مخلوق (سے تشبیہ) کے ذریعہ سے پہچانا جائے۔ بلکہ خدا کے بندے خدا (کی مخلوق ہونے) کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "خدا تم پر رحم کرے" (یعنی تم نے درست جواب دیا۔)

* * *

خدا کی کم سے کم پہچان (معرفت)

★ فرزندِ رسولؐ حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے کسی نے سوال کیا کہ: "خدا کی کم سے کم معرفت (پہچان) کیا ہے"؟

★ حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا:

(۱) "اِس بات کا دل سے اقرار کرنا کہ خدا کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔

(۲) خدا کی کوئی نظیر ہے نہ مثل و مانند۔

(۳) خدا قدیم ہے۔ (یعنی ہمیشہ سے ہے) اور واجب الوجود ہے۔ (یعنی ہمیشہ رہے گا۔)

(۴) وہ موجود ہے اور کبھی فنا ہونے والا نہیں۔ اور اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔"

* * *

★ طاہر بن حاتم نے حضرت امام علی رِضا علیہ السّلام کی خدمت میں ایک خط میں لکھا کہ (فرزندِ رسولؐ!) "وہ کیا (چیز) ہے جس کے بغیر خدا کی معرفت کافی نہیں ہوتی"؟

★ حضرت امام علیہ السّلام نے تحریر فرمایا کہ: "اِس بات کا اقرار کرنا کہ خدا ہمیشہ سے عالم ہے، ہمیشہ سے سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ جو

www.drhasanrizvi.org

ارادہ کرتا ہے اُس کو پورا کرنے والا ہے۔"

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے کسی نے یہی سوال پوچھا تو فرمایا:
"اِس بات کا اقرار کرنا کہ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں، اور نہ اُس سے ملتی جلتی کوئی چیز ہے۔ اور یہ کہ وہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدا کا ہر کام، اُس کی ہر بات عجیب و غریب ہے لیکن اُس نے تم پر اپنی حجّت کو اس طرح مکمل کیا کہ اُس نے تم سے خود اپنی ذات کا تعارف کرا دیا۔" نیز یہ کہ:
"خدا معبود ہے (یعنی) وہ ذات جس کی بندگی، عبادت یا غلامی کی جائے۔"

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جس شخص نے اپنے خیال سے خدا کو سمجھ کر اُس کی عبادت کی، اُس نے کفر کیا۔ اور جس نے معنی کو چھوڑ کر صرف اُس کے نام کو پوجا، وہ بھی کافر ہوا۔ (یعنی جس نے اپنے ذہن میں اپنے آپ خدا کا کوئی تصوّر کر کے اُسی تصوّر کی عبادت کی یا جس نے خدا کے نام کو اُس ذات سے الگ کر کے ناموں کی عبادت کی وہ کافر ہوا) جس نے اسم اور معنی دونوں کی عبادت کی، اُس نے شرک کیا۔" (یعنی جس نے خدا کے ناموں کو خدا

www.drhasanrizvi.org

کی ذات سے الگ موجود سمجھ کر خدا کی الگ اور اُس کے ناموں کی الگ عبادت کی، اُس نے شرک کیا۔)

ہاں، جس نے (خدا کے ناموں کے) معنی کی یہ سمجھ کر عبادت کی، کہ خدا کے نام اُن صفتوں کے ساتھ ساتھ ہیں، جن کو خود خدا نے بیان فرمایا ہے (یعنی خدا کے صفات اور اُس کی ذات ایک ہی چیز ہیں الگ الگ نہیں۔ خدا کی صفات اُس کی عینِ ذات ہیں۔) جس نے اس عقیدے کو اپنے دل میں جگہ دی اور زبان سے بھی اس کا اظہار کیا، چُھپ کر بھی اور ظاہراً بھی، وہ امیر المومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السّلام کے سچے اصحاب اور ساتھیوں میں سے ہے۔" دوسری حدیث میں ہے کہ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ: "ایسے ہی لوگ سچے اور حقیقی مومنین ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

★ اے ہشام! خدا کے ننانوے نام ہیں پس اگر ہر اسم مسمّیٰ (جس کا نام ہے) بن جائے، تو اُن میں سے ہر نام ایک معبود (خدا) بن جائے گا لیکن لفظ "اللہ" سے مراد وہ معنی ہیں جس کی طرف یہ تمام اسماء اشارہ کرتے ہیں۔ اور وہ تمام اسماء اللہ کے غیر ہیں (یعنی) خدا سے الگ ہیں۔ جیسے روٹی کھانے کی چیز کا نام ہے۔ خود روٹی کا نام کوئی چیز نہیں۔ پانی، پینے کی ایک چیز کا نام ہے۔ کپڑا، پہننے کی ایک چیز کا نام ہے۔ آگ، جلانے والی ایک چیز کا نام ہے۔" (لیکن یہ نام الگ سے خود کوئی چیز نہیں ہیں، بلکہ جس چیز کے

www.drhasanrizvi.org

نام ہیں صرف اُس کی طرف اشارہ کرنے والے ہیں۔)

کون وَ المکان

★ نافع نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا:

★ "خدا کب سے ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ کب نہ تھا کہ میں یہ بتاؤں کہ وہ کب سے ہے؟ پاک ہے وہ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ وہ اکیلا ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس کی بیوی ہے، نہ بچے۔"

★ ★ ★

★ ایک شخص نے حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرِضا علیہ السلام سے دریافت کیا: "آپؑ کا رب کب سے ہے اور کیسا ہے؟ اور کس چیز پہ سہارا لیے ہوئے ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا وہ ہے جس نے ہر جگہ والے کو جگہ والا بنایا، مگر خود اُس کے لیے کوئی جگہ (مخصوص) نہیں۔ وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے، خود صاحبِ کیفیت نہیں۔ اُس کا اعتماد اُس کی اپنی قدرت پر ہے۔"

یہ سُن کر وہ شخص اُٹھا اور حضرت امام علیہ السلام کے سرِ اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور علیؑ وصیِ رسولؐ

www.drhasanrizvi.org

ہیں، وہی بعدِ رسول اُس راستے کو قائم رکھنے والے ہیں جسے رسولِ خدا نے قائم فرمایا تھا، آپ حضرات سچے امام ہیں اور اُن کے بعد اُن حضرت کے خلیفہ (جانشین) ہیں۔"

★ ★ ★

✫ کچھ یہودی (اپنے ایک بڑے عالم) راس الجالوت کے ساتھ حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے کہ ہم آپؑ سے کچھ سوالات کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "جو چاہو سوال کرو۔"

★ راس الجالوت نے عرض کی: "میں آپؑ سے آپؑ کے رب (مالک) کے بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ: "وہ کب سے ہے"؟

★ حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اُس کے ہونے کی ابتداء نہیں، اور نہ اُس کی کوئی کیفیت ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے ہے بغیر کسی مدّت اور کیفیت کے ہے۔ اور اُس سے قبل کوئی نہیں۔ وہ پہلے سے پہلے ہے۔ اُس کی کوئی حد و انتہاء نہیں۔ انتہاء کا اُس سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ وہ ہر انتہاء کی انتہاء ہے۔"

★ راس الجالوت نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، (وہ بالکل صحیح ہے) اِن سے بڑا کوئی عالم نہیں۔"

★ ★ ★

✫ امیر المومنین (حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام سے کسی نے

www.drhasanrizvi.org

دریافت کیا: زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟

آپؑ نے فرمایا: "یہ سوال مکان (جگہ) سے متعلق ہے، اور خدا کے لیے کوئی مکان (جگہ) کا سوال ہی نہیں۔" (وہ لامکان ہے)

* * *

★ ایک شخص نے جناب امیرالمومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام سے سوال کیا: ہمارا رب کب سے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: "کب سے ہونا تو اُس کے لیے کہا جائے گا جو پہلے نہ ہو" خدا تو ہمیشہ ہمیشہ سے ہے۔ اُس کے لیے کوئی وقت اور زمانہ نہیں۔ وہ بغیر کیفیت کے ہے۔ اُس سے پہلے کا کیا تعلق جو پہلے سے پہلے ہو، وہ بھی بغیر کسی انتہاء کے۔ اُس کے لیے نہ کوئی حد ہے، نہ انتہاء۔ تمام حدیں اُس کی عظیم ذات تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ ہر انتہاء کی انتہاء ہے۔

* * *

خدا کا نسب یا نسبتیں

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کچھ یہودی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ: "اپنے رب کا نسب نامہ بیان فرمائیے"؟

آنحضرتؐ نے تین دن تک جواب نہ دیا۔ پھر سورۃ الاخلاص (قل ھو اللہ احد) نازل ہوئی۔

www.drhasanrizvi.org

(سورۃ الاخلاص - یعنی قل ھو اللہ احد کا ترجمہ:

" کہہ دیجیے کہ وہ اللہ یکتا (بالکل اکیلا) ہے۔ (یعنی ایسا ایک اکیلا ہے کہ جس کے دو ہونے کا تصوّر تک محال ہو اور اُس کے ہم جنس کا بھی تصور محال ہو۔) (۱) اللہ سب سے بے نیاز ہے۔

(یعنی کسی سے کوئی حاجت نہیں رکھتا۔ جبکہ سب اُس کے محتاج ہیں)

(۲) نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

(۳) اور کوئی اُس کے برابر یا ہمسر نہیں۔ (یعنی کوئی اُس کی مانند نہیں نہ اُس کی کوئی مثال و نظیر ہے، نہ کوئی اُس کے ہم مرتبہ، مساوی یا مماثل ہے۔)

* * *

خدا کی کیفیت کے بارے میں بات کرنے کی ممانعت

☆ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

" اللہ کی مخلوقات کے بارے میں بات کرو مگر اللہ کی ذات کے بارے میں بات نہ کرو۔ اللہ کی ذات کے بارے میں بات کرنے سے انسان کی حیرانی بڑھتی چلی جاتی ہے۔"

* دوسری روایت میں ہے کہ: آپؑ نے فرمایا:

" ہر چیز کے بارے میں بات کرو سوا اللہ کی ذات کے۔"

(نوٹ) کیونکہ انسان کا دماغ اللہ کی ذات کو سمجھ ہی نہیں سکتا،

www.drhasanrizvi.org

——— اِس لیے اُس کی ذات کے بارے میں نہ سوچو۔ صرف اُس کی
——— مخلوقات یا اُن ناموں کے بارے میں سوچو جو خود اُس نے
——— ہمیں بتادیے ہیں۔

؎ وہ تصوّر میں بھی اِس خوف سے آجاتے ہیں
(جو تصوّر میں نہ آئے وہ خدا ہوتا ہے)

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"جھگڑے کرنے سے بچو، کیوں کہ اُن سے شک و شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور (نتیجتاً) عمل باطل ہوجاتا ہے' اور جھگڑے کرانے والے کو برباد کردیتا ہے۔ کبھی انسان ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ جو کبھی معاف نہیں ہوتی۔ پرانے زمانے میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ جنھوں نے (حقیقی) علم کو چھوڑ دیا تھا، جس کو جاننا اُن کے لیے ضروری تھا۔ اور غیر ضروری علم کو حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اُن کی بات چیت، بحث و مباحثہ اللہ کی ذات تک پہنچ گیا جس نے انھیں سخت حیرت میں ڈال دیا تھا پھر اُن کا یہ حال ہوا کہ اگر انھیں کوئی شخص پیچھے سے پکارتا تھا تو وہ آگے کی طرف جواب دیتے تھے۔ اور اگر آگے سے پکارے جاتے تھے تو وہ پیچھے کی طرف جواب دیتے تھے۔"

(یعنی بالکل حیران و پریشان ہوکر ہوش و حواس کھو بیٹھے اور الٹی سیدھی باتیں کرنے لگے۔ . . . .

www.drhasanrizvi.org

بقولِ شاعر :

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے پر سرا ملتا نہیں

یا بقول اکبر الٰہ آبادی :

علامۂ جہاں میں، بڑے فیلسوف ہیں
یہ اور بات ہے کہ ذرا بے وقوف ہیں

غرض خدا کی ذات کے بارے میں غور و فکر کرنے سے انسان کی عقل کی چولیں ہلنے لگتی ہیں اور بالآخر پاگل ہو جاتا ہے ۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ :
" جس نے اللہ کی کیفیت پر غور و فکر کیا، وہ ہلاک و برباد ہوا۔ "

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ :
" خدا کی ذات کے بارے میں غور و فکر کرنے سے بچو۔ ہاں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی بڑائی پر غور و فکر کرو، تو خدا کی عظیم تخلیقات پر غور کرو۔ "
(بقول میر انیسؔ :

ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

* * *

www.drhasanrizvi.org

ابطالِ رویتِ خدا
یعنی: خدا کو دیکھنا باطل ہے

ابو یوسف نے، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے دریافت کیا: (فرزندِ رسولؐ!) جب بندے نے اپنے مالک کو دیکھا ہی نہیں تو وہ اُس کی عبادت کیسے کرے؟

* حضرت امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: "میرا مالک، میرا منعم اِس بات سے بلند و برتر ہے کہ اُس کو (ظاہری آنکھوں سے) دیکھا جا سکے۔"

* میں نے دریافت کیا: "کیا معراج میں جنابِ رسولِ خداؐ نے خدا کو دیکھا تھا؟"

* حضرت امام علیہ السلام نے تحریر فرمایا: "خدائے تعالیٰ نے جنابِ رسولِ خداؐ کے قلبِ مطہر کو اپنے نور کی عظمت کو دکھایا جتنا چاہا۔"

* * *

* کسی نے یہی سوال حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کیا۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص تمام مخلوقات کی طرف آئے اور کہے کہ میں اللہ کی طرف سے آیا ہوں۔ پھر وہ اللہ کے حکم سے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور کہے کہ: "لا تدرکہ الابصار" یعنی: اُس کو نگاہیں نہیں پا سکتیں۔" "ولا یحیطون بہ علماً": یعنی

www.drhasanrizvi.org

"اُن کا علم خدا کا احاطہ نہیں کر سکتا۔" "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ"
یعنی: "کوئی چیز خدا کی مثل نہیں۔"

* پھر یہ بھی کہے کہ: "میں نے خدا کو دیکھا ہے۔ میرے علم نے اُس کا احاطہ کر لیا ہے۔ اور خدا بشر جیسی صورت کا ہے۔"

* کیا تمھیں شرم نہیں آتی کہ کافروں، زندیقوں کی طرح رسولِ خداؐ کو ملامت کا نشانہ بناتے ہو۔ اِس طرح کہ گویا رسولِ خداؐ کی طرف سے کبھی ایک بات کہتے ہو، اور کبھی دوسری بات اس کے خلاف کہتے ہو۔

* ابو قرہ نے کہا: مگر خدا خود یہ فرماتا ہے کہ:
"وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی" (یعنی: "رسولؐ نے اُس (خدا) کو دوسری مرتبہ اُترتے ہوئے دیکھا۔"

* حضرت امام ابوالحسن (علی بن موسی الرضا) علیہ السّلام نے فرمایا:
"اِس کے بعد والی آیت میں خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ محمدؐ نے دیکھا، اُن کے دل نے اُس کو جھٹلایا نہیں۔"

* پھر فرمایا: "محمدؐ کے دل نے اُس بات کا انکار نہیں کیا جس کو اُن کی آنکھوں نے دیکھا۔"

* اِس کے بعد پھر خدا نے خود بتا دیا کہ حضورِ اکرمؐ نے کیا دیکھا؟

* خدا نے ارشاد فرمایا: "لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی"
یعنی: "حقیقتاً اُنھوں (محمدؐ) نے اپنے مالک کی بہت بڑی نشانیوں اور دلیلوں میں سے کچھ کو دیکھا۔"۔۔۔۔ پس خدا کی آیتیں

www.drhasanrizvi.org

اور چیز ہیں ، اور اللہ کی ذات اور ہے۔

* پھر یہ کہ اللہ نے خود ارشاد فرمایا ہے : "کوئی علم کے ذریعہ بھی اُس کا احاطہ نہیں کرسکتا۔"

* اب اگر آنکھیں اُس کو دیکھ لیں تو پھر علم نے احاطہ کرلیا۔ یعنی ایسی معرفت (جو چیز کا مکمّل احاطہ کرلے) واقع ہوگئی۔ (گویا خدا کا خود اپنا قول غلط ثابت ہوگیا۔)

* اِس پر ابوقرہ نے عرض کی : آپ نے ان روایات کو جھوٹا قرار دے دیا (جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے خدا کو معراج میں دیکھا تھا)

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا:

" جو روایتیں قرآن کے خلاف ہوں، میں اُن کو جھوٹا قرار دیتا ہوں۔ پھر یہ کہ تمام مسلمانوں کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی علم خدا کا احاطہ نہیں کرسکتا، اور اِس آیت میں بھی ہے کہ : "نگاہیں اُسے نہیں پاسکتیں"۔ اور اس آیت پر بھی اجماع ہے کہ : "خدا کی کوئی مثل نہیں"۔

(نوٹ) اب یہ روایتیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ : "میں نے معراج میں خدا کو جوان خوبصورت آدمی کی شکل میں دیکھا"، قرآن کی آیتوں کے قطعی خلاف ہے۔ اِس لیے یہ روایت قابلِ قبول ہی نہیں۔ خود جناب رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ : "میری جو حدیثیں تمھیں ملیں کہ جو قرآن کے خلاف ہوں، اُن کو دیوار پر دے مارو" یعنی : ایسی تمام حدیثیں جھوٹی گھڑی ہوئی ہیں۔ اِس لیے کہ

www.drhasanrizvi.org

——— رسول اکرمؐ کبھی قرآن کے خلاف کچھ نہیں فرماتے تھے۔ ایسی

——— تمام جھوٹی حدیثیں پیشہ ور مُلّاؤں نے، لوگوں میں اپنی جھوٹی

——— مقبولیت اور پیسہ بٹورنے کے لیے گھڑی تھیں۔

* * *

✩ ایک شخص نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا: "آپؑ کس چیز کی عبادت کرتے ہیں؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی"

* اُس نے سوال کیا: "کیا آپؑ نے اُس کو دیکھا ہے؟"

* آپؑ نے فرمایا: "ہاں" لیکن اِن آنکھوں سے نہیں، بلکہ دِلوں (عقلوں) نے اُس کو دیکھا ہے، ایمان کی حقیقتوں کے ساتھ۔ (یعنی عقل اور دل کی آنکھوں سے خدا کو دیکھا جا سکتا ہے بشرطیکہ انسان اُس کو ماننے پر آمادہ ہو۔) خدا قیاس و گمان سے نہیں پہچانا جاتا۔ اور نہ اِدراک سے محسوس کیا جا سکتا ہے، اور نہ خدا لوگوں سے مشابہ ہے۔ اُس کی تعریف و توصیف اُس کی نشانیوں سے کی جا سکتی ہے، اور وہ اپنی علامتوں سے پہچانا ہوا ہے۔ وہ اپنے حکم دینے میں ظلم نہیں کرتا۔ یہ ہے اللہ جس کے سوا کوئی خدا لائقِ عبادت نہیں۔"

* یہ سُن کر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ: اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنے پیغام پہنچانے کے کام کو کہاں قرار دے۔ (کارِ رسالت کس کو سونپے)؟

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام علی رِضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:
"جب میں مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، تو جبرئیل نے نے مجھے ایسی جگہ پہنچایا، جہاں خود جبرئیل کے قدم بھی کبھی نہ جا سکے تھے۔ پس، پردہ ہٹایا گیا اور خدا نے اپنی عظمت کے نور میں سے جتنا چاہا دکھادیا۔"
(یعنی: خدا نے اپنی ذات کو نہیں، اپنے عظیم نور کا کوئی جلوہ دکھایا)

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"اللہ کا یہ فرمانا: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ"
یعنی: "خدا کو نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں۔"
اِن الفاظ سے مراد یہ ہے کہ انسان کا وہم و گمان، خیال و ادراک اُس کی ذات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ کیا تم نے خدا کی اس آیت پر غور نہیں کیا:- "تمھارے پاس تمھارے مالک کی طرف سے بصیرتیں آچکی ہیں۔"
★ اِن بصیرتوں سے مراد آنکھوں سے دیکھنا نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے فرمایا
★ "فمن بصر فلنفس"
یعنی: "جس نے غور و فکر کیا، اُس نے خود اپنے کو فائدہ پہنچایا۔"
یہاں دیکھنے سے مراد آنکھوں سے دیکھنا نہیں ہے (بلکہ عقل و فکر سے دیکھنا ہے)
اسی طرح فرمایا: "فَمَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا۔" یعنی: جو اندھا

www.drhasanrizvi.org

ہوگیا تو اُس کا نقصان بھی خود اُس کو ہوگا۔" اِس سے مراد بھی آنکھوں سے اندھا ہونا نہیں ہے۔ بلکہ عقل کا احاطہ کرنا مراد ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: فلان بصیر بالشعر یعنی: فلاں شخص فنِ شعر میں بڑی بصیرت رکھتا ہے۔ اور فلاں شخص علمِ فقہ میں بصارت رکھتا ہے۔ فلاں، روپیہ پیسہ کے معاملے میں بڑی بصارت رکھتا ہے۔ فلاں شخص کپڑوں کے سلسلے میں بڑی بصارت رکھتا ہے۔ غرض اللہ اِس بات سے بہت بڑا ہے کہ آنکھ اُسے دیکھ سکے۔"

(نوٹ) غرض آیت میں بصارت سے مراد بصیرت۔ یعنی فہم و علم سے غور و فکر کرنا ہے۔ آنکھوں سے دیکھنا مراد نہیں۔ بقول اقبال:

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب ★ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اے ابوہاشم! فکر و عمل کی آنکھ، اِن ظاہری آنکھوں سے کہیں زیادہ گہری دیکھ سکتی ہیں۔ تم نے اپنے فکر و خیال کے ذریعہ سندھ، ہندوستان اور ان شہروں کا بھی ادراک کر لیا جہاں تم خود گئے نہیں، اور جن کو تم نے ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ پس جب عقل و فکر تک خدا کی ذات کو نہیں سمجھ سکتے، تو بھلا کس طرح یہ (ظاہری کمزور) آنکھیں خدا کو دیکھ سکتی ہیں۔"

(نوٹ) ؎ کتھے مہر علی، کتھے ذات تیری
گستاخ اکھیاں، کتھے جا لڑیاں

یعنی: مہر علی کی کیا حیثیت اور کہاں طاقت، بھلا میری یہ گستاخ آنکھیں خدا جیسی پاک

www.drhasanrizvi.org

اور عظیم ہستی کو دیکھنے کی کوشش کریں۔!؟

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدا کی ذات نہ تو حواس سے محسوس ہوتی ہے اور نہ عقل و دل اُس کی ذات کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ خدا نہ تو کوئی آواز ہے کہ کان اُس کا ادراک کر سکیں، نہ کھانے پینے کی چیز ہے کہ زبان اُس کا ادراک کر سکے۔ نہ وہ چھونے کی چیزوں میں سے ہے کہ چھونے کی قوّت اُس کا ادراک کر سکے۔ اور نہ دل و دماغ میں اُس کی حقیقت سما سکتی ہے کیونکہ دل و دماغ کا تعلّق بھی اُنھی چیزوں سے ہو سکتا ہے جو فضا میں بظاہر موجود ہوں۔"

ع اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
از ہر چہ گفتہ ایم و شنیدہ ایم و خواندہ ایم

یعنی: "اے وہ ذات جو ہمارے خیال، قیاس، گمان اور وہم سے بہت بلند ہے۔ ہر اُس چیز سے بہت بلند و برتر ہے کہ جو ہم نے اُس کے بارے میں کہی ہے، سُنی ہے، یا پڑھی ہے۔"

* * *

خدا کے لیے کوئی ایسی صفت نہ بیان کی جائے جو اُس نے اپنے لیے نہیں بیان فرمائی

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

"خدا کی ذات اُس سے بلند ہے کہ کوئی چیز اُس جیسی ہو۔ وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ جو خدا کے غلط اوصاف بیان کرتے ہیں، اور خدا کو اُس کی مخلوق جیسا سمجھتے ہیں۔ وہ از خود خدا کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں۔ یہ جان لو کہ خدا کے بارے میں صحیح مذہب صرف وہی ہے، جو قرآن نے خدا کی صفات کی شکل میں بیان کیا ہے۔ بطلان (یعنی خدا کا نہ ہونا' اور تشبیہ (یعنی) خدا کا کسی چیز سے مشابہ ہونا' ان دونوں باتوں کو خدا سے دور رکھو۔ نہ خدا کی بیان کی ہوئی اُس کی صفتوں کا انکار کرو، اور نہ خدا کو اُس کی مخلوق سے تشبیہ دو۔ خدا کی ذات ثابت اور موجود ہے۔ اور بہت بلند ہے اُن صفات سے جن کو لوگ خدا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ قرآن سے ہرگز آگے نہ بڑھو، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے' وہ بھی قرآن کے بتانے کے بعد۔"

* * *

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے لکھا:

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت زیادہ بلند' اعلیٰ اور عظیم ہے اس سے کہ کوئی اُس کی کسی صفت کی حقیقت تک پہنچ سکے۔ پس خدا کی وہی تعریف کرو جو اُس نے اپنے آپ اپنے لیے خود بیان فرمائی ہے۔ اس کے سوا کچھ بیان کرنے سے بچو۔"

* * *

★ سہل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو سن ۲۵۵ ہجری میں لکھا کہ: اے میرے سردار! ہمارے ساتھی توحید

www.drhasanrizvi.org

کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ "وہ جسم ہے۔" کچھ کہتے ہیں کہ وہ صورت ہے۔"

* حضرت امام علیہ السّلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا:

"تم نے توحید کے بارے میں سوال کیا ہے۔ جو صورتیں تم نے بیان کیں، اُن سے الگ رہو۔ اللہ ایک (یکتا) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، اور نہ اُس کو کسی نے جنا، اور کوئی اُس کے برابر ہمسر یا مشابہ نہیں ہے۔ وہ جس طرح کا چاہتا ہے جسم پیدا کرتا ہے، مگر خود جسم نہیں۔ جیسی صورت چاہتا ہے بناتا ہے، مگر وہ خود صورت نہیں۔ اُس کی ثناء و تعریف بہت زیادہ ہے۔ اُس کے نام پاک و پاکیزہ ہیں۔ وہ اِس بات سے بالکل بری ہے کہ کوئی اُس سے مشابہ ہو۔ اُس کی مثل کوئی نہیں۔ وہ ہر چیز سنتا اور دیکھتا ہے۔"

* * *

خدا کے جسم و صورت کی نفی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"پاک ہے وہ اللہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے؟ کوئی معبود اُس کے سوا نہیں۔ اُس کی کوئی مثل نہیں۔ وہ ہر چیز سنتا اور دیکھتا ہے۔ نہ اُس کی کوئی حد ہے اور نہ وہ محسوس ہوتا ہے۔ آنکھیں اور حواس اُس کو کبھی نہیں پا سکتے۔ نہ کوئی چیز اُس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ نہ وہ جسم ہے، نہ

www.drhasanrizvi.org

صورت۔ نہ اُس کے لیے کوئی خط ہے، نہ حد۔"

★ ★ ★

★ محمد ابن حکیم نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے یہ مشہور قول بیان کیا کہ: "خدا ایک خوبصورت جوان ہے۔"
حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کسی چیز سے مشابہ نہیں۔"

★ ★ ★

خدا کی صفاتِ ذات

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدائے بلند و بالا ہمیشہ سے ہمارا مالک ہے۔ اُس کا علم ذاتی ہے مگر وہ ہمارا جانا ہوا نہیں۔ اُس کا سُننا اُس کی ذات کی صفت ہے۔ مگر وہ (براہِ راست) سُنا ہوا نہیں۔ دیکھنا اُس کی ذات کی صفت ہے۔ مگر وہ دیکھا ہوا نہیں۔ قدرت اُس کی ذات (کی صفت) ہے مگر قدرت دیا ہوا نہیں۔"
(نوٹ) یعنی خدا کی تمام صفات اُس کی عینِ ذات ہیں۔ اُس کی ذات سے زائد نہیں۔ اور خدا کی صفات ہماری صفات جیسی نہیں، کہ ہماری صفات ہم پر عارضی طور پر عارض ہوئی ہیں۔ ہم پہلے جاہل تھے، پڑھ لکھ کر عالم بنے۔ پہلے بچے تھے، پھر بڑے ہوئے وغیرہ خدا کی تمام صفات اُس کی ذات کی صفات ہیں جو ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ (مؤلف)

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ اُس وقت بھی تھا جب اُس کے سوا کوئی چیز نہ تھی۔ اور وہ ہمیشہ سے عالم ہے، ہر اُس چیز کا جو ہوگی۔ اللہ کا علم، علم کے پیدا ہونے سے پہلے بھی اسی طرح تھا جیسا کہ پیدا کرنے کے بعد ہے۔"

* * *

★ حضرت امام علی بن موسیٰ الرِّضا علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

"اللہ تمام چیزوں کا ہمیشہ سے علم رکھنے والا ہے، اُن کی خِلقت سے پہلے بھی اللہ کا علم تمام چیزوں کے بارے میں ویسا ہی تھا، جیسا اُن کو پیدا کرنے کے بعد ہے۔"

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

* آپؑ نے فرمایا: "اللہ ایک (یکتا) ہے، اللہ بے نیاز ہے صرف ایک معنی میں، بہت سے معنی میں نہیں۔" (یعنی اُس کی الگ الگ ذاتیں نہیں)

* (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کی کہ: "عراق کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا سُنتا ہے کسی اور چیز سے، اور دیکھتا ہے کسی اور چیز سے۔"

* آپؑ نے فرمایا: "وہ جھوٹے ہیں۔ خدا کو مخلوق کے مشابہ بنانے والے ہیں۔ خدا ایسا نہیں ہے۔"

(نوٹ) اللہ ایسا نہیں ہے یعنی وہ بغیر کسی آلہ کے سُنتا، دیکھتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

—— جس قدرت اور نفس سے سنتا ہے اُس سے دیکھتا ہے،
—— جو چیز بھی ہماری عقل میں اُس کی ذات کے بارے میں
—— آتی ہے، خدا اُس سے بہت بلند ہے۔

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
" خدا اپنے نفس سے سنتا ہے اور اپنے نفس (ذات) ہی سے دیکھتا ہے، بغیر کسی عضو کے۔ اِس سے یہ مراد بھی نہیں ہے کہ خدا اور ہے اور اُس کا نفس اور ہے۔

غرض وہ اپنے کُل سے سُنتا ہے، مگر وہ ایسا کُل بھی نہیں ہے کہ جس کا جُزو الگ ہو۔ میرا مقصد اُس کُل سے یہ ہے کہ خدا سننے دیکھنے والا ہے۔ ہر بات کا جاننے والا ہے، بلا اختلافِ ذات و معنی۔"

٭ ٭ ٭

خدا کا ارادہ اور اُس کے تمام صفاتِ فعل

٭ حضرت ابوعبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ: "اللہ ہمیشہ سے عالم و قادر تھا۔ پھر اُس نے ارادہ فرمایا۔"

(نوٹ) یعنی خدا کا علم و قدرت اُس کی ذاتی صفات ہیں، جو
—— ہمیشہ سے ہیں۔ البتہ خدا کا ارادہ فرمانا یہ خدا کی صفت فعل
—— ہے۔ جب اُس نے کچھ کرنا چاہا تو ارادہ فرمایا۔ اور وہ چیز ہو گئی۔

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

"خدا نے سب سے پہلے اپنی مشیّت کو (ارادہ کو) پیدا فرمایا پھر اُس ارادے سے تمام اشیاء کو پیدا کیا۔"

★ ★ ★

★ حضرت ابو جعفر (امام محمّد باقر علیہ السلام) سے کسی نے دریافت کیا:

"خدا کا فرمانا: وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ"

یعنی: "جس پر میرا غضب اُترا وہ برباد ہوا"

"یہاں خدا کے غیظ و غضب سے کیا مراد ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کے غیظ و غضب سے مراد ہے خدا کا عذاب۔ اے عمر! کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ خدا ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہتا ہے؟ تم نے مخلوق کی صفت کو خدا سے موصوف کیا۔ خدا کو کوئی چیز غصّہ میں نہیں لاتی کہ اُس کی حالت بدل جائے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدا ایک (یکتا) ہے ذات کے لحاظ سے بھی اور یکتا ہے معنی کے لحاظ سے بھی۔ اُس کی خوشی، اُس کا ثواب عطا کرنا، اور اُس کی ناراضگی یا غصّہ اُس کا عذاب نازل کرنا ہے، بغیر اس کے کہ کوئی چیز (مثل غصّہ، ناراضگی وغیرہ) اُس میں داخل ہو کر اُسے ہیجان میں لائے، اور اس طرح اُسے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کر دے۔ کیونکہ ایسا ہونا مخلوق کی صفت ہے

www.drhasanrizvi.org

عاجزوں، محتاجوں کی صفت ہے۔"

* * *

اسماءِ الٰہی کے معنی و مطالب

★ عبداللہ ابنِ سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا:

آپؑ نے فرمایا: "ب" سے مراد "بھا" (یعنی خدا کا ہر چیز پر غالب ہونا ہے)۔ "س" سے مراد "سنا" (یعنی خدا کا ہر چیز سے بلند ہونا ہے) اور "م" سے مراد "مجد اللہ" (یعنی: خدا کا بزرگ برتر یا بادشاہ ہونا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک "م" سے مراد اللہ کا مالک" ہونا ہے۔

غرض اللہ ہر چیز کا معبود اور خدا ہے اپنی مخلوق پر۔۔۔۔

رحمٰن (یعنی) رحم کرنے والا ہے اور خاص طور پر مومنین پر رحم کرنے والا رحیم ہے۔"

* * *

★ ہشام بن الحکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے ناموں کے اشتقاق کے بارے میں دریافت کیا۔؟

آپؑ نے فرمایا: "اللہ" مشتق ہے "اِلٰہ" سے جس کے معنی خدا اور معبود (یعنی) جس کی عبادت کی جائے۔ اللہ کے لفظ کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے۔ دوسرے یہ کہ اسم (نام) "مسمّی"

www.drhasanrizvi.org

یعنی جس کا نام رکھا جائے، اس سے الگ ہوتا ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ کر نام کی عبادت کی، اُس نے کفر کیا اور حقیقتاً کسی چیز کی بھی عبادت نہ کی۔ اور جس نے نام اور معنی دونوں کی عبادت کی اُس نے شرک کیا۔ اور جس نے صرف معنی کی عبادت کی، تو یہ توحید (کی عبادت) ہے۔

* * *

★ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے "اللہ" کے معنی دریافت کیے۔؟

آپؑ نے فرمایا: "اللہ" کے معنی یہ ہیں کہ "وہ ہر چیز پر غالب ہے، خواہ وہ چیز کتنی ہی گہری، بڑی یا عظیم ہی کیوں نہ ہو۔"

* * *

★ عباس بن بلال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی ابن موسیٰ الرِّضا علیہ السلام سے اِس آیت "اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ"
(یعنی: "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے")

کے بارے میں دریافت کیا؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کی ہدایت کرنے والا ہے۔" (یعنی اُن کو منزلِ مقصود و کمال تک پہنچانے والا ہے۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے اللہ اکبر کہا: حضرت امام علیہ السلام نے دریافت فرمایا: "اللہ

www.drhasanrizvi.org

کس سے بڑا ہے۔؟

اُس نے عرض کی: "ہر چیز سے"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اس طرح تو تم نے اللہ کی بڑائی پر حد قائم کر دی۔"

اُس نے دریافت کیا: "پھر کیا کہوں"؟

آپؑ نے فرمایا کہ: یہ کہو: "اللہ بڑا ہے اس بات سے کہ اُس کی تعریف و توصیف کی جائے۔"

یعنی: (سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ)

* * *

★ ہشام بن الحکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ع سے "سبحان اللہ" کے معنی دریافت کیے؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اس کے معنی یہ ہیں کہ: خدا کو ہر اُس چیز سے پاک مان لینا جو اُس کی لائق نہ ہو۔"

* دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ "سبحان اللہ" کے معنی اللہ کی ذات کو (مخلوق کی صفات سے) منزّہ اور پاک ماننا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" خدا "لطیف" ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی چیز سے مشابہت

www.drhasanrizvi.org

نہیں رکھتا۔ اور یہ کہ اُس کی ذات کو سمجھا نہیں جاسکتا۔ یعنی اُس کی حقیقت معلوم کرنے میں عقل ڈوب کر رہ گئی یعنی عقل اس کا ادراک نہیں کرسکتی ... ہمارے ہاں لطافت کے معنی چھوٹائی اور کمی یا دُبلاپن کے ہیں۔ مگر خدا کے ہاں یہ معنی نہیں۔ پس اسم ایک ہے مگر معنی مختلف۔

* "خَبِیر" کے معنی یہ ہیں کہ کوئی چیز اُس سے چھپی ہوئی نہ ہو اور نہ اُس کے قبضے سے نکل سکے۔ پھر اُس کی اِس صفت کا تعلق نہ تجربے سے ہے اور نہ اعتبار سے۔ پھر یہ کہ اللہ ہمیشہ سے "خبیر" ہے یعنی علم رکھنے والا ہے ہر اُس چیز کا جو اُس نے پیدا کی۔ جبکہ آدمی کو "خبیر" کہا جاتا ہے جب وہ "خبر" (علم) حاصل کرتا ہے دوسروں سے۔ پس لفظ ایک ہے، مگر معنی مختلف ہیں۔

* خدا "ظاہر" ہے۔ اِس معنی میں نہیں کہ وہ تمام عالم کی چیزوں پر بلند ہوا یا سوار ہو کر اُن کے اوپر کے حصے پر چڑھ کر چوٹیوں پر پہنچ گیا۔ بلکہ خدا "ظاہر ہے" کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمام چیزوں پر اپنی قدرت سے غالب ہے۔
نیز یہ کہ اُس پر کوئی چیز مخفی (چھپی ہوئی) نہیں۔ (کیونکہ) وہ ہر اُس چیز کا انتظام کرنے والا ہے جس کو اُس نے پیدا کیا ہے۔

* خدا "باطن" ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کسی کے اندر ڈھکا ہوا ہے۔ بلکہ اِس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمام چیزوں کے اندرونی حالات کو اپنے علم اور تدبیر کے ذریعے جانتا ہے۔ (اور اُن کا بندوبست کرتا ہے۔)

* خدا "قاہر" ہے۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نہ اعضاء سے کام لیتا ہے

www.drhasanrizvi.org

نہ یہ معنی ہیں کہ اُس کو تکان محسوس ہوتی ہے۔ نہ یہ معنی ہیں کہ وہ حیلہ یا مکر سے کام لیتا ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی تمام مخلوق خدا کے سامنے ذلیل و مغلوب ہے۔ کسی کی طاقت نہیں کہ خدا کے کسی ارادے کو روک دے۔ یا ایک لمحہ کے لیے بھی خدا کی حکومت سے باہر نکل جائے (اس لیے) جب وہ کہتا ہے کہ: "ہوجا" پس ہر چیز فوراً ہو جاتی ہے۔

غرض تمام اسماءِ الٰہیہ میں یہی صورت ہے کہ الفاظ ایک ہیں مگر معنی مختلف ہیں۔ (ہمارے لیے وہ لفظ دوسرے معنی میں آتا ہے، اور خدا کے لیے دوسرے معنی میں۔)

★ ★ ★

توحید کی تاویل و تشریح

★ جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے "توحید" کے بارے میں دریافت کیا۔

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ کے تمام نام مبارک ہیں۔ انہی ناموں سے خدا کو پکارا جاتا ہے لیکن اُس کی ذات کی حقیقت اُن ناموں سے بھی بہت بلند و برتر ہے۔ وہ اکیلا ہے اپنی توحید میں، بے مثل ہے اپنی یکتائی میں۔ پھر اُس نے مخلوق کے لیے بھی وحدت (یعنی ایک ہونے) کو جاری کیا۔ مگر (حقیقی معنی میں) صرف خدا ایک ہے۔ ہر چیز اُس کی محتاج ہے۔ اُس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ ہر چیز خدا کی غلامی یا اطاعت کرتی ہے۔ خدا کا علم ہر چیز پر غالب ہے۔

www.drhasanrizvi.org

★ اَللّٰہُ الصَّمَدُ : یعنی "اللہ بے نیاز ہے"۔

" مصمود " کے لغت میں معنی اُس ذات کے ہیں جس کی طرف جانے کا قصد و ارادہ کیا جائے۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام کا شعر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

"جب لوگ جُمرہ کا قصد (مصمود) کرتے ہیں، تو اُس پر کنکر مارتے ہیں"۔

★ ایک عہدِ جاہلیت کے شاعر کے شعر کا ترجمہ ہے کہ:

"مجھے اِس بات کا گمان بھی نہ تھا کہ اللہ کے گھر کا قصد (مصمود) کیا جائے گا، جو مکہ کے اطراف میں ہے"۔

★ غرض "صمد" کے معنی یہ ہیں کہ: اللہ وہ ذات ہے کہ: تمام جنّات (ملائکہ) انسان اپنی اپنی حاجتوں میں اُسی کی طرف توجّہ یا ارادہ کرتے ہیں۔ اِسی کا قصد کرتے ہیں۔ اور سختیوں میں بھی اُسی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اُس کی رحمتوں اور نعمتوں کے برقرار رہنے کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اور اُسی سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اُن کو مصیبتوں سے دور رکھے"۔

(اِن تمام مقاصد کے لیے ساری کائنات خدا ہی کی طرف رُجوع کرتی ہے۔ ایسی ہی ذات کو مصمود کہتے ہیں اور اس صفت کو صمد کہتے ہیں)

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

حرکت یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سامنے اُن لوگوں کا ذکر آیا جو یہ کہتے ہیں کہ خدا سب سے نیچے والے آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے۔

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا، نہ اُترتا ہے اور نہ اُسے اُترنے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک کسی چیز کو دیکھنے (یا سننے) کا تعلق ہے، خدا کے لیے نزدیک اور دور سب برابر ہے۔ نہ کوئی قریب کی چیز خدا سے دور ہے، اور نہ کوئی دور کی چیز اُس کے لیے دور ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں، بلکہ ہر چیز اُس کی محتاج ہے۔ وہی صاحبِ قوّت ہے اور اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔"

(دور ہونا یا قریب ہونا مخلوقات کے لیے ہیں خالق کے لیے نہیں)

★ ★ ★

★ (عظیم فلسفی اور منکرِ خدا) ابنِ ابی عوجاء نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: "کیا آپ خدا کو غائب کہتے ہیں"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا کو کیسے غائب کہا جا سکتا ہے جبکہ وہ ہر وقت اپنی مخلوق کے ساتھ موجود ہے۔ وہ گردن کی شہ رگِ زندگی سے بھی زیادہ ہم سے قریب ہے، ہمارا کلام سنتا اور تمام مخلوقات کے وجود کو دیکھتا ہے، اُن کے تمام رازوں کو جانتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

★ ابنِ ابی عوجا نے پھر سوال کیا: "اگر خدا ایسا ہے تو پھر جب وہ آسمان میں ہوگا، تو زمین میں کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جب زمین پر ہوگا، تو آسمان پر کیسے ہو سکتا ہے؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ تو مخلوق کی صفت ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں تو پہلی جگہ اُن سے خالی ہو جاتی ہے۔ پھر اُنھیں یہ خبر بھی نہیں رہتی کہ پہلی جگہ کا کیا حال ہے؟ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ لیکن اللہ کی یہ شان نہیں۔ اُس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ اور نہ وہ کسی جگہ کے اندر سمایا ہوا ہے، اور نہ وہ کسی جگہ سے دوسری جگہ کے مقابلے میں زیادہ قریب ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

"اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے۔ اُس کو ہر چیز کا بہترین اندازہ ہے۔ اُس سب سے نیچے والے آسمان میں ہونا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ وہ عرش پر ہے۔ کیونکہ اُس کے لیے تمام چیزیں علم و قدرت، ملک و احاطہ کے اعتبار سے بالکل برابر ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ: "خدا کی اس آیت: "عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی" (خدا عرش پر مستوی ہوا۔) کے کیا معنی ہیں؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ ہر چیز پر غالب ہے، مگر

www.drhasanrizvi.org

کوئی چیز کسی دوسری چیز کے مقابلے میں اُس سے قریب تر (یا دور) نہیں۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس شخص نے خدا کے لیے یہ خیال کیا کہ خدا کسی چیز سے (بنا) ہے اُس نے خدا کو حادث (بعد میں پیدا ہونے والا) سمجھا۔ اور جس نے کہا کہ خدا کسی چیز میں ہے، اُس نے خدا کو محدود سمجھا۔ اور جس نے کہا کہ خدا کسی چیز پر ہے تو اُس نے خدا کو ایسی چیز بنا دیا جو اٹھائی جائے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا نہ کسی چیز سے گھرا ہوا ہے، نہ رُکا ہوا ہے، اور نہ کوئی چیز اُس سے آگے بڑھ سکتی ہے۔"

* * *

عرش و کُرسی

✪ امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ: اِس کا کیا مطلب ہے کہ (خدا نے فرمایا)

"خدا کے عرش کو قیامت کے دن آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوں گے۔"؟

* آپؑ نے ارشاد فرمایا: "عرش سے مراد ایسی مخلوق ہے جسے خدا نے اپنے چار انوار سے پیدا کیا ہے۔"

* اُس نے سوال کیا: "اللہ کہاں ہے"؟

* آپؑ نے ارشاد فرمایا: "وہ یہاں بھی ہے، وہاں بھی۔ اوپر بھی ہے، نیچے بھی۔ وہ ہمیں اپنے علم و قدرت سے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر جگہ ہمارے

www.drhasanrizvi.org

ساتھ ساتھ ہے۔ جیسا کہ اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ :

" جہاں تین آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں، وہاں چوتھا خدا ہوتا ہے اور جہاں پانچ آدمی ہوتے ہیں، وہاں چھٹا خدا ہوتا ہے۔ اس سے کم ہوں یا زیادہ خدا ہر جگہ اُن کے ساتھ ساتھ ہے۔"

اور "کرسی" (سے مراد خدا کا علم ہے جو) تمام زمین اور آسمانوں کا احاطہ کیے ہوئے اور اُن تمام چیزوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے جو اُن کے درمیان ہیں، اور اُس کو بھی جو زمین کو کھینچے ہوئے ہے۔ وہ ہر چیز کے چھپے ہوئے بھیدوں کو جانتا ہے۔ یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ : " گھیر رکھا ہے اُس کی کرسی (علم واقتدار) نے تمام آسمانوں اور زمین کو، ان دونوں کی حفاظت اُس کو تھکاتی نہیں، اور وہ بہت بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔"

حاملانِ عرش (یعنی) عرش کو اُٹھانے والیوں سے مراد "علماءِ دین" ہیں، جو علومِ الٰہیہ کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔" (اولین مراد انبیاء اور ائمہ اہلبیت ہیں)

* * *

☆ حضرت امام ابوالحسن (علیؑ ابن موسیٰؑ الرضا) علیہ السلام سے روایت ہے کہ : " عرشِ الٰہی نام ہے خدا کے علم وقدرت کا۔"

* یہ سن کر ابو قرہ نے اعتراض کیا کہ : یہ معنی تو اس روایت کی سراسر تکذیب ہے کہ : " جب خدا کو غصہ آتا ہے تو اُس کا وزن حاملان عرش کے کاندھوں کو محسوس ہونے لگتا ہے۔ اور وہ سجدے میں گر جاتے ہیں۔ اور جب خدا کا غصہ ختم ہو جاتا ہے تو عرش کا وزن ہلکا ہو جاتا ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

٭ حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا:

"مجھے بتاؤ، اللہ نے جب ابلیس پر لعنت کی ہے کیا اُس وقت سے وہ اُس سے کبھی راضی ہوا؟ اِس سے معلوم ہوا کہ خدا اُس وقت سے لے کر اب تک ابلیس پر غصّے میں ہے۔ تو کیا ملائکہ اُس کا وزن محسوس کر کے سجدوں میں ہی پڑے رہتے ہیں؟

٭ اے ابوقرہ! تم نے کیسے جرأت کی کہ اپنے رب کو ایسی تغیر کے ساتھ موصوف کرو کہ وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے۔ گویا مخلوق کی سی کمزوریاں اُس میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جبکہ اللہ بلند و برتر ہے ان تمام (کمزوریوں) سے۔ وہ بدلنے والوں کے ساتھ بدلتا نہیں، ہر چیز اُس کے قبضہ، قدرت میں ہے۔ سب اُس کے محتاج ہیں اور وہ اپنے ماسوا سے بے پرواہ ہے۔" (یعنی کسی کا محتاج نہیں)

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"کرسی" میں ہر چیز داخل ہے خواہ وہ زمین کی کوئی چیز ہو، یا آسمان کی کوئی چیز ہو۔"

دوسری جگہ فرمایا: "کرسی" میں تمام آسمان، زمین اور عرش، حتّی کہ ہر ہر چیز سمائی ہوئی ہے۔ (کیونکہ کرسی سے مراد خدا کی قدرت اور علم ہے)

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

"حاملانِ عرش آٹھ ہیں۔ چار ہم میں سے ہیں اور چار وہ ہیں جن کو اللہ نے چاہا۔"

تشریح: تفسیر قمیؒ میں ہے کہ پہلے چار سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی و حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ اور آخری چار سے مراد حضرت ابراھیم ؑ نوح و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔

(مطلب یہ ہوا کہ یہی آٹھ اولین معنی میں علمِ خدا کے اٹھانے والے ہیں)

* * *

روح کا بیان

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا گیا (خدا نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں فرمایا ہے) "وَ رُوحٌ مِّنْهُ" (یعنی حضرت عیسیٰؑ روح تھے خدا کی طرف سے)

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: روح خدا کی پیدا کی ہوئی (مخلوق) ہے جس کو خدا نے حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ میں پیدا کیا۔"

* * *

★ محمد بن سلیم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے معنی دریافت کیے (جو اللہ نے حضرت آدمؑ کے بارے میں فرمایا ہے کہ:) "... نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي" یعنی

www.drhasanrizvi.org

میں نے آدمؑ میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"روح ہوا کی طرح متحرک ہے۔ اسی لیے اس کا نام روح رکھا گیا ہے۔ پھر خدا نے روح کو اپنی ذات کی طرف نسبت دی (فرمایا اپنی روح میں سے پھونکا) یہ اس لیے کہا کہ خدا نے اس روح کو خود چن لیا تھا۔ جس طرح خدا نے تمام گھروں میں سے ایک گھر (کعبہ) کو چنا۔ اور تمام رسولوںؑ میں سے ایک رسول ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خلیل (دوست) چنا۔ لیکن یہ سب (ارواح) مخلوق ہیں۔ حادث ہیں۔ (یعنی ہمیشہ سے نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوئی ہیں) ان سب کی تربیت کی جاتی ہے اور تدبیر کی جاتی ہے"۔ (یعنی خدا ان کا رب ہے جو ان کو پالتا ہے اور ان کی ترقی کے لیے تدبیر فرماتا ہے غرض یہ تمام ارواحِ عالیہ خدا کی مخلوق اور محتاج ہیں، نہ خدا ہیں، نہ خدا کے شریک ہیں۔ خدا کے بندے اور مخلوق ہیں، مگر خدا کی اطاعت میں کامل نہیں۔

معرفتِ الٰہی

* * *

☆ امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا:

"حمد و تعریف اُس خدا کے لیے ہے، جو ایک 'یکتا' یگانہ تنہا، اور بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی چیز سے بنا ہے، اور نہ کسی مادّے سے خلق ہوا ہے۔ خدا قدرتِ محض ہے۔ وہ تمام اشیاء سے الگ ذات ہے اور تمام اشیاء اُس سے الگ ہیں۔ خدا کی صفات کا ادراک نہیں ہو سکتا

www.drhasanrizvi.org

ہر تعریف اُس کی مثال بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اُس کی صفات بیان کرنے میں زبان والوں کی زبانوں کی طاقت گم ہو گئی۔ باریک سے باریک چھپی ہوئی باتیں بھی اُس سے چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ اندھیری راتوں کی ہر چیز اُس پر ظاہر ہے۔ آسمانوں کی بلندیوں سے لے کر زمین کی گہرائی تک وہ ہر ہر چیز کا محافظ اور نگہبان ہے۔ اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ زمانوں کا گذرنا اُس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ چیزوں کا بنانا اُس کو تھکاتا ہے،

اللہ وہ ہے کہ بلند سے بلند ہمّتیں (کوشش اور ارادے) اُس تک پہنچ نہیں سکتیں، اور نہ عقل و فہم کی گہرائیاں (اُس کی ذات کی حقیقت کو) پا سکتی ہیں۔ وہ کسی چیز میں داخل نہیں ہوتا کہ اُس کے لیے یہ کہا سکتا ہے کہ وہ فلاں چیز کے اندر ہے۔ اس کے باوجود وہ کسی چیز سے دور بھی نہیں۔ اِس لیے خدا کے لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فلاں چیز سے جدا ہے۔ اُس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اُسی کے بنانے نے ہر چیز کو مضبوط کیا ہے۔ خدا ہر چیز میں اپنے احاطۂ علم و تدبیر کے ذریعہ پایا جاتا ہے، مگر اس طرح نہیں کہ وہ اُن چیزوں سے گھرا یا ملا ہوا ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام ابوالحسن (علی ابنِ موسیٰ الرِّضا) علیہ السّلام نے فرمایا: "اے فتح! جو خدا کو خوش و راضی رکھتا ہے، وہ مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جس نے اپنے خالق کو ناراض کیا تو اللہ اُس

www.drhasanrizvi.org

مخلوق اُس پر مسلّط کرتا ہے جس سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی تعریف بس ویسی ہی کرنی چاہیئے جیسی خود اُس نے اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔ بھلا خدا کی تعریف کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اُس کی ذات کو سمجھنے سے ادراک و حواس سب عاجز ہیں فکر و خیال اُس کو پا نہیں سکتے۔ دل و دماغ میں آنے والے تصوّرات تک اُس کی حد بندی نہیں کر سکتے۔ بینائیاں یا آنکھیں اُس کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ تعریف کرنے والے جتنی بھی تعریفیں کریں، اُس کی شان اُس سے بہت بلند ہے۔ وہ باوجود قریب ہونے کے (عقل و فہم سے بھی) بہت دور ہے۔ (یعنی اُس کی ذات کو سمجھا نہیں جا سکتا) اور باوجود دور ہونے کے قریب ہے۔ (کہ ہمارے تمام اعمال اور ارادوں تک کو خوب جانتا ہے۔ غرض قریب اور دور ہونا اُس کے لیے نہیں۔ کیونکہ) وہ خود قُرب اور دوری کا پیدا کرنے والا ہے۔ (اِس طرح کی کیفیتیں اُس کے لیے نہیں کہ) وہ خود کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس کسی بھی کیفیت سے اُس کا کیا تعلق؟ (اُس کے لیے کوئی جگہ مقرّر نہیں کہ) وہ خود جگہ کا پیدا کرنے والا ہے، پس وہ کسی جگہ میں محدود کیوں ہو؟ اُس کے لیے نہ کوئی کیفیت ہے، نہ جگہ۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"تعریف ہے اُس خدا کے لیے کہ جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی حمد کا الہام کیا، اور اپنی ربوبیّت (مالکیّت) کی معرفت پر اُن کو

www.drhasanrizvi.org

پیدا کیا (یعنی خدا نے انسان کی فطرت میں یہ بات ڈال دی کہ اُس کا وجود یہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کا خالق، مالک اور پالنے والا کوئی ضرور ہے) خدا کی مخلوق اُس کے وجود کی دلیل ہے۔ اور اُس کی مخلوق کا حادث ہونا (یعنی ہمیشہ سے نہ ہونا) خدا کے ازلی ہونے کا ثبوت ہے۔ اور مخلوق کا ایک دوسرے سے مشابہ ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ خدا کے لئے کوئی مشابہت نہیں۔ خدا کی نشانیاں اُس کی قدرت کی گواہ ہیں۔ اُس کی صفات سے اُس کی ذات کا سمجھنا ممکن نہیں۔ آنکھوں سے اُس کو دیکھا نہیں جا سکتا۔ فکر و خیال اُس کا تصوّر یا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اُس کے ہونے کی مدّت نہیں، اُس کے بقاء کی کوئی حد نہیں۔ ہمارے حواس اُس کو پا نہیں سکتے۔ حجاب اُس کو روک نہیں سکتے..... وہ خالق ہے، مگر کسی حرکت کے ساتھ نہیں۔ وہ دیکھنے والا ہے مگر کسی عضو کے ساتھ نہیں، وہ حاضر ہے، مگر کسی چیز سے چھوا نہیں جا سکتا۔ وہ باطن ہے، مگر کسی چیز کے اندر نہیں۔ اُس کا ازلی ہونا عقلِ انسانی کے فہم سے باہر ہے۔ بڑی دور تک پہنچنے والی نگاہیں اور عقلیں بھی اُس کی ذات کی حقیقت تک پہنچنے سے عاجز ہیں۔ اُس کے وجود نے بڑی سے بڑی تیز اڑنے والی عقلوں کی پرواز کو بیکار بنا دیا ہے۔

پس جس نے مخلوق کی صفتوں سے خدا کو متصف کیا، اُس نے حد مقرّر کر دی (کیونکہ مخلوق کی ہر صفت کی کوئی حد ضرور ہے) اور جس نے خدا کے لیے حد بندی کی، اُس نے خدا کی عظمت کو شمار کر لیا، اور جس نے

www.drhasanrizvi.org

خدا کی عظمت کو شمار کر لیا' اُس نے خدا کی اوّلیت کو باطل سمجھا۔ جس نے خدا کے لیے یہ پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ اور کیسے بنا ہے؟ اُس نے خدا کو اُس کی مخلوق جیسا سمجھا۔ جس نے کہا کہ خدا کس چیز میں ہے؟ اُس نے خدا کو (محدود کر کے) کسی چیز کے درمیان لے لیا۔ اور جس نے کہا کہ خدا کس چیز پر ہے؟ وہ خدا سے جاہل رہا۔ اور جس نے کہا کہ خدا کہاں ہے؟ اُس نے دوسری جگہ کو خدا سے خالی چھوڑ دیا۔ جس نے کہا کہ خدا کیا ہے؟ اُس نے خدا کی ذات کی تعریف و توصیف کرنی چاہی (جو محال ہے) جس نے پوچھا کہ خدا کہاں تک ہے؟ اُس سے خدا پر حد قائم کر دی۔

خدا عالم تھا جبکہ کوئی چیز نہ تھی جسے معلوم کیا جائے۔ وہ خالق تھا جبکہ کوئی مخلوق نہ تھی۔ وہ اُس وقت بھی رب (پالنے والا مالک) تھا جب کوئی مربوب نہ تھا۔ اِس طرح ہمارے رب کا وصف بیان ہوتا ہے جبکہ خدا کی ذات تمام وصف بیان کرنے والوں کے بیان کیے ہوئے اوصاف سے بلند و بالا ہے۔"

★ ★ ★

نادر احادیث

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: " كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ "۔

یعنی: "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوا خدا کے چہرے کے۔"

کے بارے میں فرمایا: "خدا کے چہرے سے مراد وہ راستہ ہے جس سے خدا کی طرف آیا جاتا ہے۔ اور جس کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اطاعت ہے حضرت محمدؐ کی۔

www.drhasanrizvi.org

یہی وہ چہرہ ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا۔ جیسا کہ خود خدا نے فرمایا:
"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہی وہ مثانی (دو دفعہ اترنے والا سورۂ حمد کی حقیقت) ہیں۔ جو خدا نے اپنے نبی کو دی ہے۔ ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہی "وَجہُ اللہ" (یعنی) اللہ کا چہرہ ہیں جن سے اللہ کی طرف توجّہ کی جاتی ہے۔ ہم ہی "عَینُ اللہ" ہیں ("اللہ کی آنکھ ہیں مخلوق پر۔") ہم ہی خدا کی رحمت کا اُس کے بندوں پر کھلا ہوا ہاتھ (یَدُاللہ) ہیں۔ جس نے ہمیں پہچانا' اُس نے خدا کو پہچانا' اور جو ہم سے جاہل رہا' وہ (خدا سے) جاہل رہا۔ ہم ہی متقین کے امام ہیں۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اِس آیت: "وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی" یعنی: "اور اچھے اچھے نام خدا کے لیے ہیں۔" کے متعلق فرمایا: "ہم ہی اللہ کے اسمائِ حسنیٰ ہیں۔ اس لیے ہمیں جانے پہچانے بغیر بندوں کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدا نے ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) کو پیدا کیا اور بہترین صورت

www.drhasanrizvi.org

عطا کی۔ ہم کو اپنے بندوں پر اپنی آنکھ قرار دیا۔ اپنی مخلوق پر اپنی بولتی ہوئی زبان بنایا، اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت کا وسیع ہاتھ قرار دیا۔ ہمیں خدا نے اپنا وجہ (یعنی) چہرہ قرار دیا۔ جس سے اُس کی طرف توجّہ کی جاتی ہے، اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا، جس سے اُس کی طرف آیا جاتا ہے۔

* ہم ہی خدا کے خزانے ہیں اُس کی زمین پر اور آسمانوں میں،
* ہماری ہی وجہ سے پھل پکتے ہیں،
* ہماری ہی وجہ سے نہریں جاری ہوتی ہیں، بادل برستے ہیں اور
* زمین پر سبزہ اُگتا ہے،
* ہماری عبادت کرنے ہی کی وجہ سے زمین پر عبادتِ خدا کی گئی،
* اگر ہم نہ ہوتے تو خدا کی عبادت نہ ہوتی۔ کیونکہ عبادت کرنے کا طریقہ اور سلسلہ ساری مخلوق نے حضرت محمّد و آلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی سے سیکھا اور اُن ہی کے ذریعہ خدا کو پہچانا، اور اُس کے دین کی تعلیمات کو جانا گیا۔''

⋆ ⋆ ⋆

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے خداوندِ عالم کی اِس آیت: '' فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا '' (یعنی) ''پس ہم نے افسوس کیا۔'' کے بارے میں فرمایا: '' خدا کا افسوس کرنا' ہمارے افسوس کرنے جیسا نہیں ہوتا۔ خدا نے اپنے کچھ اولیاء (دوستوں) کو خود پیدا فرمایا ہے۔ وہ

www.drhasanrizvi.org

راضی بھی ہوتے ہیں، اور غمگین بھی۔ مگر وہ خدا کے پیدا کیے ہوئے ہیں (خدا نہیں ہیں) خدا نے اُن کی مرضی یا راضی ہونے کو اپنا راضی ہونا قرار دیا ہے، اور اُن کے ناراض کرنے کو اپنا ناراض کرنا قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ وہی ہیں جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں، اور گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ اِسی وجہ سے وہ ایسے قرار دیے گئے ہیں۔ جیسا کہ خدا خود فرماتا ہے:

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اُس نے خدا کی اطاعت کی۔"

★ نیز ارشاد فرمایا:

"اے رسولؐ! جو لوگ تمھارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں، وہ اصل میں خدا کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔"

★ نیز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیعت لینے پر فرمایا:

"خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔"

پس ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ خدا نے اپنے اولیاءؑ کے کاموں کو اپنا کام قرار دیا ہے۔ پس یہی حال ہے خدا کے راضی ہونے یا ناراض ہونے کا۔ اگر رنج و افسوس کرنے کا تعلق اللہ کی ذات سے ہوتا تو خدا کی ذات میں (رنج و خوشی، راضی ہونے یا ناراض ہونے سے) تبدیلی لاحق ہوتی۔ اگر یہ تبدیلی ہوسکتی تھی تو اُس کے لیے موت بھی ہوتی۔ پھر پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے میں کوئی فرق باقی نہ رہتا۔ پھر قادر اور جس پر قدرت حاصل کی جائے۔ خالق، اور جس کو پیدا کیا

www.drhasanrizvi.org

جائے، وہ ایک جیسے ہو جاتے۔ جبکہ خدا اِن تمام باتوں سے بلند وبالا ہے ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہ تمام چیزوں کا بغیر اپنی کسی ضرورت کے پیدا کرنے والا ہے۔ جب خدا کے لیے حاجت نہیں تو پھر اُس کے لیے کوئی کیفیت بھی نہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

★ "ہم اللہ کی حجت (دلیل) ہیں۔

★ ہم اللہ (تک پہنچنے کا) دروازہ ہیں۔

★ ہم اللہ کی (بولتی ہوئی) زبان ہیں

★ ہم اللہ کا چہرہ ہیں (کہ جن کے ذریعہ اللہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے) اور وہ پہچانا جاتا ہے مگر ہم اللہ کی مخلوق ہیں۔

★ ہم ہی اللہ کی آنکھ ہیں

ہم ہی اللہ کے بندوں میں "اولوالامر" (یعنی) اللہ کی طرف سے حکم دینے کے اہل ہیں۔" (یعنی خدا حکم بتانے والے ہیں۔)

★ ★ ★

★ امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: "میں عین اللہ (یعنی) اللہ کی آنکھ ہوں۔

★ میں ید اللہ (یعنی) اللہ کا ہاتھ ہوں۔

★ میں جنب اللہ (یعنی) اللہ کا پہلو ہوں۔

★ میں باب اللہ (یعنی) اللہ کا دروازہ ہوں۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خداوندِ عالم کے اِس قول کے بارے میں کہ:

"کاش میں جنبِ اللہ (اللہ کے پہلو) کے بارے میں زیادتی نہ کرتا۔"

فرمایا: جنب اللہ (یعنی) اللہ کے پہلو سے مراد امیرالمومنین (حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ) علیہ السلام ہیں۔ اور اُن حضرت کے بعد، اسی طرح اُن کے اوصیاء بھی جنب اللہ (اللہ کے پہلو) ہیں اور یہ بات سلسلہ وار اُن کے آخر (حضرت امام مہدی علیہ السلام) پر بھی منطبق ہوگی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: فرمایا:

"ہماری وجہ سے یا ہمارے ہی ذریعے سے اللہ کی عبادت ہوئی اور ہمارے ہی ذریعے سے اللہ کو پہچانا گیا۔ اور ہمارے ہی ذریعے سے اللہ کو ایک (یکتا) مانا گیا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کا حجاب (پردہ) ہیں۔

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن مجید کی اِس آیت کے بارے میں کہ:

"ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔" (القرآن)

فرمایا کہ: "خدا کی ذات بہت بلند و برتر ہے، ارفع و اعلیٰ ہے

www.drhasanrizvi.org

اِس بات سے کہ اُس پر ظلم کیا جائے۔ بلکہ خدا نے اپنے نفس سے مراد ہمارے نفوس لیے ہیں۔ اِس طرح خدا نے ہمارے اوپر ظلم کرنے کو اپنے اوپر ظلم کرنا قرار دیا ہے۔ اور ہماری ولایت (سرپرستی حکومت) کو اپنی ولایت بنایا ہے۔ جیسا کہ خود خدا نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک اللہ تمہارا ولی (سرپرست، دوست) ہے اور اُس کا رسولؐ ولی ہے اور وہ صاحبانِ ایمان تمہارے ولی ہیں جو رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

اِن (رکوع میں زکوٰۃ دینے والے اولیاء) سے مراد ہم (ائمۂ اہلبیتِ رسولؐ) ہیں۔"

★ ★ ★

بَدَاء کے معنی

یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا دنیا کو بنانے کے بعد معطّل ہوگیا۔ اب وہ کچھ نہیں کرتا۔ قرآن مجید نے یہودیوں کے اِس عقیدے کو اِس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

"یَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ" یعنی: خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔" جواباً خدا نے فرمایا:

"اُن کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، اُن کے اِس قول پر خدا کی لعنت ہو۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ تو کھلے ہوئے ہیں۔"

★ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ" یعنی "ہر دن خدا کی ایک نئی شان بان ہوتی ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

☆ فلاسفۂ قدیم کا عقیدہ ہے کہ "خدا نے سب سے پہلے عقلِ اوّل کو پیدا کیا۔ پھر عقلِ اوّل نے عقلِ دوم کو پیدا کیا۔ اِس طرح سے دس عقول پیدا ہوئیں۔ اب یہی دس عقول پورے کائنات کا نظام چلا رہی ہیں۔ اب خدا کی چھٹی ہو چکی ہے۔

اسلام نے اِن دونوں عقیدوں کو باطل قرار دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا کے علم کی ۲ دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک علم وہ ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کا خدا کے سوا کسی کو علم نہیں۔

(۲) دوسرا علم وہ ہے جو لوحِ محو و اثبات (یعنی: ایسی لوح جس پر لکھا بھی جاتا ہے اور مٹایا بھی جاتا ہے) پر لکھا ہے۔

اس کو قرآن میں اِس طرح بیان فرمایا گیا:

"اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، اور جس بات کو چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے (لکھ دیتا ہے) اور اُس کے پاس اُم الکتاب (یعنی تمام کتابوں کی اصل) موجود ہے۔" (القرآن)

فرشتوں، انبیاء اور اولیاء کا علم اسی تختی (لوح) کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے جس پر خدا لکھتا بھی ہے اور مٹاتا بھی ہے۔ اِس لیے اِس علم میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً لوحِ محفوظ میں کسی آدمی کی عمر تیس سال لکھی ہوئی ہے۔ نبیؐ یا امامؑ یا فرشتہ یہی پڑھے گا کہ فلاں کی عمر تیس سال باقی ہے۔ مگر اِس تحریر کے ساتھ خدا کی ایک شرط بھی ہوتی ہے

www.drhasanrizvi.org

جس کا علم صرف خدا کو ہوتا ہے کہ مثلاً اگر شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرے گا تو اس کی عمر ۶۰ سال کر دی جائے گی۔ اور اگر برائی کرے گا تو عمر ۱۵ سال کم کر دی جائے گی۔ اسی بنا پر اُس کی عمر گھٹا یا بڑھا دی جاتی ہے۔ اِس کو بداء کہتے ہیں۔

اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا معطل نہیں ہے۔ یا۔ اُس نے (کمپیوٹر کی طرح سارا نظام) بنا کر نہیں چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کا علم خدا کو پہلے سے ہوتا ہے جو لوحِ محفوظ میں پہلے ہی سے لکھا ہوتا ہے۔ مگر اِس طرح خدا اپنے علم سے حالات کا اظہار فرماتا ہے۔ اور اسی لیے آنحضرتؐ یہ دعا فرماتے تھے:

"رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" مالک! میرے علم میں اضافہ فرما مارہ"۔

بَداء کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ خدا بعد میں پچھتاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر شریعتوں کا منسوخ کرنا بھی خدا کا پچھتانا کہلائے گا۔

پس جو مصلحت شریعتوں کے منسوخ کرنے میں ہوتی ہے، ویسی ہی مصلحتیں بَداء میں ہوتی ہیں۔

بداء کی مثالیں خود قرآن مجید میں موجود ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ سے خدا نے تیس ۳۰ راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر بعد میں چالیس راتیں کر دی گئیں۔ یا مثلاً: خدا نے حضرت یونسؑ سے اُن کی قوم پر عذاب نازل کرنے کا وعدہ فرمایا تھا، مگر بعد میں قوم کی معافی مانگنے پر عذاب ٹال دیا گیا۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا

www.drhasanrizvi.org

مگر بعد میں اس کو ذبح عظیم (یعنی) کربلا کی شہادتوں کی بنا پر ٹال دیا گیا۔ (اور اُن کی جگہ دُنبہ ذبح کیا گیا) وغیرہ۔

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
" خدا کی عبادت بَداء (کے عقیدے) کے مثل کسی اور چیز سے نہیں کی گئی۔"

★ نیز فرمایا: "بَداء (کے عقیدے) کے برابر خدا کی عظمت اور بڑائی کسی اور طرح نہیں ظاہر ہوئی۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
" خداوندِ عالم نے کسی کو نبیؐ نہیں بنایا جب تک اُس سے تین باتوں کا عہد نہیں لیا۔ (۱) پہلے اُس سے اقرار لیا کہ وہ خدا کی بندگی کرتا رہے گا۔
(۲) دوسرے یہ کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے۔
(۳) تیسرے یہ کہ خدا جس حکم کو چاہتا ہے ٹال کر مؤخّر کر دیتا ہے اور جس کام کو چاہتا ہے مقدّم کر دیتا ہے۔ (یعنی جو وقت لکھا گیا ہے اُس سے پہلے انجام دینے کا حکم دے دیتا ہے۔)

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

"موت دو[1] قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) ایک "اجل" جس کا علم خدا کے کچھ بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ جیسے انبیاء نے کچھ لوگوں کی موت کا وقت بتا دیا تھا۔

(۲) دوسری قسم "اجلِ موقوف" ہوتی ہے۔ جس کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو نہیں ہوتا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) علمِ مکنون، وہ ہے جو خدا سوا کوئی نہیں جانتا۔ اُس علم سے بداء کا تعلق ہے۔

(۲) دوسرا وہ علم ہے جو خدا نے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلین کو دیا ہے ہمارے علم کا تعلق بھی اسی علم سے ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"کسی چیز میں اللہ نے بداء[1] فرمایا، مگر یہ کہ اُس کے ظاہر ہونے سے پہلے بھی خدا کو اس (تبدیلی) کا علم تھا۔"

[1] تبدیلی

* * *

★ منصور بن حازم کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "کیا کوئی بات ایسی بھی ہے کہ جس کا علم

www.drhasanrizvi.org

خدا کو ایک دن پہلے تک نہ ہو"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں۔ جو ایسا کہے اُس نے خدا کی تحقیر کی۔"

★ پھر میں نے دریافت کیا کہ: "جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، اُس سب کا علم خدا کو ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "بیشک۔ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی خدا کو ہر بات کا علم تھا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"اگر لوگ جانتے کہ بَداء کے اقرار کرنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدے پر اعتراض کرنا چھوڑ دیتے۔"

نوٹ: بَداء پر ایمان اصل میں غیب پر ایمان لانے کی تکمیل ہے۔

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدا کا (۱) علم مقدم (سب سے پہلے) ہے۔ (۲) پھر خدا کی مشیت دوسرے نمبر پر ہے۔ (۳) پھر خدا کا ارادہ ہوتا ہے۔ (۴) پھر تقدیر ہے۔ یعنی خدا کا اندازہ ہوتا ہے۔ (۵) پھر جاری ہونے کا حکم ہوتا ہے۔"

نوٹ: غرض خدا کے علم ذاتی ہیں۔ ہر چیز اپنی خلقت سے پہلے

www.drhasanrizvi.org

موجود نہیں ہوتی۔ لیکن ملائکہ اور انبیاء کو کسی چیز کا علم دیا جاتا ہے اور کسی چیز کا علم نہیں دیا جاتا۔ اِس لیے وہ ہمیشہ خدا سے علم ملنے کے محتاج رہتے ہیں۔ خدا کے اُس ذاتی علم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتّہ اُس علم میں تبدیلی ہوتی ہے جو انبیاءؑ اور ملائکہ کو دیا جاتا ہے اِس کی مصلحتیں صرف خدا جانتا ہے۔

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بغیر اِن سات چیزوں کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ (۱) مشیّت (۲) ارادہ (۳) تقدیر (۴) قضا (۵) اِذن۔ (۶) کتاب (۷) اجل۔ اب جو یہ سوچتا ہے کہ اِن میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے گا، اُس نے کفر کیا۔"

(تشریح) (۱) سب سے پہلی چیز خدا کی مشیّت یعنی مرضی ہوتی ہے کہ فلاں کام ہو یا فلاں چیز پیدا ہو۔ (۲) اس کے بعد خدا کا ارادہ ہوتا ہے کہ یہ کام اب ہو جائے۔ اِسی ارادہ پر خدا تدبیر فرماتا ہے (۳) ارادہ کے بعد خدا اپنے اندازہ کے مطابق کسی چیز کی مقدار مقرّر فرماتا ہے (۴) پھر خدا کی قضا یا حکم ہوتا ہے کہ یہ کام پورا کیا جائے۔ (۵) پھر خدا بندے کو اذن و اجازت اور قدرت دیتا ہے کہ وہ اُس کام کو انجام دے سکے (۶) پھر کتاب میں وہ عمل اور اُس کا ثواب یا عذاب لکھا جاتا ہے۔ (۷)

www.drhasanrizvi.org

—— پھر اجل ہوتی ہے کہ کسی آدمی کو کتنے عرصے دنیا میں رہنا ہے

—— یا۔ کوئی کام کتنی مدّت میں ختم ہو جانا چاہیئے۔

★ ★ ★

خدا کی مشیّت و ارادہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "کوئی چیز نہیں ہو سکتی، مگر یہ کہ اللہ نے چاہا، پھر اُس کا ارادہ فرمایا، پھر اُس کا اندازہ فرمایا اور وجود میں لایا۔"

★ راوی ابراہیم نے دریافت کیا: "مشیّت کے کیا معنی ہیں"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "مشیّت کے معنی ہیں، کسی کام کا شروع ہونا۔"

★ راوی نے عرض کی: "تقدیر کے کیا معنی ہیں"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "کسی چیز کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ کر کے اُس کو مقرّر کرنا۔"

★ راوی نے عرض کی: "قضا کے کیا معنی ہیں"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب خدا کسی بات کو طے کر لے اُسی وقت وہ چیز جاری ہو جاتی ہے۔ پھر اُس کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

(کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) "اللہ نے کوئی حکم دیا، مگر چاہا کہ یہ نہ ہو،

www.drhasanrizvi.org

کبھی ایسا ہوا کہ چاہا یہ کام ہو، مگر اُس کے کرنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے: ابلیس کو حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا، مگر چاہا یہ کہ وہ سجدہ نہ کرے۔ اگر خدا چاہتا کہ ابلیس سجدہ کرے، تو وہ ضرور سجدہ کرتا۔

اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کو درخت سے کھانے کو منع کیا، مگر چاہا یہ کہ وہ کھالیں۔ اگر وہ نہ چاہتا کہ کھائیں، تو حضرت آدم علیہ السلام ہرگز نہ کھاتے۔"

(نوٹ) مطلب یہ ہے کہ خدا نے ابلیس کو سجدے کا حکم دیا، لیکن اُس نے حکم عدولی کی۔ مگر خدا کی مشیّت میں پہلے سے گذر چکا تھا کہ ابلیس نہ کرے گا۔ لیکن اِس سے ابلیس کی ذمّے داری کم نہ ہوگی۔ کیوں کہ ابلیس با اختیار تھا، صاحبِ عقل تھا البتّہ خدا کو یہ پہلے سے معلوم تھا کہ وہ سجدہ نہ کرے گا۔

* * *

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

خدا نے فرمایا: "اے آدمؑ کی اولاد! میری مشیّت (مرضی) سے تُو اِس قابل بنا کہ اپنے لیے جو چاہتا ہے کرلیتا ہے، میری قوّت دینے سے تُو نے اپنے فرائض کو انجام دیا، میری نعمتوں کی وجہ سے تُو میری نافرمانی پر قادر ہوا، جبکہ میں نے تجھے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ (اِس لیے) جو اچھائیاں تجھے حاصل ہوئیں، اُن کو اللہ کی طرف سے (خدا کی عطا) جان۔ اور جو بُرائیاں تُو نے کی ہیں، اُن کا تُو خود ذمّہ دار ہے۔ اِس لیے میں تیری

www.drhasanrizvi.org

نیکیوں کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں (یعنی نیکیاں میری توفیق اور عطا کا نتیجہ ہیں) اور تو اپنے گناہوں کا مجھ سے زیادہ حق دار ہے۔ (یعنی تو اپنے گناہوں کا خود ذمّہ دار ہے) میں جو کچھ کرتا ہوں، مجھ سے کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ البتّہ لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔"

* * *

اختیار

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"خدا اور رسولؐ کی کے حکم کی اطاعت کے سلسلے میں جو اعمال انجام دیے جاتے ہیں خواہ کسی حرام کام سے رُکا جائے۔ یا۔ فرض کام کو انجام دیا جائے، اُن سب میں ہمارا امتحان بھی ہوتا ہے اور خدا کی قضا (حتمی فیصلے) کا بھی دخل رہا ہے۔"

(نوٹ) یعنی انسان جب خدا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت کرتا ہے تو وہ خدائے بزرگ و برتر کی توفیقات کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اِسی طرح بندہ اُس وقت گناہ کرتا ہے جب خدا کی توفیقات سلب ہو جاتی ہیں لیکن خدا کی توفیقات کا شاملِ حال ہونا، یا "سلب ہو جانا" خود انسان کے اپنے ارادے اور عمل پر منحصر ہوا کرتا ہے۔ جب وہ اطاعتِ الٰہی کا ارادہ کرتا ہے، تو خدا کی توفیقات (قضا) اُس کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں۔ اور جب وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے

www.drhasanrizvi.org

——— انسان کا دل و دماغ و ضمیر جسے نبیؑ باطن کہتے ہیں خدا کی
——— طرف سے اُس کو گناہ سے روکتا ہے۔ مگر جب وہ عقل و ضمیر کی
——— آواز پر کان ہی نہیں دھرتا، تب خدا کی طرف کی توفیقات
——— سلب ہو جاتی ہیں، اور بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

* * *

سعادت و شقاوت

راوی کہتا ہے کہ میں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا: "فرزندِ رسولؐ! گناہ کرنے والے شقی (بدبخت) کیوں قرار دیے گئے جبکہ خود خدا نے اپنے علم میں اُن کے بُرے اعمال پر سزا دینے کا فیصلہ فرمایا (کیوں کہ خدا نے فیصلہ سزا دینے کا فرمایا اِس لیے اُنھوں نے بُرے اعمال کیے)؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کا حکم کسی کو اپنا حق ادا کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ خدا جب اپنا حکم دیتا ہے تو اپنی محبت کرنے والوں کو اپنی معرفت حاصل کرنے کی قوّت اور صلاحیت عطا فرماتا ہے پھر سخت احکام کو اُن سے ہٹا لیتا ہے، اُن کی طاقت، قابلیت، اور صلاحیت کے مطابق اُنھیں (اپنی اطاعت کی) تکلیف دیتا ہے۔ اور جو لوگ گناہ کا ارادہ اور فیصلہ کر لیتے ہیں اُن کو بھی گناہ کی قوّت اور صلاحیت دیتا ہے، جو سابق میں اُس کے علم میں گذر چکا ہے (اُن کے گناہوں کی وجہ سے)

www.drhasanrizvi.org

خدا اُن سے اپنے احکامات کو نہیں ہٹاتا۔ اِس لیے اُن کا عمل خدا کے اُس علم کے مطابق ہو جاتا ہے جو علم پہلے اُن لوگوں سے متعلّق ہو چکا تھا۔ اِسی لیے وہ (اپنے گناہوں کی وجہ سے) ایسے حالات پیدا نہیں کر پاتے جو خدا کے عذاب سے اُن کو نجات دے سکیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا راز ہے جسے اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

(نوٹ) اِس حدیث کا پوری طرح سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے لیکن اتنی بات ضرور سمجھی جا سکتی ہے کہ گنہگار اِس لیے گناہ نہیں کرتا کہ خدا کے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ وہ فلاں گناہ کرے گا۔ اصل میں کیوں کہ وہ گناہ کرنے والا تھا، اِس لیے خدا کے علم میں یہ گذرا تھا کہ وہ فلاں گناہ کرے گا۔ مثلاً: اگر کوئی طالبِ علم کلاس میں کمزور ہو، کام نہ کرے، اور سمجھنے کی کوشش بھی نہ کرے، تو اُستاد کو پہلے ہی سے علم ہو جاتا ہے کہ ایسا طالبِ علم فیل ہوگا۔ اور عملاً وہ فیل ہو جاتا ہے، لیکن وہ فیل اپنی نالائقی اور سُستی کی وجہ سے ہوتا ہے اُستاد کے علم کی وجہ سے وہ فیل نہیں ہوتا۔ البتّہ اُستاد پہلے سے جان لیتا ہے کہ وہ فیل ہوگا۔ بلاشبہ اِسی طرح خدا گنہگار کے رُجحانات اور حق دشمنی کی وجہ سے پہلے ہی سے جان لیتا ہے کہ یہ گناہ کریگا۔ لیکن خدا کا علم اُس سے گناہ نہیں کراتا۔

* * *

www.drhasanrizvi.org

خیر و شر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی: "میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔ پھر خیر (اچھائی) کو پیدا کیا، اور اُس کو جاری کیا اُس شخص کے ہاتھوں پر جس کو میں دوست رکھتا ہوں۔ پس خوشخبری ہو اُس شخص کے لیے جس کے ہاتھوں پر خیر (اچھا کام) جاری ہو۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا کہ: "کوئی معبود نہیں میرے سوا، میں نے خیر (اچھائی) کو پیدا کیا، اور میں نے ہی شر کو پیدا کیا۔ پس خوشخبری ہو اُس کے لیے جس کے ہاتھوں پر میں نے "شر" (برائی) کو جاری کیا، اور وائے ہو اُس پر جو کہے کہ ایسا کیوں ہوا اور ویسا کیوں ہوا۔"؟

(نوٹ) اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان مجبور ہے۔
لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ اِس لیے کہ یہ باطن بالکل واضح اور مسلّم ہے کہ خدا نے انسان کو (۱) سب سے پہلے عقل دی (۲) پھر اُس کو اچھائی، بُرائی دونوں کو پہچنوایا، اِس طرح کہ اپنی کتابیں اور انبیاء بھیجے۔ (۳) پھر اُس کو ضمیر دیا، جو اُس کو بُرائی پر روکتا، ٹوکتا ہے اور ملامت کرتا رہتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۴) پھر خدا نے واضح طور پر بتا دیا کہ شیطان تمھارا ازلی دشمن ہے جو تمھیں بُرائی کی طرف دھوکے دے کر لے جاتا ہے، اُس کی بات نہ مانو۔ (۵) پھر اللہ نے جتنی بھی چیزیں پیدا کی ہیں وہ سب خیر ہی خیر ہیں۔ صرف ہمارا اُن کو غلط طریقے سے استعمال کرنا اُن کو شر بنا دیتا ہے۔ (۶) اور ہمیں یہ اختیار حاصل ہے کہ ہم اُن چیزوں کو صحیح مقام پر استعمال کریں یا غلط جگہ استعمال کریں۔ مثلاً انگور بہترین غذا اور خواص رکھتے ہیں۔ اب یہ انسان کا عمل ہے جو اُسے خَمر (شراب) بنا دیتا ہے۔ تو یہ انسان کا عمل اور اختیار ہے کہ جس نے خیر کو شر بنا دیا۔

لیکن بہر حال ہر چیز کا تعلق بالواسطہ خدا کی قدرت سے ہے۔ اس لیے خدا نے اجرائے شر کو اپنی طرف نسبت دی ہے۔ ورنہ شر والی کوئی چیز خدا نے پیدا نہیں کی۔ خود زہر بھی ہزاروں امراض کا علاج ہے۔ اس لیے وہ بھی خیر ہے۔ البتہ زہر کا غلط استعمال اُس کو شر بنا دیتا ہے لیکن بہر حال زہر کا خالق تو خدا ہی ہے۔ اس لیے ایک لحاظ سے بُرائی اور شر کی نسبت خدا سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر خدا نے شر کا حکم دیا ہوتا تو وہ شر کی مذمت کیوں کرتا؟ اُس سے کیوں روکتا؟ اُس سے روکنے کے لیے انبیاء اور کتابیں کیوں بھیجتا؟ اور اُن کے بجا لانے والوں کو سزا کیوں دیتا۔؟

www.drhasanrizvi.org

جبر و قدر کا معاملہ دونوں کے درمیان ہے

★ امیر المومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام نے فرمایا: "اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو مکلّف بنایا ہے (یعنی اپنی اطاعت کرنے کی تکلیف دی ہے) اور انسان کو فاعلِ مختار بنایا ہے۔ اور انسان کو ڈرا کر بُری باتوں سے روکا ہے۔ پھر کم عمل پر بہت زیادہ ثواب دیا ہے۔ خدا کی نافرمانی اس لیے نہیں کی گئی کہ وہ (بندوں سے) مغلوب (کمزور) ہے۔ اور نہ خدا کی اطاعت جبراً کرائی گئی۔ اور نہ خدا نے اپنی حکومت دوسروں کو سپرد کر رکھی ہے۔ اور نہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے غلط اور بے مقصد بنایا ہے۔ اور نہ انبیاء کو، جو بشارت دینے والے تھے، بے مقصد بھیجا۔ حق کے منکروں (کافروں) نے غلط سمجھا ہے۔

پس وائے ہو اُن پر جنھوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا) جہنّم اُن ہی کے لیے ہے۔"

پس اُس شخص نے، جو حضرتؑ سے "جبر و قدر" کے بارے میں سمجھنے آیا تھا، دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

★ آپؑ امام ہیں اور ہم روزِ قیامت آپؑ کی اطاعت کی وجہ سے خدا کی معافیوں کی اُمید رکھتے ہیں

www.drhasanrizvi.org

★ آپؑ نے ہمارے تمام شک و شبہات دور کر دیے
خدا آپؑ کو اس کی جزا دے، کہ اچھائی کا بدلہ اچھائی ہوتا ہے۔ "

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
" جس نے یہ خیال کیا کہ خدا برائیوں کا حکم دیتا ہے اُس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور جس نے یہ خیال کیا کہ خیر و شر خدا کی طرف سے ہیں، اُس نے بھی اللہ پر جھوٹ باندھا۔ "

★ ★ ★

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: " کیا خدا نے تمام معاملات بندوں کے سپرد کر دیے ہیں؟ "

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: " خدا کی شان اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ خود معطّل ہو جائے اور اپنے تمام اختیارات تھک کر دوسروں کو دے دے۔ "

★ راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے عرض کی:
" کیا خدا بندوں کو گناہ پر مجبور کرتا ہے۔ "؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: " خدا اس سے کہیں زیادہ انصاف کرنے والا ہے (یعنی وہ ایسا ظالم نہیں کہ خود گناہ پر مجبور کرے اور پھر خود سزا بھی دے) خدا خود فرماتا ہے (حدیثِ قدسی میں ہے) " اے اولادِ آدمؑ! میں تیری نیکیوں کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں۔ اور

www.drhasanrizvi.org

تُو اپنی بُرائیوں کا مجھ سے زیادہ ذمّہ دار وحقدار ہے۔ کیونکہ تُو نے اُسی قوّت سے گناہ کیے ہیں جو میں نے تیرے اندر قرار دی ہے۔ (یعنی میری عطا کی ہوئی قوّت کو تُو نے خود غلط استعمال کیا ہے۔ اِس لیے تُو خود اپنے گناہوں کا ذمّہ دار ہے۔ اور میری سزا کا مستحق ہے۔)

* * *

☆ حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

(آپؑ نے فرمایا کہ:) "اے یونس! قدریہ (جبر کے قائل لوگوں) کا قول نہ کہو، کیونکہ اُنھوں نے نہ تو اہلِ جنّت کی سی بات کہی اور نہ جہنّم والوں کی سی بات کہی، اور نہ وہ کہا جو ابلیس نے کہا۔

جنّت والوں نے کہا: "تمام تعریف اُس ذات کے لیے زیبا ہے جس نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت فرمائی۔ اور اگر خدا ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے۔" (القرآن) اور

جہنّم والوں نے کہا: "اے ہمارے مالک! ہم پر بدبختی غالب آگئی تھی، اور ہم گمراہ قوم میں سے ہو گئے۔" (القرآن) اور

ابلیس نے کہا: "اے پالنے والے مالک! تُو نے مجھے گمراہی میں چھوڑا ہے۔" (القرآن)

اے یونس! نہیں ہوتی کوئی چیز، مگر خدا کی مشیّت، ارادے اور اُس کی قضا وقدر سے۔"

(نوٹ) مطلب یہ ہے کہ خدا کی مشیّت، ارادہ اور قضا وقدر کا

www.drhasanrizvi.org

تعلق اُمورِ خیر سے ہے۔ خدا کی مشیّت کا تعلق بندوں کے گناہوں سے نہیں۔ کیونکہ گناہوں سے خدا کی مشیّت کا تعلق ہونا خداوندِ عالم کی عدالت کے منافی ہے۔

* پھر امام علیہ السلام نے یونس (راوی) سے فرمایا:
"تم جانتے ہو مشیّت کے کیا معنی ہیں"؟
* راوی نے عرض کی: "فرزندِ رسولؐ! مجھے معلوم نہیں۔"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:
"خدا کی مشیّت (۱) (خواہش) تدبیرِ اوّل ہے (یعنی سب سے پہلے مشیّتِ خدا ہوتی ہے)
(۲) پھر ارادہ ہوتا ہے جو باقی رہتا ہے اُس خواہش پر جسے خدا نے چاہا ہے۔
(۳) پھر تدبیرِ الٰہی ہے۔ جو بندوں کے حرکات و اطراف کو معیّن کرتی ہے۔ بندوں کے حدود، بقاء و فنا کو مقرّر کرتی ہے۔
(۴) پھر خدا کی قضا (فیصلہ) ہے۔ جس کا تعلق بندوں کے نہ کسی فعل سے ہے، اور نہ اپنے فعل کی ایجاد سے ہے۔"

★ ★ ★

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
آپؑ نے فرمایا: "اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور وہ جانتا تھا کہ سب کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر اللہ نے اپنے بندوں کو کچھ کام

www.drhasanrizvi.org

کرنے سے روکا۔ مگر جس کام کے کرنے کا حکم دیا، اُس کو چھوڑ دینے کا راستہ بھی اُن کے لیے قرار دیا۔ اب وہ نہ کسی کام کو کر سکتے ہیں اور نہ ترک کر سکتے ہیں، بغیر خدا کی اجازت کے۔

(نوٹ) تاکہ وہ اِس بات کے مختار ہو جائیں کہ چاہیں تو کوئی کام کریں اور چاہیں تو نہ کریں۔ اِس طرح اُن کا ہر عمل اختیاری ہو گیا۔ اگر ترک پر قدرت نہ دیتا تو ہمارا ہر عمل مجبوراً ہوتا۔ بس یہی ہے خدا کی اجازت دینے کے معنی۔

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ: "جس نے یہ سمجھا کہ خدا بُرائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے، اُس نے خدا پر جھوٹ بولا۔ جس نے یہ خیال کیا کہ خیر و شر خدا کی مشیّت (اجازت) کے بغیر ہو رہا ہے، اُس نے خدا کو اُس کی سلطنت سے الگ کر دیا۔ اور جس نے یہ سمجھا کہ گناہ بغیر اُس قوّت کے ہوتا ہے جو خدا نے دی ہے، تو اُس نے خدا کے بارے میں جھوٹ بولا۔ اور ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنّم ہے۔"

(نوٹ) یعنی گناہ انسان اُسی قوت اور صلاحیت کو استعمال کر کے انجام دیتا ہے جو خدا نے اس کو دی ہے، مگر انسان کا یہ استعمال اُس کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے۔ اِس لیے وہ خود اپنے گناہ کا ذمّہ دار ہے۔ اور ہمارا اپنا مشاہدہ خود اُس کا گواہ ہے۔

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا:
"(فرزندِ رسولؐ!) کیا خدا نے اپنے بندوں کو گناہ کرنے پر مجبور کیا ہے؟"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں"۔
* پھر سوال کیا گیا: "کیا خدا نے تمام معاملات اپنے بندوں کے سپرد کر دیے ہیں"؟ (یعنی مکمل اختیارات خدا نے انسان کو دے دیے ہیں۔؟)
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ بھی نہیں"۔
* پھر سوال کیا گیا: "کہ پھر (حقیقت) کیا ہے۔؟"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندعالم کی مہربانی ہے ان دونوں کے درمیان"۔

(نوٹ) یعنی انسان نہ مجبور ہے، نہ بالکل مختار ہے، بلکہ اِن دونوں کے درمیان ایک منزل ہے۔ انسان اپنے افعال کا مختار خود ہے، مگر کام کرنے کی قوّت، صلاحیّت اور اجازت خدا ہی نے عطا فرمائی ہے۔

* * *

☆ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدا اِس سے زیادہ مہربان ہے کہ وہ اپنے بندوں کو گناہوں پر مجبور کرے اور پھر اُس پر اُس کو سزا بھی دے۔ اور کہیں زیادہ عزّت والا ہے اِس سے کہ وہ کسی کام کا ارادہ کرے اور وہ نہ ہو۔"

www.drhasanrizvi.org

★ سوال کیا گیا: "کیا جبر و قدر کے درمیان کوئی تیسری منزل بھی ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں ہے۔ اور وہ منزل آسمان اور زمین کی وسعت سے بھی کہیں زیادہ وسیع ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"نہ جبر ہے نہ قدر (اختیار کل) یہ معاملہ ان دونوں کے درمیان کی منزل پر ہے۔ اور یہی حق ہے۔ نہیں جانتا اس کو مگر عالم یا وہ جسے عالم (یعنی امام معصوم ؑ) نے تعلیم دی ہو۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا:
★ "کیا خدا نے اپنے بندوں کو گناہ پر مجبور کیا ہے؟"
★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:
"خداوند عالم اس بات سے کہیں زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ وہ لوگوں کو گناہ پر مجبور بھی کرے، اور پھر اُن کے ارتکاب پر سزا بھی دے۔"

★ راوی نے سوال کیا: "کیا خدا نے تمام کام بندوں کے سپرد کر دیے ہیں؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر خدا نے تمام معاملات بندوں کے سپرد کر دیے ہوتے تو پھر وہ اُن کو نہ کہتا کہ یہ کام کرو۔ اور یہ کام

www.drhasanrizvi.org

نہ کرو۔"

★ راوی نے پھر عرض کی: "میں آپ پر قربان ہو جاؤں! کیا اِن دونوں کے درمیان کوئی تیسری منزل بھی ہے"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔ اور وہ زمین اور آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔"

(نوٹ) یعنی حق یہ ہے کہ نہ انسان مکمل طور پر فاعلِ مختار ہے اور نہ بالکل مجبور ہے۔ کسی حد تک مختار ہے اور کسی حد تک مجبور ہے اسی لیے قیامت کے دن فیصلہ اور جزاء دینے والا خود خدا ہوگا کیوں کہ صرف وہی جانتا ہے کہ کوئی انسان کس حد تک اپنے گناہوں کا ذمّے دار ہے۔

★ ★ ★

★ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ کریم نے ارشاد فرمایا: "اے اولادِ آدمؑ! میری مشیّت سے تو نے کوئی چیز چاہی (یعنی میں نے تجھے اجازت دی) اور میری ہی دی ہوئی قوّت سے تُو نے اُن فرائض کو ادا کیا جو میں نے تجھ پر عائد کیے ہیں۔ پھر میری ہی دی ہوئی نعمت پر تجھے یہ طاقت ملی کہ میری مرضی کے خلاف کام کرے۔ جبکہ میں نے تجھے سننے والا اور دیکھنے والا بھی بنایا۔ پس اب جو نیکی تو انجام دیتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

اور جو بُرائی تو انجام دیتا ہے، وہ خود تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے

www.drhasanrizvi.org

اِسی لیے تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حق دار ہوں۔

اور تُو اپنی بُرائیوں کا مجھ سے زیادہ ذمّے دار ہے۔ البتہ مجھ سے کسی کو سوال کرنے کا حق نہیں، مگر بندوں سے سوال کیا جائے گا (اِس لیے کہ تیری بُرائیوں کا تُو خود ذمّے دار ہے، میں ذمّے دار نہیں ہوں) تُو خود جس بات کا ارادہ کرتا ہے میں اُس کا بندوبست کردیتا ہوں۔"

(نوٹ) یعنی خدا نے دنیا کو امتحان کی جگہ قرار دیا ہے۔ اِس لیے

—— یہاں اُس نے ہر شخص کو، جو اُس نے چاہا کسی حد تک فراہم کردیا۔
—— اِس حد تک تو خدا نے کیا۔ خدا ہی نے نعمتیں دیں اور خدا ہی نے
—— صلاحیتیں دیں، اور خدا ہی نے ہمیں سوچنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت
—— دی، قوّت اور طاقتِ عمل بھی دے دی۔ اب ہم خود اپنی خواہش
—— اور فیصلے کے ذریعے وہ کام کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں۔ یعنی
—— گناہ کرتے ہیں، اُس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اِس لیے ہم خود ہی اپنے
—— گناہوں کے ذمّے دار ہیں۔ اِس لیے ہم سے ہی ہمارے گناہوں
—— کا حساب کتاب ہوگا۔

* * *

✱ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

آپؑ نے فرمایا: "نہ جبر ہے، نہ تفویض (یعنی نہ انسان ہر کام کرنے پر مجبور ہے، اور ہر معاملہ اُس کے اختیار میں ہے) بلکہ ایک چیز اِن دونوں کے درمیان ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

٭ راوی نے عرض کی: "وہ درمیان کی چیز کیا ہے"؟

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص گناہ کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ اور تمھارے پاس آتا ہے۔ تم اُس کو گناہ سے روکتے ہو۔ مگر وہ نہیں رُکتا۔ پھر تم اُس کو چھوڑ دیتے ہو۔ پھر اُس نے وہ بُرائی یا گناہ کر ڈالا، اور تمھاری بات نہ سُنی۔ کیا اِس صورت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تم نے اُس کو گناہ کرنے کا حکم دیا۔"؟

(نوٹ) مقصد یہ ہے کہ اللہ نے تو اپنے احکامات کے ذریعہ ہمیں بُرے کاموں سے روکا ہے، اور ڈرایا بھی ہے۔ اب اگر ہم اُس کی بات نہ مانیں اور گناہ کریں، تو اِس کا الزام خدا پر نہیں آتا، بلکہ خود ہم پر آتا ہے۔ اِس لیے شاعر کا یہ کہنا سو فیصد غلط ہے کہ

"ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہیں ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا"

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ کی شان اِس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ لوگوں کو کسی ایسے کام کی تکلیف دے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ (یعنی یہ بات خدا کے عدل کے خلاف ہے کہ سخت احکامات دے یا کسی کو گناہ پر مجبور کرے) اور یہ بات بھی خدا کی عزّت و شرافت کے خلاف ہے کہ خداوندِ عالم کی حکومت میں کوئی ایسا کام ہو جس کا ہونا وہ نہیں چاہتا۔"

www.drhasanrizvi.org

(نوٹ) یعنی نہ جبر ممکن ہے اِس لیے کہ یہ بات خدا کے عدل کے

_____ خلاف ہے کہ وہ کسی کو گناہ پر مجبور کرے اور پھر ایسی سزا دے

_____ کہ جس کو وہ برداشت نہ کر سکے، یا ایسے سخت احکامات نافذ کردے

_____ جو ناقابلِ برداشت ہوں، اور نہ یہ ممکن ہے کہ کوئی گناہ کرے

_____ اور وہ بھی خدا کی اجازت کے بغیر۔

_____ بہرحال خدا نے امتحان لینے کی غرض سے ہی گناہ کرنے کا اختیار

_____ دے کر گناہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر وہ یہ اجازت نہ

_____ دیتا تو گناہ کرنا ممکن ہی نہ ہوتا۔ مگر اس صورت میں امتحانِ عمل

_____ بھی ممکن نہ تھا۔ اِس لیے خدا کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ انسان

_____ کو عمل کا اختیار دے دیا جائے۔

★ ★ ★

اِستطاعت (یعنی انسان کی طاقت)

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے "استطاعت" (طاقت یا اختیار) کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ؟

★ آپؑ نے فرمایا: "خدا نے جن لوگوں کو اپنی اطاعت کی تکلیف دی (یعنی اپنی اطاعت کا امتحان لینا چاہا) اُن کو عمل کرنے کے آلات بھی دیئے اور اُن کو استعمال کرنے کا اختیار بھی دیا، تاکہ وہ کام انجام دے سکیں جو اُن پر فرض کیا گیا ہے۔ اب یہ طاقت یا اختیار عمل کرنے کے وقت سے

www.drhasanrizvi.org

متعلق ہے۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان کو تمام اختیارات دے دیئے گئے ہیں پس لوگ صرف عمل کرتے وقت عمل کی قدرت یا اختیار رکھتے ہیں۔"

★ راوی نے عرض کی: "اِس صورت میں تو لوگوں کا مجبور ہونا لازم قرار پائے گا۔"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر انسان مجبور قرار دیدیئے جائیں گے تو پھر وہ قابلِ معافی ہوں گے۔"

★ راوی نے عرض کی: "اگر انسان مجبور نہیں ہیں تو کیا تمام اختیارات اُن کو دیئے گئے ہیں"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایسا بھی نہیں ہے کہ خدا اپنے تمام اختیارات کھو بیٹھا ہے۔"

★ راوی نے پوچھا کہ "جب نہ جبر ہے، نہ کُل اختیارات ہیں، تو پھر صورتِ حال کیا"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کو علم تھا کہ فلاں شخص فلاں عمل کرے گا، اس کے باوجود خدا نے لوگوں کو عمل کرنے کا سامان فراہم کردیا۔ (تاکہ اُن کے عمل کا امتحان ہوسکے) پس اگر لوگوں نے کوئی کام کرنا چاہا تو اُس کے انجام دینے کی طاقت اُن میں موجود تھی۔"

★ (راوی) بصری نے عرض کی: "یہ بات بالکل سچی اور برحق ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ ہی اہلِ بیتِ نبوّت و رسالت ہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"لوگ جب کوئی کام کرتے ہیں تو اس کو کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہ اُن کے اندر خدا ہی کی دی ہوئی طاقت ہوتی ہے۔ مثلاً: جب کوئی آدمی زنا کرنے پر آمادہ ہوتا ہے تو زنا کرتے وقت اُس میں زنا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اور اس بات کی بھی طاقت ہوتی ہے کہ اگر وہ زنا نہ کرنا چاہے تو اُس کو ترک کردے۔"

(نوٹ) اسی طاقت یا اختیار کو استطاعت کہتے ہیں۔ اسی سے انسان گناہ یا نیک عمل انجام دیتا ہے۔ یہی طاقت خدا کی عطا ہوتی ہے لیکن اُس طا[...] ہم اپنے اختیار سے استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے ہم خود اپنے اعمال کے ذمّہ دار قرار پاتے ہیں۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"یہ بات خدا کے علم میں تھی کہ فُلاں فُلاں لوگ کفر۔ یا۔ انکارِ حق کریں گے۔ اِس لیے خدا نے اپنے اُس علم کی وجہ سے اپنے ارادے کو اُن کے کفر سے متعلّق کیا۔ (یعنی اُن کو کفر کرنے کی اجازت دے دی) پھر خدا کا یہ ارادہ بھی حتمی نہیں ہوتا۔ یعنی خدا نے کفر کو اُن پر لازم قرار نہیں دیا۔ بلکہ کفر کا اختیار کرنا یا نہ کرنا لوگوں کے اختیار میں تھا۔ مگر کیونکہ (اُس کو معلوم تھا کہ یہ لوگ اپنے اختیار سے کفر کریں گے اس لیے) خدا نے اُن کی مرضی کے مطابق یہ ارادہ فرمایا۔" (تاکہ اُن کا امتحان ہوسکے)

www.drhasanrizvi.org

لزومِ حجّت ۔ خدا کی حجّت کا لازم ہونا

✯ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

" خداوندِ تعالےٰ نے دو چیزوں سے اپنی حجّت بندوں پر تمام کی ہے ۔ (۱) اُن نعمتوں کے ذریعہ جو بندوں کو دی ہیں ۔

(۲) اُن انبیاءؑ و مرسلینؑ کے ذریعہ جو ہدایت کرتے ہیں ۔"

★ ★ ★

★ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا:
" (خدا و رسولؐ اور امامؑ کی) معرفت کرانے کا کام کس کی ذمّہ داری ہے؟

★ حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: " یہ خدا کا کام ہے ، بندوں کا کام نہیں کہ وہ معرفت کرائیں ۔" (بندوں کا کام یہ ہے کہ خدا سے معرفت حاصل کرنے کے لیے دعا کریں) (دعاءِ معرفت پڑھا کریں)

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے (اِس بات کو سمجھانے کے لیے کہ خدا معرفت کراتا ہے ، یہ آیت پڑھی ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے :)

" اللہ کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو گمراہ قرار دے ۔ (یا) اُسے گمراہی میں چھوڑ دے ، ہدایت دینے کے بعد ، جب تک کہ اُن تمام چیزوں کے بارے میں واضح طور پر نہ بتا دے کہ جن سے اُنھیں بچنا چاہیئے ۔"

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: " اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا

www.drhasanrizvi.org

کسی قوم کو گمراہی میں نہیں چھوڑتا جب تک اُنھیں یہ نہیں بتلا دیتا کہ وہ کن چیزوں سے راضی ہوتا ہے، اور کن کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔"

پھر حضرت امام علیہ السلام نے اِس کی وضاحت کے لیے آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: "پس اللہ نے اُن پر الہام کیا۔"

(یعنی) اُن کے دل و ضمیر میں یہ ڈال دیا کہ کیا چیز اُن کے لیے بُری ہے۔ اور کن چیزوں سے اُن کو بچنا چاہیئے۔

پھر حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے بظاہر کر دیا کہ کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔" پھر خدا نے فرمایا کہ:

"ہم نے (سیدھا) راستہ دکھا دیا۔ اب تم چاہو تو شکر کرنے والے شاکر بندے بن جاؤ، اور چاہو تو انکار کرنے والے کافر بن جاؤ۔" (القرآن)

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: اِس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے معرفت کرادی، اُن تمام چیزوں کی جسے لینا یا کرنا چاہیئے اور جن کو چھوڑ دینا یا ترک کر دینا چاہیئے۔" پھر آپؑ نے آیت پڑھی (ترجمہ یہ ہے):

"رہی ثمود کی قوم، تو ہم نے اُن کو ہدایت کی، مگر اُنھوں نے اندھے پن (گمراہی) کو ہدایت پر جان بوجھ کر ترجیح دی۔" (القرآن)

پھر حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "یعنی خدا نے اُن کو حق و باطل کی معرفت کرادی تھی، مگر اُنھوں نے اندھے پن (گمراہی) کو ہدایت پر جان بوجھ کر ترجیح دی۔ جبکہ وہ حقیقت کی جانتے تھے۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اِس آیت کے بارے میں کہ

www.drhasanrizvi.org

خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا: "ہم نے دونوں راستے دکھا دیے" (القرآن)
فرمایا: یعنی "ہم نے خیر اور شر دونوں راستے دکھا دیے" (یعنی بتا دیا کہ یہ راستہ خیر یا اچھائی کا راستہ ہے اور یہ راستہ شر یا برائی کا راستہ ہے)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ خدا (پہلے) اپنے بندے کو نعمت دیتا ہے، اور اس طرح اُس پر اپنی حجت تمام کرتا ہے (تاکہ وہ اُس کو خدا کی مرضی کے مطابق استعمال کرے)
پس جس کسی کو خدا نے (نعمت دے کر) اپنے احسان کے ذریعہ طاقتور بنایا، اُس پر لازم قرار دیا کہ وہ اپنے سے کم طاقت والے کمزور کا بوجھ اُٹھائے۔ اور خدا نے جس کو مالدار بنایا اُس پر لازم قرار دیا کہ وہ فقیروں کی مدد کرے۔ اور جس کو خدا نے احسان کر کے اُس کے خاندان میں عزت والا بنایا، اور اُس کو اچھی صورت بھی عطا کی، اُس کے لیے لازمی قرار دیا کہ وہ خدا کی حمد کرے * کسی پر ظلم و ستم نہ کرے۔ اِس طرح کہ کمزوروں کے حقوق ادا کرنے سے خود کو روک لے، اُس وقت جب اُسے خدا نے عزت بھی دی ہو اور جمال (یعنی) شان و شوکت، خوبصورتی اور حُسن بھی دیا ہو۔"

* * *

مخلوق پر خدا کی حجتیں (دلیلیں)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "خدا کی مخلوق پر یہ فرض نہیں ہے کہ وہ

www.drhasanrizvi.org

(از خود) خدا کو پہچانیں۔ بلکہ مخلوق کی خاطر اللہ پر یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ خود کو (مخلوق کے سامنے) پہچنوائے۔ اور اللہ کی طرف سے مخلوق پر یہ واجب کیا گیا ہے کہ جب خدا (اپنی، اپنے رسولؐ اور امامؑ کی) پہچان کرا دے، تو مخلوق ان کو قبول کرے۔"

* * *

✪ عبدالاعلیٰ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کی: "اگر کوئی شخص خدا' یا' اُس کے دین کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ ہی نہ رکھتا ہو، تو کیا اُس پر کوئی الزام ہوگا"؟

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "نہیں"۔

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم نے اپنے کمزور عقل والے بندوں سے اپنی دلیلوں کو چھپا رکھا ہے، اِس لیے اُن پر کوئی ذمّے داری نہیں ہے۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے لوگوں کے لیے جو احکامات لائے گئے ہیں، وہ صرف اِتنے ہیں جتنی اُن میں طاقت ہے۔ اور جس کی لوگ طاقت نہیں رکھتے اُس کی تکلیف نہیں دی گئی ہے۔ اِس کے باوجود لوگوں میں خیر نہیں ہے (یعنی وہ عمل نہیں کرتے) پھر آپؑ نے

www.drhasanrizvi.org

آیت پڑھی (جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے):

"کمزوروں اور بیماروں کو تکلیف نہیں دی گئی، اور اُن لوگوں کو بھی جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں رکھتے۔" (القرآن)

اب اچھے کام کرنے والوں کے لیے کوئی رکاوٹ (یا کوئی الزام نہیں) (یعنی اب اُن کو چاہیئے کہ بے دھڑک اچھے اچھے کام انجام دیں۔)

"اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ اور اُن لوگوں پر بھی کوئی چیز واجب نہیں ہے کہ جو (اے رسولؐ!) تمھارے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں (جہاد پر جانے کے لیے) سواری دیجیئے، اُن سے تکلیف (ذمہ داری) ہٹالی گئی ہے۔ کیوں کہ اُن کے پاس (سواری) نہیں ہے۔" (القرآن)

* * *

ہدایت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

✯ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اے لوگو! کوئی یہ نہ کہے کہ یہ میرا چچا ہے، میرا بھائی ہے، یا میرا چچازاد برادر ہے۔ یا میرا پڑوسی ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے لیے اچھائی کا ارادہ کرتا ہے اُس کی روح کو پاک کردیتا ہے۔ پھر وہ بندہ

www.drhasanrizvi.org

ہر اچھی بات کو قبول کرتا ہے اور بری بات سے نفرت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالٰے اُس کے دل میں کلمہ ڈال دیتا ہے کہ اُس کے دل میں ایمان کے تمام اجزاء جمع ہوجاتے ہیں۔"

(نوٹ) مگر خدا کی یہ توفیق اُنہی کو ملتی ہے جو اپنے اندر حق کی تلاش رکھتے ہیں اور اپنی آنکھوں پر سے تعصب کا چشمہ اُتار دیتے ہیں، اور عقلِ سلیم سے کام لیتے ہیں۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدائے تعالیٰ جب کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے دل میں نور کا ایک نقطہ لگا دیتا ہے۔ اور اُس کے دل کے مسامات (سوراخ) کھول دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو (اُس کے لیے) معیّن کرتا ہے جو اُس کو برائی کرنے سے روک دیتا ہے۔

اور اللہ تعالےٰ جس کے لیے برائی چاہتا ہے اُس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیتا ہے۔ اِس طرح اُس کے دل و دماغ تک (اچھی بات) کی آواز کو پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ اور شیطان کو اُس پر مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ اُس کو گمراہ کرتا رہے۔

پھر حضرت امام علیہ السلام نے آیت کی تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:-)

"اللہ جس کو اسلام کی طرف ہدایت (کی توفیق) دینا چاہتا ہے

www.drhasanrizvi.org

اُس کے سینے کو کھول دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دینا چاہتا ہے اُس کے سینے کو تنگ بنا دیتا ہے۔" پھر اُس کے لیے (اسلام کو قبول کرنا) گویا آسمان پر چڑھنے (کی طرح ناممکن) ہو جاتا ہے۔" (القرآن)

(نوٹ) اس حدیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے اُس کا موضوع خدا کی طرف سے ملنے والی توفیقات کے ملنے یا سلب ہونے سے ہے۔ اب جو شخص خیر کی طرف مائل ہوتا ہے اور اُس کو تلاش کرتا ہے۔ خدا اُس کو نیکی کی توفیقات فراہم کرتا ہے لیکن جو بُرائی کا فیصلہ کر لیتا ہے خدا اُس کو اُس کی گمراہیوں میں چھوڑ کر گمراہ قرار دے دیتا ہے جیسا کہ خود قرآن نے فرمایا ہے کہ "جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم خود اُن کو اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔" معلوم ہوا کہ ابتداء بندوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر اُسی کے مطابق خدائے تعالیٰ کی توفیقات حاصل ہوتی ہیں۔ یا سلب ہو جاتی ہیں۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جو بات کرو اللہ (کو خوش کرنے) کے لیے کرو۔ بندوں کو خوش کرنے کے لیے نہ کرو۔ جو کام اللہ کے لیے ہوتا ہے، وہی اللہ تک پہنچتا ہے اور جو کام بندوں کو خوش کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، وہ اللہ تک نہیں پہنچتا۔ اور دین کے معاملات میں اللہ سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے دل آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے (یعنی دل سخت اور حیران ہو جاتا ہے)

www.drhasanrizvi.org

★ خداوندِ بزرگ و برتر نے اپنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

"تم جس کو چاہتے ہو، اُس کو ہدایت نہیں کر سکتے، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔" (القرآن)

★ نیز خداوندِ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"تم کو یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے کہ سب لوگ ابدی حقیقتوں کو دل سے مان کیوں نہیں لیتے۔" ؟ (القرآن)

اِس لیے لوگوں کو چھوڑ دو۔ (کیوں کہ) اُنھوں نے جو (علم) حاصل کیا ہے، وہ لوگوں سے حاصل کیا ہے، جبکہ تم نے جو کچھ لیا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب خدا کسی بندے کے لیے یہ لکھ دیتا ہے کہ وہ (اہلِ بیتِ رسولؐ کے) اماموں کی تصدیق کے دائرے میں داخل ہو، تو وہ اُس کی طرف اِس تیزی سے بڑھتا ہے جیسے پرندہ اپنے آشیانے کی طرف لپکتا ہے۔"

★ ★ ★

★ فضیل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: "کیا ہم لوگوں کو امامتِ (اہلِ بیتؑ) کی طرف گھیر گھیر کر بلائیں؟

آپؑ نے فرمایا: "نہیں، (اِس لیے کہ) جب خدا کسی بندے

www.drhasanrizvi.org

کے لیے نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے تو وہ اُس کی گردن پکڑ کر امرِ امامت کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، چاہے پھر وہ خوش ہو کہ نہ ہو۔"

* * *

(نوٹ) کیوں کہ یہ احادیث بنی اُمیّہ اور بنی عبّاس کی سخت گیر حکومتوں کے زمانے کی ہیں، اِس لیے اِن کا زیادہ تعلّق اُسی زمانے سے ہے یا اگر کبھی ویسی سختیاں ہو جائیں کہ امامت کے ماننے والوں اور اُس کی طرف بلانے والوں کو موت کی سزائیں دی جانے لگیں، اُن کے گھر برباد کیے جانے لگیں، تو پھر تقیّہ کرنا چاہیئے۔ ہر کسی کو امامت کے عقیدے کی طرف نہیں بلانا چاہیئے۔ پھر خدا جس کو توفیق دے گا اور وہ حق کو تلاش کرے گا، تو امامت کے سچّے عقیدے کو قبول کرے گا۔

* * * * *

* * *

*

*

www.drhasanrizvi.org

۸۶ء

کتاب الحجّت

(یعنی نبوّت وامامت جو زمین پر خدا کی دلیل ہیں)

زمین پر حجّتِ خدا کے موجود ہونے کی ضرورت

★ ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے ایک دہریے نے سوال کیا: "انبیاء اور مرسلین کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا:

"جب ہم پر عقلی دلائل سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارا ایک خالق و مالک، پالنے والا رب ہے اور وہ تمام مخلوقات سے بلند و برتر ہے۔ پھر وہ حکیم مطلق سب پر غالب بھی ہے۔ اور ہم نے یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی نہ اُسے دیکھ سکتا ہے، نہ چھو سکتا، نہ مل سکتا ہے، اور نہ مخلوق اُس سے ملتی جلتی ہے تو ضروری ہو گیا کہ اُس کے پیغام پہنچانے والے اُس کی مخلوق کی طرف اُس کے بھیجے ہوئے آئیں اور اُس کی باتیں بتائیں، اُس کی مصلحتوں اور حکمتوں کو سمجھائیں اور اُن چیزوں کو بتائیں جن کے انجام دینے میں خود اُن کی بقا ہو۔ اور ترک کرنے میں اُن کی فنا رہو۔ وہ مخلوق کو خدا کے احکامات، فرائض اور

www.drhasanrizvi.org

محرّمات بتائیں۔ بس وہی انبیاء ہیں جو یہ کام کرتے ہیں۔ وہ خدا کے چنے ہوئے اُس کے آداب سکھائے ہوئے، صاحبِ حکمت و صاحبِ کردار ہیں۔ اُن کی اِن خصوصیّات میں وہ ممتاز ہیں، جبکہ خلقت کے لحاظ سے لوگوں جیسے ہیں۔ مگر وہ خدائے علیم و حکیم کی مدد اور حکمت سے شرفیاب ہیں۔

یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ہر زمانے میں انبیاءؑ و مرسلینؑ دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے ہیں، اور زمین کبھی حجّتِ خدا (خلیفۂ خدا) سے خالی نہ رہے گی۔ ہر حجّتِ خدا کے ساتھ خدا کا عطا کیا ہوا علم ہوتا ہے۔ یہی علم اُن کی سچّائی، صاحبِ عدل و انصاف ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔"

* * *

✪ منصور ابنِ حازم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنا استدلال یوں بیان فرمایا:

"جو اتنی سی بات جانتا ہے کہ کوئی اُس کا مالک و خالق ہے، تو وہ یہ بھی جان لے کہ اُس کی رضامندی بھی ہوتی ہے اور غصّہ بھی۔ بس اُس کی رضامندی اور ناراضگی کو نہیں جان سکتا مگر وحی یا رسولؑ کے ذریعہ سے۔

لہٰذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اُسے چاہیئے کہ رسولوںؑ کو تلاش کرے۔ جب وہ مل جائیں تو جان لے کہ یہی لوگ حجّتِ خدا ہیں۔ اور اُن کی اطاعت فرض ہے۔

* لوگوں نے عرض کی: "حجّتِ خدا تو قرآن ہے؟"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ،

www.drhasanrizvi.org

دہریہ اپنے مقصد اور عقیدوں پر دلیل لاتے ہیں، اور دوسروں کو مغلوب بھی کر لیتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ فقط قرآن حجت نہیں بغیر اپنے محافظ (وارث، مفسّر و امام) کے۔ تاکہ وہ قرآن کے بارے میں جو کچھ بھی بیان کریں وہ حق ہو۔" (باطل نہ ہو)۔

★ لوگوں نے سوال کیا کہ: "ابنِ مسعود یہ کہتے تھے کہ وہ عالم حضرت عمر ہیں، اور حذیفہ ہیں۔" ________ راوی کہتا ہے کہ:

میں نے کہا: نہیں ہو سکتے۔ اِس لیے کہ اُن میں سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ وہ پورے قرآن کا عالم ہے۔ اُن میں کوئی بھی پورے قرآن کا عالم نہیں۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ: میں یہ بات نہیں جانتا۔ دوسرے نے کہا کہ میں وہ بات نہیں جانتا۔" صرف حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السّلام ہیں جو کہتے ہیں کہ: "میں ہر بات جانتا ہوں۔" اِس لیے میں گواہی دیتا ہوں کہ بعدِ رسولِ خداؐ علیؑ عالمِ قرآن، محافظِ قرآن، لوگوں پر خدا کی حجت ہیں۔ اُنھوں نے جو کچھ قرآن کے بارے میں رسولِ خداؐ کے بعد فرمایا ہے، وہ سب حق ہے۔ اور قرآن کے مطابق ہے۔"

★ یہ سن کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"اللہ تم پر رحم کرے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ہشام بن الحکم سے فرمایا:

"بتاؤ، تم نے عمرو بن عبید (قاضی القضاۃِ کوفہ) سے کیا گفتگو

www.drhasanrizvi.org

کی تھی؟"

★ ہشام نے عرض کی:
★ میں نے اُس سے پوچھا: "آپ کی آنکھ ہے"؟
★ عمرو (قاضی): ہاں ہے۔
★ میں: آپ اُس سے کیا کام لیتے ہیں؟
★ عمرو: رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔
★ میں: آپ کے ناک ہے؟
★ عمرو: ہاں ہے۔
★ میں: آپ اِس سے کیا کام لیتے ہیں؟
★ عمرو: خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں۔
★ میں: آپ کے کان بھی ہیں؟
★ عَمرو: ہاں کان بھی ہیں۔
★ میں: آپ اِن سے کیا کام لیتے ہیں۔؟
★ عَمرو: آوازیں سُنتا ہوں۔
★ میں: آپ کے زُبان ہے؟
★ عَمرو: زبان بھی ہے۔
★ میں: آپ اِس سے کیا کام لیتے ہیں؟
★ عَمرو: کھانے کا ذائقہ معلوم کرتا ہوں۔
★ میں: آپ کے دل (دماغ) ہے؟

www.drhasanrizvi.org

* عمرو : "ہاں ہے"۔
* میں . یہ کیا کام کرتا ہے ؟
* عمرو : جب مجھے حواس کی معلومات پر شک وشبہ ہوتا ہے تو میں دل (دماغ) کی طرف رُجوع کرتا ہوں۔ جس سے مجھے یقین حاصل ہوجاتا ہے اور شک دور ہوجاتا ہے۔
* میں : تو گویا خدا نے دل (دماغ) کو شک دور کرنے کے لیے بنایا ہے۔ ؟
* عمرو : بے شک۔
* میں : تو بغیر قلب (دماغ) کے اعضاء کا شک دور نہیں ہوسکتا ؟
* عمرو : بے شک۔
* میں نے کہا : اے ابو مروان ! (قاضی صاحب کی کنیت ہے) جب خدا نے اِن چند حواس کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا، تاکہ اِن کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک دور ہوتا رہے، تو بھلا ایسا خدا اپنے بندوں کو حیرت، شکوک وشبہات اور اختلافات کی حالت میں کیسے چھوڑ دیتا ؟ اُس نے کوئی ایسا ھادی نہ بنایا ہوگا جو اُن کے شک، حیرت اور اختلافات کو دور کرکے انھیں یقین کی منزل تک پہنچا دے۔ ؟
* یہ سن کر عمرو (ابو مروان) ساکت اور مبہوت ہوگیا اور کچھ نہ بول سکا

www.drhasanrizvi.org

* پھر میری طرف متوجہ ہوا، اور بولا: تم ضرور ہشام بن الحکم ہو؟
* پھر کہا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟
* میں نے کہا: کوفے کا رہنے والا ہوں۔
* کہنے لگا: پھر ضرور تم وہی (ہشام) ہو۔ یہ کہہ کر وہ کھڑا ہو گیا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھایا، اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا۔
* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ سن ہنسے اور فرمایا:

"اے ہشام! یہ استدلال تمھیں کس نے سکھایا؟

* میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! آپ ہی کی تعلیمات سے اخذ کر کے ترتیب دیا۔
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہی دلیل حضرت ابراہیمؑ، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے۔"

* * *

ہشام اور ایک شامی کا مکالمہ

* ہشام ابن الحکم صحابیٔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
* شامی نے کہا: اے لڑکے! مجھ سے "امامت" پر بات کرو۔
* ہشام نے (برجستہ) کہا: اچھا، بتاؤ (تو سہی کہ) خدا نے مخلوق کی بہتری کے لیے کیا کام کیا؟
* شامی: خدا نے دلیل اور حجت کو قائم کیا، تاکہ لوگ متفرق نہ ہوں

www.drhasanrizvi.org

اُن میں اختلاف پیدا نہ ہو۔ وہ محبّت سے ایک دوسرے کے ساتھ رہیں۔

★ ہشام : وہ دلیل یا حجّت کون ہے ؟

★ شامی : جناب رسول اللہ م ہیں

★ ہشام : جناب رسول اللہ م کے بعد کون ہے ؟

★ شامی : کتاب (خدا) اور سنّت (رسول خدام)

★ ہشام : کیا کتاب اور سنّت نے ہمارے اختلافات کو دور کر دیا ؟

★ شامی : ضرور دور کر دیا۔

★ ہشام : پھر ہمارے اور تمھارے درمیان اختلاف کیوں ہے ؟ پھر تم شام سے ہماری مخالفت کرنے کے لیے کیوں آئے ہو ؟

★ شامی : چپ ہو گیا، اور کچھ نہ بول سکا۔

★ حضرت امام جعفر صادق ع نے شامی سے کہا : بولتے کیوں نہیں ؟

★ شامی : کیا بولوں - اگر کہتا ہوں کہ اختلاف نہیں ہے تو جھوٹ ہے۔ کیوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدّعی ہے۔ اِس صورت میں کتاب و سنّت نے ہمیں کیا فائدہ دیا ؟

(ماننا پڑے گا کہ خدا کا مقرّر کیا ہوا کوئی امام ہے جو قرآن اور سنّت پر خدا کی مقرّر کی ہوئی حجّت (اتھارٹی) ہے اُس کے بغیر قرآن اور سنّت سے لوگوں کے اختلافات دور نہیں ہو سکتے۔ ؎ بقول قمر جلالوی ؒ

بغیرِ آلِ نبی الحمد سے ہیں تفسیریں ؛؛ کتاب کیسے پڑھی جائے گی چراغ بغیر)

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

انبیاءؑ اور رسولوںؑ کے طبقات و درجات

✲ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"انبیاء و مرسلینؑ کے چار طبقے ہیں:

(۱) وہ نبیؑ، جس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مگر اُس پر فرشتہ نازل نہیں ہوتا۔

(۲) وہ نبیؑ جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور اُس کی آواز کو سنتا ہے وہ صرف اپنی ذات کے لیے نبیؑ ہوتا ہے کسی دوسرے کی طرف نبیؑ بنا کر نہیں بھیجا جاتا، بلکہ اُس کا بھی ایک امام ہوتا ہے۔ جیسے حضرت لُوطؑ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام امام تھے۔

(۳) تیسرے درجے کا نبیؑ وہ ہوتا ہے جو خواب میں بھی فرشتے کو دیکھتا ہے اور جاگتے ہوئے بھی۔ اور وہ فرشتے کی آواز کو سُنتا ہے۔ اور اُسے لوگوں کے گروہ کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار کی طرف۔ مگر اُس پر بھی ایک امام ہوتا ہے۔

(۴) چوتھے طبقے کا نبیؑ وہ ہے جو خواب میں بھی فرشتے کو دیکھتا ہے اور جاگتے ہوئے بھی۔ اور اُس کا کلام سُنتا ہے، اور خود امام بھی ہوتا ہے جیسے: اولوالعزم انبیاء۔ اُن میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم تھے جو پہلے نبی تھے۔ پھر خدا نے اُن کو امام بنایا۔ اُنھوں نے خدا سے دعا کی، کہ میری ذرّیت (اولاد) میں بھی امام بنانا۔ خدا نے

www.drhasanrizvi.org

ارشاد فرمایا: "اس عہدے (امامت) کو ظالمین نہ پائیں گے"۔ (القرآن)
یعنی: جس نے شرک اور بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔

* * *

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے اپنا عبد (بندہ) بنایا۔ پھر "نبی" بنایا۔ پھر "رسول" بنایا۔ اس کے بعد "خلیل" بنایا۔ خلیل بنانے کے بعد "امام" بنایا۔

یعنی: جب سارے فضائل (عبدیّت، نبوّت، رسالت اور خُلّت) جمع ہوگئے، تب فرمایا کہ اب میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں"۔ اب کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر عہدۂ امامت کی عظمت و جلالت پر تھی، اس لیے عرض کی: "میری اولاد میں سے بھی"
خدا نے فرمایا: "میرے عہدے (امامت) کو ظالم نہیں پاسکیں گے"، یعنی کوئی ظالم احمق، متقین کا امام نہیں بن سکتا۔"

(نوٹ) معلوم ہوا کہ امامتِ عظمیٰ کا عہدہ نبوّت، رسالت اور خُلّت تک سے بلند ہوتا ہے، اس لیے کہ ابراہیمؑ ان سب عہدوں پر فائز تھے، پھر بھی اُن کا امتحان لیا گیا، اور امتحان میں کامیابی کے بعد عہدے میں ترقّی ہوئی، پھر "امامت" کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ اصول یہی ہے کہ امتحان ہمیشہ اعلیٰ عہدے کے لیے ہوتا ہے، تاکہ پاس ہونے پر ترقّی دی جاسکے۔

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
" انبیاءِ کرامؑ کے پانچ سردار ہیں۔ وہی اولوالعزم رسولؑ ہیں۔
(۱) حضرت نوح علیہ السلام (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(۵) حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ اور حضرت محمّدؐ تمام انبیاءؑ کے سردار ہیں۔"

* * *

نبی، رسول، اور محدّث کا فرق

★ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے عرض کی: " نبی اور رسول میں کیا فرق ہے"؟
آپؑ نے فرمایا: " (۱) نبی فرشتے کو بظاہر نہیں دیکھتا۔
(۲) رسول وہ ہے جو فرشتے کی آواز کو بھی سنتا ہے اور اُسے خواب اور جاگتے ہوئے، دونوں صورتوں میں دیکھتا ہے۔"
(۳) میں نے عرض کی: " امام کون ہوتا ہے"؟
آپؑ نے فرمایا: " امام (محدّث) فرشتے کی آواز سنتا ہے مگر اُسے دیکھتا نہیں۔"

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
" امام کو پہچنوائے بغیر بندوں پر خدا کی حجّت تمام نہیں ہوتی۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"بندوں پر خدا کی حجت بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہو سکتی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدا کی حجت مخلوقات کے پیدا ہونے سے پہلے بھی تھی، اُن کے ساتھ ساتھ بھی رہے گی، اور اُن کے بعد بھی موجود رہے گی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"زمین، حجتِ خدا کے بغیر خالی نہیں رہ سکتی۔ خدا نے زمین کو عالم کے بغیر نہیں چھوڑا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حق، باطل سے جُدا نہ ہوتا... اگر ایک ساعت کے لیے بھی امام زمین پر نہ ہو تو زمین مع اپنے رہنے والوں کے اِس طرح جھولنے لگے جیسے کشتی دریا میں طوفان کے وقت جھولتی اور ڈگمگاتی ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اگر دو آدمی بھی زمین پر باقی رہ جائیں گے تو اُن میں کا ایک ضرور امام ہوگا۔ اور سب سے آخر میں مرنے والا بھی امام ہوگا، تاکہ کوئی شخص خدا کے سامنے یہ دلیل نہ دے سکے کہ مجھے خدا نے بغیر حجت و دلیل کے چھوڑ دیا تھا۔"

(نوٹ) اِسی لیے خدا سارے انسانوں سے پہلے حضرت آدمؑ کو

www.drhasanrizvi.org

پیدا کیا، اور اُن کو اپنا خلیفہ (حجّت) بنایا۔ حضرت آدمؑ کے
پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ اعلان خود خدا نے فرما دیا تھا پھر بھلا
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین ہو اور خلیفۂ خدا (حجّتِ خدا)
زمین پر نہ ہو؟ اس کا تصور بھی محال ہے۔

* * *

☆ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"خدا کی عبادت بس وہی کر سکتا ہے جو خدا کو پہچانتا ہے۔ اب جو شخص خدا کو بغیر پہچانے اُس کی عبادت کر رہا ہے، تو وہ گمراہی کی عبادت ہے۔"

* راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! اللہ کی معرفت (پہچان) کیا ہے؟ (یعنی اللہ معرفت کا کیا طریقہ ہے)

* آپؑ نے فرمایا: "اللہ اور اُس کے رسولؐ کی دل سے تصدیق کرنا اور حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السّلام سے دوستی رکھنا، اور اُن کو اور دیگر ائمۂ اہلِ بیتؑ کو ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ امامؑ ماننا، اور اُن کے دشمنوں سے برأت (بیزاری علیحدگی) اختیار کرنا۔ اِس طرح خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک خدا، رسولؐ اور ائمہؑ (اہلِ بیتؑ) کو نہ پہچانے۔ اور اپنے زمانے کے امامؑ کو بھی پہچانے۔ اور

www.drhasanrizvi.org

اپنے تمام معاملات میں اُنہی کی طرف رجوع کرے۔ اور اپنے کو اُنہی کے حوالے کر دے۔ مگر جو اوّل (امام) سے جاہل ہے، وہ آخری کو کیا جانے گا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جو (علم) کے گھروں میں اُن کے دروازوں سے آیا، اُس نے ہدایت پائی، اور جس نے (علمِ دین) آلِ محمدؐ کے غیر سے لیا، اُس نے ہلاکت اور تباہی کا راستہ اختیار کیا۔ (کیوں کہ جناب رسولِ خداؐ نے حضرت امام علیؑ کو علم کا باب (دروازہ) قرار دیا ہے۔ اور کیوں کہ) خدا نے خود اپنے ولیِ امر (یعنی جو خدا کے معاملات کا نگراں اور اُس کی طرف سے حکم دینے کا اہل ہو) کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملا دیا ہے۔ اور رسولؐ کی اطاعت کو خود اپنی اطاعت سے ملا دیا ہے۔ اب جس نے والیانِ امر (اولوالامر۔ ائمۂ اہلِ بیت) کی اطاعت نہ کی، اُس نے نہ اللہ کی اطاعت کی، نہ رسولؐ کی اطاعت کی۔ ... صاحبانِ امر ایسے لوگ ہیں جن کے لیے خدا نے فرمایا: "اُن گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا گیا ہے اور جن میں خدا کا ذکر ہوتا ہے۔ ... وہ ایسے لوگ ہیں کہ خرید و فروخت اُن کو خدا کی یاد (اطاعتِ خدا) سے غافل نہیں کرتی، اور نہ تجارت اُن کو خدا سے بے پرواہ کر سکتی ہے، وہ نماز قائم و دائم کرنے والے، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، وہ ڈرتے سہمے رہتے ہیں اُس دن سے جس دن دل اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔" .....

www.drhasanrizvi.org

خداوندِ عالم خود ارشاد فرماتا ہے:

"کوئی اُمت ایسی نہیں کہ جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔"

اِس لیے حیران و پریشان ہوا وہ جو اُس ڈرانے والے سے جاہل رہا۔ اور ہدایت پائی اُس نے جس نے غور و فکر کیا اور عقل سے کام لیا۔"

(اسی لیے) خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے:

"جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی۔ بلکہ وہ اُن دلوں کو اندھا کر دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں۔" (القرآن)

اِس لیے اللہ کے رسولؐ کی پیروی کرو اور اُن کے اہلِ بیتؑ کی پیروی کرو (کہ وہ رسولؐ کی پیروی میں اکمل ترین افراد ہیں) وہ خدا کی طرف سے امامت اور تقوی کے نشانات ہیں۔ اور سمجھ لو کہ اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰؑ کا تو انکار کرے اور باقی دوسرے تمام رسولوںؑ کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ (اِس لیے جو اُس کو نہ مانے جو حضرت عیسیٰؑ کو نماز پڑھائے گا' وہ کیسے ایمان لا سکتا ہے) اور اُن تک پہنچو جو ہدایت کے مینار ہیں۔ پردوں کے پیچھے خدا کی قدرت کے نشانات تلاش کرو' تاکہ تمہارا دین مکمل ہو جائے' اور تم اپنے مالک اللہ پر واقعی ایمان لانے والے بن جاؤ۔"

(نوٹ) ثابت ہوا کہ ایک نبیؑ کا انکار سارے انبیاءِ کرامؑ کا انکار ہے۔ بالکل اِسی طرح رسولِ اکرمؐ کے خدا کی طرف سے

www.drhasanrizvi.org

مقرر کیے ہوتے ایک وصی کا انکار بھی' سارے انبیاء کرامؑ اور خود رسولِ خداؐ کا انکار ہوگا۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"خدا نے تمام کام اسباب کے ذریعہ انجام دیے ہیں۔ اور ہر کام کا ایک سبب (ذریعہ) ہے جس سے کام انجام پاتا ہے۔ غرض ہر چیز کا ایک سبب ہے۔ اور ہر سبب کی ایک شرح ہے' اور ہر تشریح کے لیے ایک علم درکار ہے' اور ہر علم کے لیے ایک بابِ ناطق (بولتا ہوا امام) ہے جس نے اُن کو جان لیا' اُس نے معرفت حاصل کرلی' اور جو اُن سے جاہل رہا' وہ حقیقتاً جاہل ہی رہا۔ یہ علم والے رسول اللہؐ ہیں' اور ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہیں۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جو بھیڑ اپنے گلّے سے الگ پھر رہی ہے وہ راستہ گم کر دیتی ہے اُس کو کوئی بھیڑیا اُچک لیتا اور چیر پھاڑ ڈالتا ہے۔ یہی حال اِس اُمّت کے اُس شخص کا ہے جس کا کوئی ایسا امام نہ ہو جسے خدا نے امام مقرر کیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ آدمی گمراہ ہو کر پریشان گھومتا رہتا ہے۔ اب اگر اسی حال میں مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مرا۔

جان لو کہ ائمۂ کفر (ظالم حکمران) اور اُن کے پیچھے چلنے والے

www.drhasanrizvi.org

دین سے الگ ہیں۔ اُن کے امام خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اُن کے اعمال اُس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اُڑا لے جائے ــــ بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔"

* * *

✪ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

* "اعراف" ہم ہیں۔ ہم روزِ قیامت اپنے مددگاروں کو اُن کی (چمکتی) پیشانیوں سے پہچان لیں گے۔

* ہم ہی وہ "اعراف" ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی وجہ سے۔ (ذریعہ سے)

* ہم ہی وہ "اعراف" ہیں کہ جن کی معرفت خدا خود قیامت کے دن پلِ صراط پر کرائے گا۔

* پس جنّت میں داخل نہ ہوگا، مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا۔

* اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا، مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اُس کا انکار کیا ہوگا۔

اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی پہچان خود کرا دیتا لیکن خدا نے ہم (ائمہ اہلِ بیتؑ) کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا ہے، ہمیں اپنا چہرہ بنایا، جس سے خدا کی طرف توجّہ کی جاتی ہے۔

www.drhasanrizvi.org

غرض جس نے "ہماری ولایت" (اطاعت و سرپرستی) سے منہ پھیر لیا، اور ہمارے غیر (سلاطین ظلم و جور) کو ہم پر فضیلت دی، تو ایسے لوگ صراطِ مستقیم سے دھکیل دیے جائیں گے۔ جو لوگ ہمارے غیروں سے تعلق جوڑیں گے وہ گندے چشموں سے سیراب ہوں گے، وہ بھلا کیسے اُن لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں، جو ہماری طرف رُخ کریں، اور ہم سے ہر معاملے میں رُجوع کریں، اور جو ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو خدائے عزّ وجلّ کے حکم سے جاری ہوں۔ ہمارے لیے نہ ختم ہونا ہے اور نہ منقطع ہونا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اگر تم میں کوئی شخص ایک فرسخ (۳ میل) بھی جاتا ہے تو اپنے لیے ایک راستہ بتانے والا تلاش کرتا ہے جبکہ تم آسمانوں کے راستوں سے زمین (کے راستوں) کی نسبت زیادہ بے خبر ہو۔ ایسی صورت میں آسمانوں کے راستوں کے لیے ایک رہنما (امام) تلاش کرلو۔" (جو آسمانوں کے راستوں سے اچھی طرح واقف ہو۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے: "جس کو حکمت عطا کی گئی اُسے خیرِ کثیر عطا کر دیا گیا۔ (یعنی بے انتہا فائدے دیے گئے)"

www.drhasanrizvi.org

اس جگہ "حکمت" سے مراد اللہ کی اطاعت اور امامؑ کی معرفت ہے۔

★ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے:

"وہ جو میت کی طرح تھا، پھر ہم نے اُس کو زندگی بخشی۔ اور اُس کے لیے ایک نور قرار دیا کہ وہ اُس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے پھرے۔" (القرآن)

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"میت" سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات (اور صراطِ مستقیم) کو نہیں پہچانتا۔ اور "نور" سے مراد "امام" ہے کہ جس کی مشکلات میں پیروی کرنا ضروری ہے۔ اب جو امامؑ کی پیروی نہ کرے وہ شبہات کی تاریکیوں میں اِس طرح لپٹا ہوا ہے کہ اُس سے نکل نہیں سکتا۔ یہی وہ شخص ہے جو امامؑ کو نہیں پہچانتا۔" (یعنی: امامؑ معصوم کی پیروی نہ کرنے والا امامؑ کی معرفت نہ رکھنے کے سبب سے شکوک و شبہات کی تاریکیوں میں پھنسا رہتا ہے۔)

★ ★ ★

★ امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام سے ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا ترجمہ یہ ہے:

"جو آئے گا حسنہ (نیکی) کے ساتھ، خدا کی طرف سے اُس سے بہتر نیکی اُس کے لیے ہے۔ اور وہ قیامت کے دن بے چینیوں سے امن پائے گا۔ اور وہ جو بُرائی لائے گا، وہ اوندھے منھ

www.drhasanrizvi.org

جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ یہ بدلہ اُس کے عمل کا ہوگا جو اُس نے خود کیا ہوگا۔" (القرآن)

پھر آپؑ نے فرمایا: "حسنہ" (نیکی) سے مراد ہماری ولایت (یعنی اطاعت و سرپرستی) کو پہچاننا ہے۔ ہم اہلِ بیتؑ سے محبت کرنا ہے۔ اور "سیّئۃ" (برائی) سے مراد ہماری ولایت (سرپرستی و اطاعت) کا انکار کرنا ہے، اور ہم سے دشمنی رکھنا ہے۔"

(نوٹ) حضرت علی علیہ السلام کی یہ تفسیر آیۂ مودّۃ سے بھی ثابت ہے کہ پہلے خدا نے اقربائے رسولؐ کی مودّۃ کا حکم دیا پھر فرمایا: مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ" یعنی: جو (اس) نیکی کو کمائے گا ہم اُس کی نیکیوں میں اضافہ کردیں گے۔" (شوریٰ آیت ۲۳) اس آیت میں اہلِ بیتؑ کی محبت کو دو مرتبہ حسنہ (نیکی) فرمایا ہے۔ اِس لیے حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا: "حسنہ" سے مراد اہلِ بیتِ رسولؐ کی محبت ہے۔ کیونکہ یہی تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔

★ ★ ★

ائمۂ اہلِ بیتؑ کی اطاعت فرض ہے

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دین کی بلندی، سرفرازی کی چابی اور اُس کی کامیابی کا دروازہ" خدا کی رضامندی ہے۔ اور امامؑ کی معرفت کے بعد اُس کی اطاعت ہے۔ (کیوں کہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اُس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے منھ پھیر لیا تو (اے رسولؐ!) ہم نے تمھیں اُن پر داروغہ یا نگران بنا کر نہیں بھیجا۔"

(یعنی اگر وہ رسولؐ اور وصیِ رسولؐ کی اطاعت نہیں کریں گے تو خود کو تباہ کریں گے۔ رسولؐ یا آلِ رسولؐ کا کچھ نہ بگڑے گا)

* * *

★ خداوندِ عالم کا ارشاد فرمانا کہ: "ہم نے اُن کو ملکِ عظیم دیا۔" اِس آیت کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "اِس ملکِ عظیم" سے مراد ہماری (محمدؐ و آلِ محمدؑ) کی وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہم (محمدؐ و آلِ محمدؑ) وہ ہیں کہ خداوندِ عالم نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے۔ مالِ غنیمت اور ہر قسم صاف و پاک میں ہمارا حصہ (خمس) ہے؛

www.drhasanrizvi.org

ہم ہی راسخون فی العلم ہیں (یعنی علمِ الٰہی میں راسخ ہیں)
ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ جن سے حسد کیا جاتا ہے۔ اور جن کے متعلق خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

"کیا وہ حسد کرتے ہیں اُس چیز پر جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اُن کو دے رکھی ہے۔" (القرآن)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اوصیاءِ رسولِ خداؐ (ائمۂ اہلِ بیتؑ) وہی لوگ ہیں جن کے متعلق خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کی اطاعت کرو، اور رسولؐ کی اطاعت کرو، اور اُن کی (اطاعت کرو) جو تم میں اولی الامر (حکم دینے والے) ہیں۔"

★ یہی اوصیاءِ رسولِ خداؐ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا:

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رٰکِعُوْنَ" ۝ (مائدہ آیت ۵۵)

یعنی "بے شک تمہارا ولی اللہ ہے، اور اُس کا رسولؐ ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں، (یہ وہ ہیں) جو کہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔" (القرآن)

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" جس نے ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) کو پہچانا، وہ مومنِ (کامل) ہے۔ جس نے ہمارا اقرار نہ کیا وہ کافر ہے۔

★ جس نے ہمیں نہ پہچانا، لیکن (ہمارا) انکار بھی نہ کیا، وہ گمراہ ہے جب تک کہ وہ اُس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جسے خدا نے ہماری اطاعت کی شکل میں واجب کیا ہے۔

★ اب اگر وہ اُسی گمراہی کے عالم میں مرگیا، تو اللہ جو سزا چاہے گا اُسے دے گا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

" ھماری محبّت ایمان ہے اور ہماری دشمنی کفر ہے۔"

(یعنی ہم سے دشمنی رکھنا کفر ہے)

(نوٹ) جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا تھا کہ: " اے علیؑ! تمھاری محبّت ایمان ہے اور تم سے دشمنی رکھنا کفر و نفاق ہے۔

(صواعقِ محرّقہ ابن حجر مکی) ★ ★ ★

★ حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ

" جان لو کہ عالم (امام) اور اُس کی پیروی کرنا، وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا۔ امام کی اطاعت سے حقیقی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں، اور بُرائیاں مٹتی چلی جاتی ہیں۔ یہ نیکیوں کا ذخیرہ ہے مومنین کے لیے۔ اسی سے اُن کے درجات زندگی میں بلند ہوتے ہیں، اور

www.drhasanrizvi.org

مرنے کے بعد اُن کے لیے خدا کی رحمت ہی رحمت ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ بزرگ و برتر نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن ہم ہر گروہ کو اُس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے، اور اے رسولؐ! تم کو اُن سب پر گواہ بنائیں گے۔" (القرآن)

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ آیت خاص طور پر اُمّتِ محمّدیہ کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اُن کا ہر گروہ یا فرقہ اپنے اپنے امام کے ساتھ ساتھ ہوگا، اور ہم اُن سب پر گواہ ہوں گے، اور حضرت محمدؐ ہم پر گواہ ہوں گے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس نے ہماری تصدیق کی، قیامت کے دن ہم اُس کی تصدیق کریں گے۔ اور جس نے ہم کو جھٹلایا، قیامت کے دن ہم اُس کو جھٹلائیں گے۔"

* * *

★ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: "مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرٰهِيمَ"

یعنی: "تم اپنے باپ ابراہیمؑ کا گروہ ہو۔"

وہ ملّتِ ابراہیمؑ خاص طور پر ہم ہیں، ہمارا ہی نام پچھلی آسمانی کتابوں میں "مسلمین" یعنی: "خدا کے فرماں بردار" آچکا ہے اور اِس قرآن میں بھی ہمارا یہی نام ہے۔ تاکہ رسولِ خدا ہم پر گواہ ہوں، اور

www.drhasanrizvi.org

ہم، تم لوگوں پر گواہ ہوں۔"

★★★

★ حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے ہم کو پاک و پاکیزہ اور معصوم قرار دیا۔ (اسی لیے)
★ ہمیں زمین پر اپنی حجت بنایا، ——— اور
★ قرآن مجید کو ہمارا ساتھی بنایا، ——— اور
★ ہمیں قرآن مجید کا ساتھی بنایا، ——— اب
★ نہ ہم قرآن مجید سے جُدا ہوں گے، ——— اور
★ نہ قرآن مجید ہم سے جدا ہوگا۔"

٥ (اہلِ بیتؑ پاک کے ہر سانس کو اے مدّعی!
ہاں مِلا کر دیکھ لے آیاتِ قرآنی کے ساتھ۔)

★★★

★ خداوندِ کریم کے اِس ارشاد کے متعلق کہ: "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"
یعنی: "ہر قوم کے لیے کوئی ھادی ضرور ہے۔" (القرآن)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:
"ہر امام اپنے زمانے کے لوگوں کے لیے ھادی ہوتا ہے۔"

★★★

★ خداوندِ کریم کے اِس ارشاد کے متعلق کہ: "اے رسولؐ! تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ھادی ہوتا ہے۔" حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

www.drhasanrizvi.org

نے فرمایا: "جنابِ رسولِ خداؐ ڈرانے والے، اور ہم (اہلِ بیتؑ) میں سے آنحضرتؐ کے بعد ایک ھادی ہوتا ہے، جو لوگوں کی ہدایت کرتا ہے، اُن تعلیمات کی طرف جو آنحضرتؐ لے کر آئے تھے۔

اوّل خلق کے ھادی حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ ہوئے اور اُن حضرتؑ کے بعد اوصیاءِ رسولِ خداؐ (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہیں، ایک کے بعد ایک۔۔۔ اور ہم سے یہ امرِ ہدایت قیامت تک نہیں جائے گا۔۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) امرِ الٰہی کے ولی (یعنی حکمِ خدا کے پہنچانے والے) ہیں۔ ہم خدائے تعالیٰ کے علوم کا خزانہ ہیں۔ اور خدا کے رازوں کا مرکز ہیں۔"

* * *

☆ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ائمۂ اہلِ بیتؑ" اللہ کے خلیفہ ہیں اُس کی زمین پر۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اگر ہم (محمدؐ و آلِ محمدؐ) نہ ہوتے تو خدا کی پہچان (معرفت) نہ ہوتی۔ اِس لیے ہم اللہ کے باب (دروازے) ہیں اور ہم سے خدا نے اپنی مخلوق پر اپنی حجّت کو قائم فرمایا ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

★ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے:

"اللہ نے ایمان لانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں، اُن کو زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔" (القرآن)

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِن خلفاء سے مراد آئمۂ اہلِ بیتؑ ہیں"

★ ★ ★

★ ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیتِ قرآنی کے بارے میں سوال کیا: (ترجمۂ آیت)

"ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر، اور پیروی کرو اُس "نور" کی جسے ہم نے اُتارا ہے۔" (القرآن)

حضرتِ امام علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کی قسم اُس "نور" سے مراد آئمۂ اہلِ بیتؑ ہیں۔ اے ابو خالد! "نور" امامؑ ہے ــــ اور اے ابو خالد! امامؑ کا نور مومنین کے دلوں میں دوپہر کے وقت سورج کی روشنی سے بھی کہیں زیادہ تیز چمکتا ہے، اور وہی (امامؑ) مومنین کے دلوں کو روشن کرتا ہے، مگر خدا اُس نور کو روک دیتا ہے جس سے چاہتا ہے پس اُن کے دل تاریک ہو جاتے ہیں، اور اُن پر پردے پڑ جاتے ہیں۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

✯ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"قرآنِ مجید کی وہ آیت کہ:
"اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔) مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ (اُس کے نور کی مثال
★ مِشکوٰۃ (چراغدان) کی سی ہے۔
★ امامؑ نے فرمایا: "مشکوٰۃ (چراغدان) سے اوّلین مراد حضرت فاطمہ زہراؑ ہیں
★ "فِيْهَا مِصْبَاحٌ" (اُس چراغدان میں ایک چراغ ہے۔
★ "مِصْبَاحٌ" (چراغ) سے مراد حضرت امام حسن علیہ السلام ہیں۔
★ "اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ" (وہ چراغ شیشہ میں ہے)
"شیشہ" سے مراد حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔
★ "اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ"
یعنی (شیشہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہے)
حضرت فاطمہ زہراؑ تمام عالم کی عورتوں کے درمیان روشن ستارے کی طرح ہیں۔
★ "يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ"
یعنی: (وہ چراغ روشن ہے شجرۂ مبارکہ (حضرت ابراہیمؑ) سے)
★ "زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ"
یعنی (چراغ کا تیل زیتون کا ہے، جو نہ شرقی ہے نہ غربی)
یعنی: جو نہ یہودی ہے، نہ عیسائی۔

www.drhasanrizvi.org

★ "يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط

یعنی: (قریب ہے کہ علم (کا دریا) اُس سے پھوٹ نکلے، اگرچہ آگ نے اُسے چھوا بھی نہ ہو، تب بھی وہ نورٌ علٰی نورٍ ہے۔

یعنی: ایک امام کے بعد دوسرا امام ہے" خدا اُس نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے" یعنی ائمۂ اہلِ بیت کے ذریعہ سے خدا ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے" اور اللہ لوگوں کے لیے ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے"

سورۃ النور ۲۴ آیت ۳۵

* * *

★ حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اس قرآنی آیت کے بارے میں کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے۔

" يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○"

(سورۃ الصف ۶۱ آیت ۸) پ ۲۸

یعنی: "وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، جبکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا، اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی (کیوں نہ) ہو۔"

آپؑ نے فرمایا: "اللہ امامت کے نور کو مکمل کر کے رہے گا۔ وہ نورِ امامت ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"احکامِ شریعت کے سلسلے میں علیؑ (ابنِ ابی طالبؑ) کی عیب جوئی کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسولؐ کی عیب جوئی کرنے والا ہے۔"
حضرت علیؑ کی کسی چھوٹی یا بڑی بات کا رد کرنے والا شرک کرنے والا ہے، کیونکہ حضرت امام علی علیہ السلام (علم کا) وہ دروازہ ہیں جس سے آیا جانا چاہیئے، اور وہ راستہ ہیں جس کو چھوڑ کر چلنے والا فرور ہلاک ہوتا ہے۔ تمام ائمۂ اہلِ بیتؑ کو خدا نے زمین کا رُکن (ستون) قرار دیا ہے، تاکہ زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ ڈگمگانے نہ لگے۔
ائمۂ اہلِ بیتؑ زمین کے اوپر، آسمان کے نیچے خدا کی حجتِ بالغہ (بھرپور دلیل) ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:
- "میں جنّت اور جہنّم کا تقسیم کرنے والا ہوں۔
- میں ہی فاروقِ اکبر (سب سے بڑا حق کو باطل سے جدا کرنے والا) ہوں
- میں صاحبِ عصا ہوں (تمام مسلمانوں کو ایک نقطے پر جمع کرنے کا سبب ہوں)
- میں صاحبِ میسم ہوں (وہ نشانیاں ہوں جو امامت کی دلیل ہیں)
- میری وصایت (جانشینیٔ رسولؐ) کا تمام ملائکہ، مرسلین اور روح امین نے

www.drhasanrizvi.org

اعتراف کیا ہے۔ مجھے منصب امامت بالکل اُسی طرح عطا کیا گیا تھا جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ منصب (نبوّت) خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ روزِ قیامت آنحضرتؐ کو بُلایا جائے گا، اور وہ خلعتِ رسالت زیبِ تن کیے ہوئے ہوں گے۔ اور مجھے بھی بلایا جائے گا، اور میں بھی خلعتِ امامت پہنے ہوئے ہوں گا۔ پھر وہ حضرتؐ کلام فرمائیں گے، اور میں بھی اُن حضرتؐ کی طرح کلام کروں گا۔

مجھے چار خصلتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (غیرِ نبی) کو نہیں دی گئیں۔

(۱) مجھے موتوں اور بلاؤں کا علم دیا گیا ہے۔

(۲) مجھے انساب کا علم دیا گیا ہے۔

(۳) مجھے فیصلے کرنے کا علم دیا گیا ہے

(۴) مجھے غیب کا علم دیا گیا ہے (یعنی) مجھ سے کوئی چیز غائب نہیں رہی جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہے، اور جو پوشیدہ ہے (آئندہ کے لیے) وہ بھی مجھ سے دور نہیں۔ یہ سب (علم) خدا کی اجازت سے میرے سپرد کیا گیا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرِّضا علیہ السّلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اُس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دینِ اسلام کو کامل نہیں کر لیا۔ خداوندِ کریم

www.drhasanrizvi.org

نے قرآن مجید کو نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔
قرآن مجید میں وہ تمام باتیں بیان کی گئی ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے
اسی لیے خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

"ہم نے (قرآن) کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا"

اور جناب رسول اللہ ص کی آخری عمر میں یہ آیت اتری:

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ" (مائدہ آیت ۳ - پ ۶)

یعنی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا۔ اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔"

اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک اپنی اُمت پر دین کے تمام احکامات کو ظاہر نہ کر دیا اور لوگوں کو حق کے راستے پر لگا کر چھوڑا، اس طرح حضرت امام علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو تمام اُمت کے لیے ہدایت کی نشانی اور امام بنایا۔۔۔
۔۔۔ اِس لیے اب جس کسی نے یہ سوچا کہ خدا نے اپنے دین کو نامکمل چھوڑا ہے اُس نے خدا کی کتاب کو رد کیا۔

کیا لوگوں کو امام بنانے کا اختیار دیا گیا ہے؟ امامت اپنی

www.drhasanrizvi.org

قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت بلند اور اعلےٰ مرتبہ ہے۔
.... امامت کا مفہوم بہت گہرا ہے۔ لوگوں کی عقلیں امام کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتیں ---۔ اس لیے لوگ اپنے اختیار سے کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ (مثلاً: خود قرآن میں) اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منصبِ امامت سے مخصوص فرمایا، وہ بھی نبوت اور خُلّت کے عظیم مراتب کے بعد۔ گویا۔ امامت (نبوت، رسالت۔ خُلّت کے بعد) کا چوتھا مرتبہ ہے۔
(ثابت ہوا کہ امامت: نبوت، رسالت اور خُلّت سے بلند درجہ ہے)

خداوندِ کریم نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو امامت کے مرتبے کا شرف بخشا، اور فرمایا: "اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا"
یعنی: "میں تم کو لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں"
خلیلِ خدا نے خوش ہوکر اللہ کی عطا کو قبول کر لیا، اور بارگاہِ الٰہی میں درخواست کی: "اور میری ذریت میں سے" (بھی امامت کا مرتبہ عطا فرمانا)۔ خداوندِ بزرگ و برتر نے ارشاد فرمایا:-

"لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ہ"

یعنی (میرے اس عہدے کو ظالمین نہ پاسکیں گے۔)

اِس طرح اِس آیت نے قیامت تک کے لیے ظالموں (گنہگاروں) کی (خودساختہ) امامت کو باطل کر دیا۔ اور امامت کو اپنے خاص خاص لوگوں میں قرار دیا، جو خدا کے چُنے ہوئے تھے۔

پھر خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ شرف بھی بخشا کہ

www.drhasanrizvi.org

اُن کی اولاد میں صاحبِ طہارت لوگوں کو پیدا کیا۔ خود خدا نے فرمایا:

"ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق و یعقوبؑ عطا کیے، اُن سب کو صالح اور امام بنایا کہ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں، اور ہم نے اُن کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم رکھنے کی، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنے کی وحی کی۔" (القرآن)

پس اِس طرح امامت کا عہدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف صدیوں تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اِس کے وارث ہمارے نبیؐ اکرم ہوئے۔ جیسا کہ خود خدا نے ارشاد فرمایا:

"تمام لوگوں میں بہترین وہ لوگ ہیں جنھوں نے ابراہیمؑ کی پیروی کی، اور یہ نبیؐ، اور جن لوگوں نے اس کو دل سے مان لیا۔ اور اللہ خود ایسے مومنوں کا ولی (سرپرست اور مددگار) ہے۔" (القرآن)

پس اِس طرح یہ مرتبہ جنابِ رسولِ خداؐ کے لیے خاص ہو گیا۔ پھر یہ عہدۂ امامت حضرت علیؑ سے مخصوص ہوا اِسی اصول کی بنا پر جو خود خدا نے فرض کیا ہے، جنابِ رسولِ خداؐ کی اولاد میں وہ اصفیاء (منتخب امامؑ) ہوئے، جن کو خود خدا نے علم اور ایمان عطا فرمایا۔ جیسا کہ خود خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن اُن سے کہا جائے گا کہ تم قیامت کے دن تک

www.drhasanrizvi.org

کتابِ خدا کے ساتھ ساتھ رہے۔" (القرآن)

کیوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں۔ پس اِس صورت میں جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا؟

کیوں کہ امامت انبیاءِ کرامؑ کی منزلت جیسی ہے۔ اوصیاءِ انبیاءؑ کی میراث ہے، امامت اللہ کی خلافت ہے۔ رسول خداؐ کی جانشینی ہے۔ امیرالمومنینؑ کا مقام ہے۔ امام حسنؑ و امام حسینؑ کی میراث ہے۔ (جو روزِ ازل سے طے ہے)

امامت دین کی محافظ ہے۔ مسلمانوں کو منظّم رکھنے کا نظام ہے۔ اسی سے دنیا اور دین کے معاملات درست چلتے ہیں۔ اور مومنین کی عزّت ہے۔

* امامت اسلام کا سر ہے۔ اسلام کی بلند ترین شاخ ہے
* امامؑ ہی سے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد کا تعلّق ہے۔
* امامؑ ہی مالِ غنیمت کا مالک ہے۔
* امامؑ ہی صدقات (نیکیوں) کا وارث ہے۔
* امامؑ ہی خدا کے مقرّر کیے ہوئے حدود کو جاری کرنے والا ہے۔
* امامؑ ہی مسلمانوں کی سرحدوں کا محافظ ہے۔
* امامؑ اُن ہی چیزوں کو حلال بتلاتا ہے جسے خدا نے حلال فرمایا ہے
* امامؑ اُن ہی چیزوں کو حرام بتلاتا ہے جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

* امام حدودِ خدا کو قائم کرتا ہے۔
* امام دینِ خدا کے دشمنوں کو دفع کرتا ہے۔
* امام ہی لوگوں کو دینِ خدا کی طرف بُلاتا ہے۔
* امام حکمت (دانائی) اور عمدہ نصیحت کی باتیں بتلاتا ہے۔
* امام، خدا کی پوری پوری حجت ہے۔
* امام چڑھتا ہوا آفتابِ عالم تاب ہے۔
* امام ایک ایسا بلند مقام رکھتا ہے کہ لوگوں کی نگاہیں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں۔
* امام (ہدایت کے) میٹھے پانی کا چشمہ ہے جس سے (راہِ ہدایت) کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں۔
* امام، ہلاکتِ ابدی سے نجات دلاتا ہے۔
* امام، اُس مشعل کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لیے روشن کی جائے۔
* امام ہلاکتوں میں صحیح راستہ بتانے والا ہے۔۔۔ اِس لیے
* امام سے جدا ہونے والا ہلاک و برباد ہوجاتا ہے۔
* امام برسنے والا بادل ہے۔
* امام سایہ فگن آسمان ہے۔
* امام ہدایت کی کشادہ زمین ہے۔
* امام اُبلنے والا (ہدایت کا) چشمۂ آبِ فرات ہے۔

www.drhasanrizvi.org

★ امامؑ، مومن پر مہربان ہے۔
★ امامؑ، مومن کا بہترین ساتھی ہے۔
★ امامؑ، شفیق باپ ہے۔
★ امامؑ، مومن کا سگا بھائی ہے۔
★ امامؑ، مومن کے ساتھ ایسا ہمدرد ہے، جیسے مہربان ماں اپنے چھوٹے بچّے پر۔
★ امامؑ، لوگوں کی مصیبتوں میں اُن کی فریادوں کو پہنچنے والا ہے
★ امامؑ خدا کی مخلوق میں، خدا کا امین ہے۔
★ امامؑ، خدا کی حجت ہے۔
★ امامؑ، خدا کے بندوں پر خدا کا خلیفہ ہے۔
★ امامؑ مخلوقِ خدا کے شہروں میں اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور
★ امامؑ حرمِ خدا سے خدا کے دشمنوں کو دور کرنے والا ہے۔

مگر لوگوں نے خدا کے منتخب رسولؐ اور اہلِ بیتِ رسولؐ سے زیادہ اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن اُن کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے: "تیرا پالنے والا مالک جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے، لوگوں کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ لائقِ تسبیح بھی ہے، اور شرکت سے پاک بھی۔"
(القرآن)

اور تیرا خدا یہ بھی فرماتا ہے:
"جب اللہ اور اُس کا رسولؐ کسی بات کو طے کر دیں تو پھر کسی

www.drhasanrizvi.org

مومن یا مومنہ کو اُن کے اپنے معاملے میں بھی کوئی اختیار حاصل نہیں رہتا۔" "تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ تم خود کیسے فیصلے کرتے ہو۔؟" (القرآن)

★ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے:

"کیا یہ لوگ قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے، یا اُن کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ یا اُن کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے؟ کہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔" (القرآن)

پس اِس صورت میں خود امام بنانے میں اُن کا اختیار کہاں رہا؟

★ امامؑ عالم ہوتا ہے کسی بات سے ناواقف نہیں ہوتا۔

★ امامؑ، دین کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت نہیں کرتا۔

★ امامؑ معدنِ قدس و طہارت ہوتا ہے۔

★ امامؑ صاحبِ زہد و عبادت ہوتا ہے۔

★ امامؑ صاحبِ علم و ریاضت ہوتا ہے۔

★ امامؑ دعاءِ رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

★ امامؑ (حضرت علیؑ کے بعد) نسلِ سیّدہ فاطمہ زہراؑ معصومہ سے ہوتا ہے۔

★ امامؑ کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔ کوئی اُس کی شرافتِ حسب و نسب میں برابر نہیں ہوتا۔

★ امامؑ خاندانِ قریش سے ہوتا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

★ امامؑ، خاندانِ بنی ہاشم میں سب سے بلند مرتبہ ہوتا ہے۔

★ امامؑ عترتِ رسولِ خداؐ سے ہوتا ہے۔

★ امامؑ مرضیٔ خدا کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

★ امامؑ تمام فیصلوں کا عامل ہوتا ہے۔

★ امامؑ حلم کو ترقّی دینے والا، اور حلم سے پُر ہوتا ہے۔

★ امامؑ علمِ لدُنّی کا مالک ہوتا ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم کے احکام امامؑ کے وسیلے کے بغیر حاصل نہیں ہوتے اور نہ خدا اپنے بندوں کے اعمال اُس وقت تک قبول کرتا جب تک وہ امامؑ کو نہ پہچان لیں۔

امامؑ شکوک و شبہات کو دور کرنے والا ہوتا ہے، اور رسولِ خداؐ کی سُنّتوں کی گتھیوں کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ خدا نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اولادِ امام حسین علیہ السلام سے (اماموں کا) انتخاب فرمایا۔ ایک امام کے بعد دوسرے امامؑ کو چُنا۔ اُنھی سے اپنی مخلوق کو ہدایت پانے پر راضی ہوا۔ اُن اماموں کو اسی کام کے لیے چُنا۔ جب بھی اُن میں سے کوئی امامؑ دنیا سے گیا، اُس کے بعد فوراً دوسرا امامؑ معیّن کیا جو اُس کی وحدانیت کا روشن نشان اور (ہدایت کی) روشنی پھیلانے والا ہادی، اور دین کو قوّت بخشنے والا امام تھا۔ غرض جو ائمہؑ خدا کی

www.drhasanrizvi.org

طرف سے امامؑ ہیں وہی حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں، اور عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں، وہ خدا کی مخلوق پر خدا کی طرف سے مقرر کیے ہوئے نگہبان (محافظ) ہیں اور خدا کے بندوں کے لیے باعثِ ہدایت ہیں۔ اُن ہی کے نور سے شہروں میں (ہدایت کی) روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ

امامؑ اندھیروں کی روشنیاں ہیں۔ ——— وہ

امامؑ خدا کے کلام کی کنجیاں ہیں۔ ——— وہ

امامؑ اسلام کے ستون ہیں۔ ——— وہ

امامؑ خدا کے پسندیدہ ہیں۔ ——— وہ

امامؑ خدا کے منتخب ہوتے ہیں۔ ——— وہ

امامؑ خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتے ہیں ——— وہ

امامؑ ایسے ہادی ہیں جو خدا کے اسرار کے اُترنے کی جگہ ہیں۔ وہ

امامؑ کیوں کہ خدا کے منتخب ہیں اس لیے طہارت سے مخصوص ہیں۔ وہ

امامؑ اولادِ آدمؑ کے بقیہ (سردار) ہیں۔ ——— وہ

امامؑ ذریتِ نوحؑ ہیں۔ ——— اور وہ

امامؑ اولادِ ابراہیمؑ سے خدا کے چنیدہ ہوتے ہیں ——— اور وہ

امامؑ آلِ اسماعیلؑ کا خلاصہ ہوتے ہیں ——— اور وہ

امامؑ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔

خدا کی آنکھ ہمیشہ اُن کی حفاظت کرتی ہے تاکہ اُن کی عصمت باقی رہے خدا خود انھیں شبہات کے اندھیروں سے بچاتا رہتا ہے ——— اور

www.drhasanrizvi.org

خدا اُس امام کو عیبوں سے بری رکھتا ہے۔
خدا اُس امام کو لغزشوں سے بچائے رکھتا ہے۔
خدا اُس امام کو فواحش سے محفوظ رکھتا ہے۔

امام اوّلِ عمر ہی سے حلیم و بُردبار ہوتا ہے ——— اور
امام اوّلِ عمر ہی سے نیک ہوتا ہے ——— اور
امام آخرِ عمر تک عفّت مآب ہوتا ہے۔ ——— اور
امام آخرِ عمر تک صاحبِ علمِ (لَدُنّی) ہوتا ہے ——— اور
امام آخرِ عمر تک فضل (و شرف) کا مالک ہوتا ہے ——— اور
امام اپنے والد (بزرگوار) کے امر پر قائم (جانشین) ہوتا ہے۔ اور
امام اپنے والد (بزرگوار) کی زندگی میں خاموش رہتا ہے۔ اور
امام اپنے والد (بزرگوار) کی مدّتِ حیات ختم ہونے پر اپنی امامت کے
اُمور کا آغاز کرتا ہے ——— خود خدا کا ارادہ
امام کو اپنی حجّت قرار دیتا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا کہ:
"ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت عطا کی (اور اس طرح)
ہم نے اُن کو مُلکِ عظیم عطا کر دیا۔"
اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اولادِ ابراہیمؑ میں نبیؐ، رسُول اور امامؑ

www.drhasanrizvi.org

مقرر فرمائے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ اولادِ ابراہیمؑ میں تو اِس فضیلت کو مانتے ہیں، اور آلِ محمدؐ میں اِس فضیلت کا انکار کرتے ہیں۔ اِس آیت میں "ملکِ عظیم" سے مراد ہی یہ ہے کہ اولادِ ابراہیمؑ میں خدا نے امامؑ بنائے ایسے امامؑ کہ جس نے اُن (اماموںؑ) کی اطاعت کی، اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے اُن (اماموںؑ) کی نافرمانی کی، اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ پس یہی "ملکِ عظیم" ہے۔"

★ ★ ★

★ خداوندِ عالم کا ارشاد فرمانا کہ: "اور علامات ہیں اور ستارے سے وہ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔" (القرآن)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"نجم (ستارے) سے مراد رسولِ خداؐ ہیں اور خداوندِ عالم کی "علامات" (نشانیاں) ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام نے اِس آیت

"عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۙ"

(پارہ ۳۰ آیت ۱)

یعنی: "وہ لوگ نبأ عظیم" کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔"

آپؑ نے فرمایا: "مجھ سے بڑی نہ کوئی آیت (نشانی) ہے اور نہ مجھ سے بڑی کوئی نبأ (خبر) ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

٭ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص چاہتا ہے کہ ایسی زندگی گذارے جیسی انبیاءکرام نے گذاری ہے، اور اس کا مرنا شہیدوں کا سا ہو، اور وہ جنّت میں رہنا چاہے جس کو خود اللہ تعالیٰ نے بنایا سجایا ہے، اُس کو چاہیئے کہ وہ علی ؑ کو دوست رکھے، اور اُن کے بعد آئمہ ؑ اہلِ بیت ؑ کی پیروی کرے، جو میری عترت و اولاد ہیں۔ وہ میری مٹی (طینت) سے پیدا ہوئے۔ اللہ نے اُن کو میرا جیسا علم اور میری جیسی فہم و فراست عطا فرمائی ہے۔
وائے ہو میری اُمّت کے اُن لوگوں پر جو اُن کے مخالف ہوں۔
خداوندا! میری شفاعت اُن کو نصیب نہ ہو۔"

٭٭٭

٭ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
"ہم ہی راسخون فی العلم (علم میں مضبوط لوگ) ہیں۔
ہم ہی قرآن کی تاویل (اوّلین معنی) کے جاننے والے ہیں۔"

٭٭٭

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"یہ (قرآن) تمھارے لیے ذکر ہے، اور تمھاری قوم کے لیے بھی ذکر ہے۔" (القرآن)

٭ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ذکر سے مراد قرآن ہے، اور ہم (اہلِ بیت ؑ) رسولِ خدا ؐ کی قوم ہیں۔ (اوّلین معنی میں)۔ اور

www.drhasanrizvi.org

ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کیا وہ جو جانتے ہیں، اُن کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے۔"

اِس کے بارے میں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) وہ ہیں جو جانتے ہیں اور علم رکھتے ہیں۔ جو لوگ علم نہیں رکھتے، وہ ہمارے دشمن ہیں، اور ہماری پیروی کرنے والے صاحبانِ عقل و فہم ہیں۔" (آیت کے آخری الفاظ بھی یہی ہیں کہ: "صاحبانِ عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔)

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) "راسخونَ فی العلم" ہیں۔ (کیوں کہ) ہم قرآن کی تاویل (اوّلین اور حقیقی معنی) کے جاننے والے ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: "یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ۔" (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

یعنی: "اُس روز ہم ہر گروہ کو اُس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔"

تو مسلمانوں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ سب لوگوں کے امام نہیں؟

www.drhasanrizvi.org

جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں تمام انسانوں کی طرف خدا کا رسولؐ ہوں، مگر میرے بعد میرے اہلِ بیتؑ سے امامؑ ہوں گے۔ وہی لوگوں کے ھادی اور راہ سیدھا راستہ دکھانے والے ہوں گے، مگر لوگ اُن کو جھٹلائیں گے اور ائمۂ کفر (جھوٹے امام یا حکمراں) اُن پر ظلم کریں گے۔ ائمۂ ضلال (گمراہ کرنے والے امام یعنی حکّامِ جَور) اُن کے ماننے والوں کو بھی ستائیں گے۔

پس جن لوگوں نے اُن (سچّے اماموں) سے محبت کی اور اُن کی پیروی کی، اور اُن کی تصدیق کی، وہ مجھ سے ہیں، میرے ساتھی ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے۔

اور جنھوں نے اُن پر ظلم کیا ہوگا اور اُن کو جھوٹا سمجھا ہوگا، وہ مجھ سے نہیں ہیں، میں اُن سے بَری ہوں۔" (یعنی الگ ہوں)

★ ★ ★

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام نے اس آیت کے بارے کہ:

"ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ"

(سورۃ ۳۵ فاطر آیت ۳۲ پ ۲۲)

یعنی: "پھر ہم نے اپنی اس کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو

www.drhasanrizvi.org

ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا تھا پس اُن میں
سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں، اور کچھ میانہ رَو ہیں
اور کچھ حکمِ خدا سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں۔
یہی تو (خدا کا) ، بہت بڑا افضل ہے۔"
حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا :۔
"نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے (بڑھ چڑھ نیکیاں کرنے والے)
امامؑ (ائمہ اہلِ بیتؑ) ہیں۔

★ میانہ رَو : وہ لوگ ہیں جو امامؑ (برحق) کو پہچانتے ہیں۔
★ اور اپنے اوپر ظلم کرنے والے : وہ لوگ جو امامؑ کو نہیں پہچانتے۔"

★ ★ ★

★ راوی نے حضرت امام علی ابن موسیٰ الرِّضا علیہ السلام سے
اسی آیت : ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ .... الخ
یعنی : "پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے
اپنے بندوں میں سے چُن لیا ..." (القرآن)
کے بارے میں امام علیہ السلام نے فرمایا : "وہ اولادِ فاطمہؑ کے ائمہؑ ہیں
وہی سابق بالخیرات (نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانے والے
ہیں)"

★ ★ ★

★ قرآن مجید کا یہ ارشاد فرمانا کہ : "یہ قرآن ہدایت کرتا ہے اُس
چیز کی طرف جو بالکل مضبوط اور درست ہے"۔ اِس کے بارے میں

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" یہ قرآن امامؑ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اِس لیے کہ امامؑ کے بغیر ہدایت کا ملنا ممکن نہیں۔"

★ ★ ★

★ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

" اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔" اس کے بارے میں حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا:

* "کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی نعمت کیا ہے"؟

* راوی نے عرض کی: "نہیں"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ نعمت مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے، اور وہ نعمت ہماری ولایت ہے۔"

★ ★ ★

★ ایک شخص نے حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے ایک آیت کے بارے میں سوال کیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

" بے شک اِس میں نشانیاں ہیں صاحبانِ فراست کے لیے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے۔" (القرآن)

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ صاحبانِ فراست (انتہائی عقلمند لوگ) ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہیں۔ اور ہم ہی وہ راستہ ہیں جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

٭ حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ:
"صاحبانِ فراست" میں سب سے اوّل جنابِ رسولِ خدا ہیں۔ آنحضرت ص کے بعد میں ہوں، اور پھر میری ذرّیت (کے آئمہ ع)"

٭ ٭ ٭

٭ قرآن مجید کا ارشاد کہ: "عمل کرو، پس اللہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے، اور اُس کا رسول ص اور مومنین دیکھ رہے ہیں۔"
اِس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "یہاں "مومنین" سے مراد ہم آئمہ ع (اہلبیت ع) ہیں۔"

٭ ٭ ٭

٭ قرآن مجید کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:
"وہ لوگ جنھوں نے کہا: اللہ ہمارا مالک ہے" اور وہ پھر اِس پر قائم بھی رہے۔"
اِس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "اِس سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت پر یکے بعد دیگرے قائم رہے۔ یعنی ایمان لاتے رہے" "اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں، اور اُن سے کہتے ہیں کہ آئندہ کا خوف نہ کرو، اور نہ پچھلی باتوں پر غم کرو۔ تم کو اُس جنّت کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"
(القرآن)

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "وہ علم جو

www.drhasanrizvi.org

حضرت آدم علیہ السلام لے کر آئے تھے اُٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلا کرتا ہے۔ اور حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام اِس اُمّت کے عالم تھے، اور اُن جناب کے بعد ہم ہیں۔ اور ہم میں سے جو کوئی عالم جب مرتا ہے اُس کے خاندان سے دوسرا اُس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اور اُس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ یا خدا جتنا چاہے اور بڑھا دے۔"

٭ ٭ ٭

٭ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ نے تمام نبیوں کا علم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع کر دیا تھا، اور آنحضرتؐ نے وہ سب علم امیر المومنین علیہ السلام کو تعلیم فرمایا۔ اب ایسی صورت میں یہ شخص یہ پوچھتا ہے کہ علیؑ زیادہ عالم تھے یا کوئی دوسرے انبیاءؑ؟"

٭ ٭ ٭

٭ عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اُس کو تحریر فرمایا کہ:

"جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خداوندِ عالم کے امین تھے خدا کی مخلوق پر۔ جب آنحضرتؐ کی روح قبض کی گئی، تو ہم ائمۂ (اہلِ بیت) آنحضرتؐ کے وارث ہوئے۔ پس ہم اللہ کے امین ہیں خدا کی زمین پر۔ ہمارے پاس تمام اُن بلاؤں کا علم ہے جو آنے والی ہیں، موت کے آنے کا علم بھی ہے۔ ہم اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ ہیں۔ ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اُس کے

www.drhasanrizvi.org

ایمان اور نفاق کو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے پاس ہمارے ماننے والوں کے نام اور اُن کے آباء واجداد کے نام لکھے ہوتے ہیں.... وہ اُسی جگہ وارد ہوں گے جہاں ہم وارد ہوں، اور اُسی جگہ داخل ہوں گے جہاں ہم داخل ہوں گے.... ہم اولادِ انبیاءؑ ہیں، اور اوصیاءِ انبیاءؑ کی اولاد ہیں... ہم کو خدا کی کتاب میں خصوصی مقام دیا گیا ہے------

* ہم رسولِ خداؐ کے نزدیک صاحبانِ فضیلت ہیں......
* ہم پر خداوندِ عالم نے اپنے دین کو واضح فرمایا ہے جیسا کہ اُس نے اپنی کتاب (قرآن) میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"واضح کیا ہم نے تم پر (اے محمدؐ وآلِ محمدؐ) اُسی بات کو بھیجا جو ہم نے نوحؑ پر وحی کیا تھا۔" (القرآن)

★★★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جنابِ سلیمانؑ وارث ہوئے حضرت داؤدؑ کے، اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارث ہوئے جنابِ سلیمانؑ کے۔ اور ہم وارث ہوئے حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ بیشک ہمارے پاس تورات، انجیل اور زبور کا علم ہے۔ اور الواحِ حضرت موسیٰؑ کا کا بیان بھی ہمارے پاس ہے۔"

پھر فرمایا: "علم وہ ہے جو رات، دن، روز بروز، ساعت بساعت بڑھتا رہے۔"

★★★

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

"آسمان و زمین میں کوئی چھپی ہوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کتاب مبین میں نہ ہو۔"

٭ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

"ہم نے اِس کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔"

۔ پس ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے چُنا اور ہم کو اس کتاب (قرآن) کا وارث بنایا جس میں ہر شئے کا بیان موجود ہے۔"

(یعنی کیوں کہ ہم کو خدا نے قرآن کا وارث بنایا، اِس لیے قرآن کا علم بھی ہم کو عطا فرمایا۔ اِس طرح ہر چیز کا علم ہمیں خدا کی طرف سے حاصل ہوا۔)

٭٭٭

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہے کہ میں نہیں جانتا۔"

٭٭٭

☆ مفضّل بن عمر کہتے ہیں کہ: "ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپؑ کی زبانِ پاکیزہ سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا۔ لہٰذا ہمارے دریافت کرنے پر امام علیہ السلام نے فرمایا:

www.drhasanrizvi.org

* "میں حضرت الیاسؑ نبیِ خدا کو یاد کر رہا تھا۔ وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گذار نبیؑ تھے۔"
* میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! "وہ سجدے میں کیا پڑھتے تھے"؟
* حضرت امام علیہ السّلام نے سُریانی زبان میں اُن کی دعا سنائی پھر عربی میں اُس کا ترجمہ فرمایا۔ وہ کہتے تھے کہ:

"اے خدا! کیا تُو مجھے آگ کی سزا پاتے ہوئے دیکھے گا، حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں،

* کیا تُو مجھے اپنے عذاب میں گرفتار دیکھے گا، حالانکہ میرا چہرہ تیرے سامنے خاک پر جھکا رہا ہے؟
* کیا تُو مجھے معذّب دیکھے گا، جبکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے؟
* کیا تُو مجھے اپنے عذاب میں سزا پاتا دیکھے گا جبکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگتا رہا ہوں۔"
* خدا نے وحی فرمائی: "اے الیاسؑ! اپنا سر سجدے سے اُٹھاؤ میں تمھیں عذاب نہ دوں گا۔"

* * *

* حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ یہ دعوٰی کر سکے کہ اُس کے پاس قرآن کے ظاہر و باطن کا پورا پورا علم ہے، سوائے اوصیاءِ رسولؐ کے۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہم کو تفسیر قرآن کا علم دیا گیا ہے، ہمارا علم خدا کے احکام سے متعلق ہے، اور زمانے کے تغیرات اور حادثات سے بھی متعلق ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"میں کتاب خدا کا اوّل سے آخر تک پوری طرح جاننے والا ہوں، اس طرح کہ گویا وہ سارا علم میری مٹھی میں ہے۔ قرآن میں آسمان و زمین کی خبریں ہیں، اور ہر اُس بات کا بھی علم ہے جو ہو چکا ہے، اور جو کچھ ہونے والا ہے (کیوں کہ) خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے:

"اِس کتاب میں ہر چیز کا بیان ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے سوال کیا گیا: "وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ"

یعنی (اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے)

حضرت امام علیہ السلام نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا: "ہمارے پاس کُل کتاب کا علم ہے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو (اپنے اسم اعظم کے) دو حرف

www.drhasanrizvi.org

عطا کیے تھے۔ انہی دونوں حروف (اسمار) سے وہ معجزے دکھایا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰؑ کو چار حرف دیے گئے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کو آٹھ حروف عطا کیے گئے تھے۔

حضرت نوحؑ کو پندرہ حروف عطا فرمائے گئے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو پچیس حروف دیے گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ تمام حروف جمع فرما دیے (اور یہی نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ نے اسمِ اعظم میں تہتّر حروف میں سے بہتّر حروف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے۔ صرف ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔"

* * *

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آباءِ طاہرینؑ سے روایت فرمائی ہے کہ:

"خداوندِ عالم کے اسماءِ اعظم کے تہتّر حروف ہیں۔ اُن میں سے آصفؑ بن برخیا کو صرف ایک حرف (کا علم) دیا گیا تھا جس سے اُنھوں نے حکم دیا اور اُن کے شہر اور شہرِ صبا کے درمیان کی زمین سمٹی اور اُنھوں نے ملکہ بلقیس کا تخت اپنے پاس منگا لیا..... جبکہ ہمارے پاس اللہ کے اسمِ اعظم کے بہتّر حروف ہیں، اللہ کے پاس ایک حرف ہے، جو اُس کے علمِ غیب میں ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"الواحِ موسیٰؑ ہمارے پاس ہیں۔ عصائے موسیٰؑ ہمارے پاس ہے (اس لیے کہ) ہم انبیاء کے وارث ہیں۔"

* * *

★ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ترکے میں ایک تلوار، ایک زرہ، ایک چھوٹا نیزہ، ایک پالانِ شتر، ایک چت کبرا خچر چھوڑا اور حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام اُن سب کے وارث ہوئے۔

* * *

★ راوی نے حضرت امام علی ابنِ موسیٰؑ الرضا علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ: "ذوالفقار نامی تلوار کہاں سے آئی تھی؟"
حضرتِ امام علیہ السلام نے فرمایا: "جبرئیلؑ آسمان سے لائے تھے اور اُس کا قبضہ چاندی کا تھا، اور وہ میرے پاس ہے۔"

* * *

★ حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ہمارے پاس تبرکاتِ رسولؐ ہیں۔ اُن کی مثال بنی اسرائیل کے تابوت کی طرح ہے۔ اُن میں جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت اور سلطنت بھی جاتی تھی۔ پس آج جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں، وہیں علم ہیں، وہیں دارالعلم (علم کا گھر) ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو علم کا ایک باب تعلیم فرمایا، جس سے ہزار باب علم کے آپؑ پر منکشف ہو گئے۔

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی ابنِ ابیطالبؑ علیہ السلام کو علم کے ہزار باب تعلیم فرمائے، جس سے انؑ پر ہر ہر باب سے ہزار ہزار باب اور منکشف (کھل) گئے۔

* پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارے پاس جامع (کا علم) ہے"

* راوی نے عرض کی: "جامع کیا ہے"؟

* آپؑ نے فرمایا: "وہ ایک صحیفہ (کتاب) ہے، ستر ہاتھ لمبا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دہنِ مبارک سے جو کچھ ارشاد فرمایا حضرت امام علی علیہ السلام نے اپنے دستِ حق پرست سے اُس کو لکھ لیا، اُس میں تمام حلال و حرام کا علم ہے اور ہر اُس چیز کا علم ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے، یہاں تک کہ ہلکی سی خراش کی دِیت کا بھی ذکر موجود ہے"۔

* پھر امام علیہ السلام نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا:

"ہمارے پاس جفر (کا علم) بھی ہے"۔

* میں نے عرض کی: "حضور پُر نور! جفر کیا ہے"؟

* آپؑ نے فرمایا: "وہ ایک ظرف ہے جس میں تمام انبیاءِ بنی اسرائیل کا علم موجود ہے"۔ . . . . پھر امام علیہ السلام نے کچھ

www.drhasanrizvi.org

دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا:

"ہمارے پاس مصحفِ فاطمہؑ بھی ہے۔۔۔۔ وہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے۔ قرآن میں ایک حرف (یعنی اجمال) ہے"۔ (اور مصحفِ فاطمہؑ اُس اجمال کی تفصیل ہے)

★ پھر امام علیہ السلام نے کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا:

"ہمارے پاس علمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ہے (یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا، اُس کا علم ہے) حتّٰی کہ قیامت تک ہونے والے واقعات کا علم ہے"۔

راوی نے عرض کی: "یقیناً اِس کو علم کہتے ہیں۔"

★ آپؑ نے فرمایا: "ہاں، اِس کے علاوہ بھی ہے"۔

★ راوی (ابوبصیر) نے عرض کی: "وہ کیا ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "جو حادثے شب و روز میں رونما ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد، اور ایک شے دوسری شے کے بعد ظاہر ہوتی رہتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی، ہمیں اُس کا بھی علم ہے"۔

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہمارے پاس وہ علم ہے کہ ہم، لوگوں کے محتاج نہیں، بلکہ لوگ ہی ہمارے محتاج ہیں۔ ہمارے پاس ایک ایسی کتاب کا علم ہے جسے رسولِ خداؐ نے لکھوایا اور حضرت امام علیؑ نے لکھا۔ اُس میں حلال و حرام

www.drhasanrizvi.org

کا بھی ذکر ہے۔ اور ہم جانتے ہیں ہر اُس کام کو جو تم شروع کرتے ہو اور جسے تم ختم کرتے ہو۔"

* * *

شبِ قدر اور امامؑ کا علم

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" شبِ قدر میں ولیِ امر کی طرف تمام سال کے ہونے والے اُمور کی تفصیل نازل ہوتی ہے۔ ولیِ امر (امامؑ) کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لیے ایسا ایسا کرو، اور لوگوں کے لیے ایسا ایسا کرو۔

اس کے علاوہ ہر روز اُسے خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے جو خاص خاص معاملات سے متعلق ہوتا ہے۔

پھر آپؑ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

" وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(یعنی: " اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں، اور سات سمندر سیاہی بن جائیں، تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے بیشک اللہ عزیز و حکیم ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:-

www.drhasanrizvi.org

"جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو اُس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خداوندِ عالم نے آنحضرت کو اُن تمام باتوں سے آگاہ نہ فرما دیا جو ہو چکی ہیں، اور جو آئندہ ہونے والی ہیں، مگر یہ علم زیادہ تر مجمل ہوتا ہے جس کی تفصیل و توضیح شبِ قدر میں آتی رہتی ہے۔

* یہی صورت امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کی تھی۔ وہ بھی سارا علم مجمل طور پر جانتے تھے جس کی وضاحت شبِ قدر میں ہوا کرتی تھی۔

* اسی طرح اوصیاءِ رسولؐ (ائمۂ اہلِ بیتؑ) کے پاس شبِ قدر میں تفصیل آتی ہے۔ اُن کو شبِ قدر میں بتایا جاتا ہے کہ خدا کے امر کے مطابق کس کس طرح عمل کریں۔"

⋆ ⋆ ⋆

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"کوئی نبی نہیں مرتا، مگر یہ کہ اُس کا علم اُس کے وصی کے پاس ہوتا ہے۔ اور شبِ قدر میں ملائکہ اور روح خدا کا حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔ صاحبانِ امر (اوصیاءِ رسولؐ) اُس حکمِ خدا کو خدا کے بندوں پر جاری کرتے ہیں۔

* سائل نے عرض کی: "کیا وہ اُس حکم کو پہلے سے نہیں جانتے تھے؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ضرور جانتے ہیں، مگر وہ کسی شئے کو جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہاں تک کہ اُن کو شبِ قدر میں بتایا جاتا ہے کہ

www.drhasanrizvi.org

وہ آنے والے سال میں ایسا ایسا کریں۔"

* * *

✡ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ہمارے لیے شبِ جمعہ عظیم الشّان ہوتی ہے۔ اُس رات میں تمام انبیاء کی روحیں، اُن کے اوصیاء کی روحیں، اور اِس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے، آسمان کی طرف پرواز کرتی ہیں اور عرشِ الٰہی کے سامنے پہنچ جاتی ہیں۔ پھر اُس کا طواف کرتی ہیں، اور عرش کے ہر پائے کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں۔ پھر اپنے اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں۔ پس اس کے بعد سب انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ اور صبح کے وقت وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اُس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔"

* * *

✡ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جب شبِ جمعہ آتی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمۂ اہلِ بیت ؑ کی روحیں عرشِ خدا تک پہنچتی ہیں پس جب ہماری ارواح اپنے ابدان کی طرف لوٹتی ہیں تو علم کے ساتھ لوٹتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارا علم ختم ہو جاتا۔"

* * *

✡ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اُس کی ابتداء جنابِ رسولِؐ خدا

www.drhasanrizvi.org

سے ہوتی ہے، پھر جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس وہ علم آتا ہے پھر ایک امامؑ سے دوسرے امامؑ کی طرف آتا ہے، تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اوّل سے زیادہ نہ ہو۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" خدا کے علم دو قسم کے ہیں:- ایک وہ علم جو خدا کے پاس ہے اور خدا نے کسی کو اُس سے مطلع نہیں کیا۔

دوسرا وہ علم ہے جو اُس نے ملائکہ اور مرسلینؑ کو دیا ہے۔

پس جو علم ملائکہ اور مرسلینؑ کو دیا ہے وہی ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) کو بھی عطا فرمایا ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" میں جانتا ہوں جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

* میں جانتا ہوں کہ جو کچھ جنّت میں ہے اور جو جہنّم میں ہے۔

* میں جانتا ہوں کہ جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے۔

* میں نے یہ سب کچھ قرآن سے جانا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے

" اِسی (قرآن) میں ہر چیز کا بیان ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے

www.drhasanrizvi.org

کہ وہ کسی انسان کی اطاعت تو اپنے بندوں پر فرض کرے اور صبح وشام کی آسمانی خبریں اُس سے چھپائے رکھے۔"

* * *

✯ ہشام بن الحکم کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ کے مقام پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علمِ کلام سے پانچسو سوالات کیے، حضرتؑ نے ہر سوال کا جواب اِس طرح دیا کہ:

"لوگ اِس مسئلے میں اس طرح کہتے ہیں اور حضرتؑ نے فرمایا کہ تم اُن کے جواب میں ایسا ایسا کہو۔"

"میں نے عرض کی: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، علمِ فقہ کے بارے میں تو میں جانتا ہی تھا کہ آپؑ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج مجھے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ علمِ کلام میں بھی آپؑ سب سے بڑے عالم ہیں!"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: وائے ہو تم پر، خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی جب تک خدا کی طرف سے کوئی ایسا انسان موجود نہ ہو جو لوگوں کی ضرورتوں (علمی سوالات) کو حل کر سکے۔"

* * *

✯ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جبرئیلؑ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں دو انار لائے، آنحضرتؐ نے اُن میں سے ایک پورا انار نوش فرمایا، اور دوسرے انار کے دو ٹکڑے کیے۔ آدھا انار تو خود کھایا اور آدھا حضرت علیؑ کو

www.drhasanrizvi.org

کھلا دیا۔ پھر فرمایا: "اے علیؑ! جانتے ہو کہ یہ دونوں انار کیا تھے؟"

حضرت امام علیؑ نے عرض کی: "نہیں"

آنحضرتؐ نے فرمایا: "پہلا انار نبوت کا تھا جس میں تمہارا حصہ نہ تھا، اور دوسرا انار علم کا تھا، اُس میں تم میرے شریک ہو۔"

* راوی نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! "حضرت علیؑ کیسے شریک تھے؟"

* امامؑ نے فرمایا: "خدا نے جو علم آنحضرتؐ کو عطا فرمایا تھا اُس کے متعلق حکم دیا کہ اس علم کو علیؑ کو بھی تعلیم دیں۔"

* * *

* راوی (حارث بن مغیرہ) کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپؑ حضرات کو علم کیسے حاصل ہوتا ہے؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارا علم جناب رسولِ خداؐ اور حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کی وراثت ہے۔"

* میں نے عرض کی کہ: "ہم نے تو سُنا ہے کہ علم آپؑ حضرات کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے، اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں، ایسا بھی ہوتا ہے۔"

* * *

* حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"ہمارا (ائمۂ اہلِ بیتؑ کا) علم تین قسم کا ہے۔ (۱) زمانۂ ماضی

www.drhasanrizvi.org

کا علم (جو ایک امامؑ سے دوسرے امامؑ کو ملتا ہے۔)

(۲) دوسرے قسم کا علم قرآنِ مجید سے حاصل ہوتا ہے۔

(۳) تیسرے قسم کا علم روزمرّہ کے حوادث و واقعات کا علم ہے۔ (جو شبِ قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ علم ہمارے دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتے کی آواز ہمارے کانوں میں آتی ہے۔ یہ ہمارے علم کی سب سے بہترین قسم ہے لیکن ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کے تمام معاملات اپنے بعد کے لیے، حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے سپرد فرمادیے اور اُنؑ حضرت کو اپنا امین بنایا۔ پس تم نے تو اُنؑ کو مان لیا، لیکن دوسرے لوگوں نے اُن کا انکار کیا۔

پس ہم تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہیں۔ خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لیے کوئی بھلائی نہیں رکھی۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"مخلوقِ خدا پر واجب ہے کہ حلال و حرام کا علم ہم سے حاصل کریں، گمراہ اماموں کی طرف نہ جائیں۔ لیکن ہم میں نبوّت نہیں (صرف امامت ہے۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"ہم، علمِ خدا کے خزانہ دار اور ترجمان ہیں۔

* ہم معصوم ہیں۔ اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اور
* ہماری نافرمانی سے خدا نے روکا ہے

ہم اللہ کی مکمل حجت ہیں، آسمان میں بھی اور زمین پر بھی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"ائمۂ اہلِ بیتؑ نبی نہیں ہیں۔۔۔ اِس کے علاوہ جتنی بھی فضیلتیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہیں، اُن سب میں ائمۂ اہلِ بیتؑ، جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

"ائمۂ اہلِ بیتؑ علماء ہیں، سچے ہیں، مفہم (علوم کو سمجھانے والے) اور محدّث ہیں۔"

★ ★ ★

★ مفضّل بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپؑ کیوں کر اطرافِ عالم کی خبر رکھتے ہیں جبکہ آپؑ حضرات اپنے گھروں میں ہوتے ہیں؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے مفضّل! خداوندِ عالم نے نبیؐ میں پانچ روحیں قرار دی ہیں۔ (۱) روحِ حیات۔ جس سے وہ چلتے

www.drhasanrizvi.org

بھرتے ہیں۔

(۲) روحِ قوّت: جس سے وہ اُٹھتے بیٹھتے اور جہاد کرتے ہیں۔

(۳) روحِ شہوت: جس سے وہ کھاتے پیتے اور حلال عورتوں سے نکاح کرتے ہیں۔

(۴) روحِ ایمان: جس سے وہ ایمان لاتے ہیں اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۵) روح القدس: جو نبوّت کی حامل ہے۔ جب نبیؐ کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح القدس امامؑ کے پاس آجاتی ہے۔ (یعنی عمل میں امامؑ بھی نبیؐ جیسا ہوتا ہے) یہ روح القدس سوتی نہیں، نہ غافل ہوتی ہے، نہ دنیا کی طرف مائل ہوتی ہے، اور نہ دین سے بیخبر یا غافل ہوتی ہے۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
"روح، اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل و میکائیلؑ سے بھی عظیم ہے۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتی تھی۔ اور وہی ائمۂ (اہلِ بیتؑ) کے ساتھ رہتی ہے۔ اور وہ الوہی قوّتوں میں سے ایک ہے۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "ہم ائمۂ (اہلبیتؑ)

www.drhasanrizvi.org

علم اور شجاعت میں سب برابر ہوتے ہیں۔"

* * *

★ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہم (یعنی میں اور ائمہ اہلِ بیتؑ) امر و فہم، حلال و حرام (کے علم) میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں۔" اور...

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مگر جنابِ رسول اللہؐ اور حضرت امام علی علیہ السلام کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔"

یعنی: "اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے اہل کے سپرد کر دو۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِس سے (اوّلین) مراد ائمہؑ ہیں۔ ائمۂ آلِ محمدؐ کو خدا حکم دے رہا ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امامؑ کو اسرار و علومِ الٰہیہ تعلیم دے، اور اُن کے سوا کسی کو اِس کام کے لیے مخصوص نہ کرے۔ اور اس امانت کو اُن سے پوشیدہ نہ رکھے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جب کوئی امامؑ رحلت فرماتا ہے تو خدا اُس کو بتا دیتا ہے کہ اُس کا وصی کون ہوگا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر آنحضرتؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب اُتاری اور فرمایا: "اے محمدؐ! یہ وصیّت نامہ ہے تمھاری اُمّت کے لیے، تمھارے اہلِ بیتؑ کے بارے میں۔

* آنحضرتؐ نے سوال کیا اے جبریلؑ! میرے اہلِ بیتؑ کون ہیں"؟

* جبریلؑ نے عرض کی: اُن کا نجیب (حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ) اور اُن کی اولاد (میں سے ائمہؑ)

* آنحضرتؐ نے وہ کتاب حضرت امام علیؑ کو دے دی اور حکم دیا کہ اِس کی ایک مُہر کو توڑیں اور اُس میں جو لکھا ہے اُس پر عمل کریں۔

* حضرت امام علی علیہ السلام نے ایک مُہر کو توڑا اور حسبِ ہدایت عمل کیا۔ پھر وہ کتاب امام حسن علیہ السلام کو دے دی۔

* پس امام حسنؑ نے ایک مُہر کو توڑا اور جو لکھا دیکھا اُس پر عمل کیا۔

* پھر وہ کتاب امام حسنؑ نے اپنی وفات کے وقت امام حسینؑ کو دیدی۔

* امام حسین علیہ السلام نے تیسری مہر توڑی تو دیکھا کہ اُس میں لکھا تھا کہ ایک گروہ کے ساتھ نکلو، دشمنوں سے قتال کرو اور قتل

www.drhasanrizvi.org

ہو جاؤ اور ایک قوم کو اپنے ساتھ لے کر شہادت کے لیے نکل کھڑے ہو۔

پس اُنھوں نے ایسا کیا۔

★ پھر وہ کتاب حضرت امام علی ابن الحسینؑ کو دے دی گئی۔ اُنھوں نے چوتھی مہر کو توڑا۔ اُس میں لکھا تھا کہ خاموش رہو اور رضائے الٰہی میں سرِ تسلیم خم کیے رہو۔ کیونکہ علم حجاب میں ہے۔

چنانچہ آپؑ نے یہی کیا۔

★ پھر وہ کتاب اُن کے فرزند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی۔ آپؑ نے پانچویں مہر کو توڑا۔ اُس میں لکھا تھا کہ "کتابِ خدا کی تفسیر بیان کرو، اور اپنے آبائؑ و اجدادؑ کی تصدیق کرو، اور اپنے فرزند کو اپنا وارث بناؤ، اور اللہ کے حق کے اثبات کے لیے مستعد ہو جاؤ، ہر حالت میں حق بات کہو، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔"

پس حضرت امام علیہ السلام نے ایسا کیا۔

★ پھر وہ کتاب اُن کے فرزند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ملی۔ آپؑ نے مہر کو توڑا تو اُس میں لکھا تھا کہ: احادیث کو بیان کرو۔ فتویٰ دو، اور علوم اہلِ بیتؑ کو نشر کرو، اور اپنے آبائے طاہرینؑ کی تصدیق کرو، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ تم خدا کی پناہ میں ہو۔

آپؑ نے ایسا ہی کیا۔

★ پھر آپؑ نے وہ کتاب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دی۔

★ پھر امام مہدیؑ کے قیام تک اِسی طرح ہوتا رہے گا۔"

www.drhasanrizvi.org

علاماتِ امامؑ

★ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

"امامؑ کے لیے کچھ علامات ہیں: کہ:

(۱) امام اپنے والد کی سب بڑی اولاد ہوتا ہے

(۲) امام کی فضیلت اور وصیت ہوتی ہے

(۳) جب دوسرے شہروں سے لوگ آئیں اور پوچھیں کہ پچھلے امامؑ نے کس کو اپنا وصی بنایا ہے تو لوگ کہدیں کہ فلاں کو (یعنی اُس کے وصی بنانے کی عام شہرت ہو)

(۴) اور ہمارے پاس نبیِ اکرمؐ کے ہتھیار ہیں جو اُس تابوت کے بجائے ہیں جو بنی اسرائیل کے پاس تھا (تابوتِ سکینہ) امامت ان تمام ہتھیاروں کے ساتھ ہوتی ہے، چاہے امام کہیں ہو۔

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ:

"امامت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور بالجبر امام بننے والے پر حجت کیسے قائم کی جائے۔"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس سے حلال وحرام کے بارے میں پوچھا جائے۔"

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ: "تین قسم کی حجتیں (علامتیں) ہیں جو سوائے (سچّے) امامؑ کے کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ (۱) یہ کہ وہ سب

www.drhasanrizvi.org

لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہو۔

(۲) اُس کے پاس تبرّکاتِ رسول خداؐ ہوں۔

(۳) اُس کے لیے پچھلے امامؑ کی کھلم کھلا وصیّت ہو، ایسی واضح ہو کہ جب لوگ دوسرے شہروں سے آکر بچوں یا بڑوں سے پوچھیں کہ فلاں امامؑ نے کس کے متعلق (امام ہونے کی) وصیّت کی ہے۔ تو سب لوگ کہدیں کہ فلاں ابن فلاں کے متعلق وصیّت کی ہے۔"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
قرآن مجید کی آیت:
" اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ "

یعنی: " اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور صاحبانِ امر کی۔" (یعنی جو حکومت کرنے اور حکم دینے کے اہل ہیں۔)

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ آیت حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"

* لوگوں نے دریافت کیا: "خدا نے آیت میں حضرت علیؑ اور اُن کے اہل بیتؑ

www.drhasanrizvi.org

کا نام تو نہیں لیا؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

* نماز حضرت رسولِ خداؐ پر نازل ہوئی لیکن خدا نے یہ نہ بتایا کہ نماز تین رکعت پڑھو یا چار رکعت۔ اِس کی تفسیر تو خود آنحضرتؐ نے بیان فرمائی۔

* زکوٰۃ کی آیت اُتری لیکن خدا نے یہ نہیں بتایا کہ ہر چالیس پر ایک دو۔ اِس کی تفسیر آنحضرتؐ نے ہی لوگوں کو بتلائی۔

* حج کی آیت اُتری لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو۔ اِس کی تفسیر بھی جناب رسولِ خداؐ نے بتائی۔

* اسی طرح یہ آیتِ اطاعت نازل ہوئی، تو جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "

(جس کا میں مولیٰ ہوں، اُس کے علیؑ مولیٰ ہیں)

* پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: " اے مسلمانو! میں تم سے اللہ کی کتاب اور اپنے اہلِ بیتؑ کے بارے میں وصیّت کرتا ہوں۔ میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ اِن دونوں (قرآن اور اہلِ بیتؑ) کو ایک دوسرے سے الگ نہ کرے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں۔"

* جناب رسولِ خداؐ نے یہ بھی فرمایا کہ:

" تم اِن (اہلِ بیتؑ) کو تعلیم نہ دو کہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ وہ تم کو ہدایت کے دروازے سے نکلنے نہ دیں گے، اور گمراہی کے

www.drhasanrizvi.org

دروازے میں داخل نہ ہونے دیں گے۔"

* پھر اگر رسول خداؐ خاموش ہوجاتے اور یہ نہ بتاتے کہ میرے اہلِ بیتؑ کون ہیں تو فلاں فلاں خاندان بھی اہلِ بیتِ رسولؐ ہونے کا دعویٰ کردیتے، مگر اللہ نے اپنے رسولؐ کی تصدیق اِس طرح فرمادی کہ فرمایا:

"اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۚ (الاحزاب آیت ۳۳)

یعنی: "اللہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ اے اہلِ بیتؑ تمھیں ہر قسم کی نجاست (گناہوں) سے دور ہی رکھے اور تمھیں ایسا پاک رکھے جو حق ہے پاک رکھنے کا۔"

* یہ اہلِ بیتؑ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ دکیوں کہ) اِن ہی کو جناب رسولِ خداؐ نے امّ المومنین جناب اُمِّ سلمہؓ کے گھر میں چادر میں داخل کرکے دعا کی: "خداوندا! ہر نبیؐ کے کچھ اہل اور قیمتی ذاتیں ہوا کرتی ہیں۔ میرے وہ اہلِ بیتؑ اور قیمتی عزیز یہ لوگ ہیں۔"

* امّ المومنین جناب اُمِّ سلمہؓ نے عرض کی: "یا رسول اللہؐ! کیا میں آپؐ کے اہلِ بیتؑ میں سے نہیں ہوں؟"

* جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ سلمہؓ! "تم خیر پر ہو لیکن یہ لوگ میرے اہل اور ثقل (گراں قدر۔ قیمتی لوگ) ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

آیۂ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (مائدہ آیت ۵۵)

یعنی: (بس اللہ تمہارا ولی (سرپرست) ہے اور اُس کا رسولؐ

اور وہ صاحبانِ ایمان لوگ جو ..... الخ

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: یہاں "صاحبانِ ایمان" سے مراد حضرت امام علیؑ (ابنِ ابی طالبؑ) اور آپؑ کی اولاد کے اَئمہ ہیں۔ قیامت تک یہی لوگ تمام لوگوں کے ولی (سرپرست) ہیں۔"

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب یہ آیتِ ولایت اُتری تو خداوندِ عالم نے جنابِ رسولِ خدا کو حکم دیا کہ "اِس آیت کی تفسیر اس طرح بتائیں جس طرح نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کے متعلق بتایا ہے"۔

جب آنحضرتؐ کے پاس یہ حکم آیا تو آپؐ سخت پریشان ہوئے آپؐ کو خوف ہوا کہ کہیں لوگ مُرتد نہ ہو جائیں۔ اور آپؐ کو جھٹلا نہ دیں۔ اسی سخت پریشانی کے عالم میں جنابِ رسولِ خداؐ نے خداوندِ عالم کی طرف رُجوع فرمایا۔ خداوندِ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

اے رسولؐ! جو کچھ تمہارے مالک کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اُسے پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔" خدا کا یہ حکم پاکر حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان یوم غدیر کیا۔

www.drhasanrizvi.org

ایک پکارنے والے نے نماز پرجمع ہونے کی ندا دی۔

جناب رسولِ خدا نے حضرت امام علی ع کی ولایت کا اعلان فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا:

"جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ خبر اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

سب لوگوں نے اقرار کیا، سوا ابو جارود کے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مزید فرمایا: ایک فریضہ دوسرے فریضے کے بعد نازل ہوتا رہا ہے۔ ولایتِ (علیؑ) آخری فریضہ تھا جس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ" (مائدہ آیت ۳)

یعنی: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور میں نے تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کر لیا۔"

پھر حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا نے جناب رسولِ خدا سے ارشاد فرمایا: "اے رسولؐ! اب اِس فریضے کے بعد میں کوئی اور آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اُن فرائض کو مکمل کر دیا جو تم پر فرض کیے گئے ہیں۔"

٭ ٭ ٭

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"خداوندِ عالم نے اِس امرِ ولایت (امامت) کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو فرض قرار دیا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب جنابِ رسولِ خداؐ نے اپنی نبوّت کا کام مکمّل کر لیا، اور اُن کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے اُن پر وحی فرمائی کہ:

"اے محمّدؐ! تم نے اپنی نبوّت کا کام مکمّل کر دیا اور اپنے دن پورے کر دیے پس جو علم، ایمان، اسمِ اکبر، علم کی میراث اور نبوّت کے آثار (نشانیاں) تمہارے پاس ہیں، وہ تم اپنے اہلِ بیتؑ میں سے علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کے حوالے کر دو۔ میں تمہاری اولاد سے علم و ایمان، اسمِ اکبر، میراث اور آثارِ نبوّت کو کبھی قطع نہیں کروں گا جس طرح میں نے ان چیزوں کو انبیاءؑ کی اولاد سے کبھی قطع نہیں کیا۔"

* * *

ائمّۂ اہلِ بیتؑ کی امامتوں پر نصّ

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

" جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ پھر اللہ نے اُن حضرت پر وحی فرمائی کہ:

" اے رسولؐ! اپنے وصی کے فضائل و کمالات کا اعلان کرو۔"

* جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض کی:۔

" اے میرے مالک! یہ عرب کے لوگ بڑے جاہل ہیں اِن میں نہ کوئی کتاب آئی، اور نہ کوئی نبیؑ آیا۔ اِس لیے یہ لوگ انبیاءِ کرام کے فضائل کمالات اور مرتبوں کو نہیں جانتے۔ اگر میں اِن کے سامنے اپنے اہلِ بیتؑ کے فضائل بیان کروں گا تو وہ ہرگز نہ مانیں گے۔"

خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" تم اُن کے بارے میں غم نہ کرو۔ تم اُن کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت بیان کرو۔ اِس طرح اُن کے دلوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔"

* پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جان لیا کہ یہی ہونے والا ہے۔ پھر خداوندِ عالم نے جناب رسول اللہؐ سے ارشاد فرمایا:

" اے محمدؐ! ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تمھارا سینہ اِس سے تنگ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ تمھیں نہیں جھٹلاتے۔ بلکہ یہ لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اُن کا یہ انکار بغیر حجّت و دلیل ہے۔" (القرآن)

www.drhasanrizvi.org

حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے دلوں کو خوش کرنا چاہتے تھے، ایک گروہ کے مقابلے پر دوسرے گروہ سے مدد لیتے رہتے تھے اور برابر اپنے وصی (علیؑ) کے فضائل بیان کرتے رہتے تھے، یہاں تک کہ سورۃ الم نشرح نازل ہوئی جس سے آنحضرتؐ کو اپنی موت کا علم ہوا، آپؐ نے لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اِس آیت سے لوگوں پر حجت تمام کردی کہ: "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ"

یعنی: (اے رسولؐ!) "جب تم نبوّت کے کام سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کرو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ۔"

★ یعنی اپنے وصی کی جانشینی کا علانیہ اعلان کردو اور سب کے سامنے اُن کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

(جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ بھی مولیٰ ہے

اے اللہ! تو اُس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے۔ اور اُس کو دشمن رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ (یہ جملہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔) پھر فرمایا:

"میں ایسے شخص کو اپنا وصی بنا رہا ہوں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے، اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُسے دوست رکھتے ہیں۔" پھر فرمایا:

"علیؑ مومنین کے سردار، دین کا ستون ہیں۔ یہی منافقوں کی

www.drhasanrizvi.org

گردنیں ماریں گے۔ علیؑ جس طرف پھریں گے حق اُن کے ساتھ ساتھ ہوگا۔" پھر فرمایا:

"میں تم میں دو قیمتی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم نے اُن کو پکڑے رکھا تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک کتابِ خدا ہے اور دوسری میری اولاد میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔

اے لوگو! میری بات سُنو!

"میں نے امرِ حق کی تبلیغ کر دی۔ تم عنقریب حوضِ کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے اِن ہی دونوں قیمتی چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔ تم اِن سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرنا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اِن کو مت سکھانا پڑھانا کہ وہ تم سے کہیں زیادہ جاننے والے ہیں۔"

★ پس اہلِ بیتِ رسولؐ کی فضیلت رسولِ خداؐ کے بیان سے بھی ظاہر ہوگئی اور قرآن سے بھی ظاہر ہوگئی۔ جیسا کہ خود خدا ارشاد فرماتا ہے

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ ...... الخ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

یعنی: "اللہ نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اے اہلِ بیتؑ تمھیں ہر قسم کی نجاست سے دور ہی رکھے اور تمھیں ایسا پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔"

★★★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

www.drhasanrizvi.org

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا:

"میرے خلیل (خاص دوست) کو میرے قریب بلاؤ"

پس آپؐ کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے باپ کو بلالیا۔ جب آنحضرتؐ نے اُن کو دیکھا تو اپنا رُخ اُن دونوں کی طرف سے پھیر لیا۔ پھر فرمایا: "میرے خلیل کو میرے پاس بلاؤ"

پس حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام کو بلایا گیا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر جھکے اور اُن سے باتیں کیں۔ جب حضرت امام علیؑ آنحضرتؐ کے پاس سے واپس ہوئے، تو اُن دونوں نے پوچھا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ سے آپؑ کے خلیلؐ نے کیا کیا باتیں کیں؟

حضرت امام علیؑ نے فرمایا: "جناب رسولِ خداؐ نے مجھے علم کے ہزار باب تعلیم فرمادیے، پھر ہر ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے اوپر (قلب پر از خود) منکشف ہو گئے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں ایک چھوٹا سا صحیفہ (کتابچہ) تھا۔"

* ابوبصیرؒ نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! "اُس صحیفے میں کیا تھا؟"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس میں حروف تھے، اور

www.drhasanrizvi.org

ہر ہر حرف سے ہزار ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے۔ اُن میں سے ابھی تک دو حرف بھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔"

* * *

✡ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت آیا تو آپؐ نے حضرت امام علیؑ کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا:

"اے میرے خلیل! تم ہی مجھے غسل و کفن دینا۔ پھر مجھے بٹھانا، اور مجھ سے جو کچھ چاہنا دریافت کر لینا۔"

* * *

✡ سُلیم بن قیس کہتے ہیں کہ میں اُس وقت موجود تھا جب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو وصیّت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اُس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام، اور جناب محمد حنفیہ علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام کی تمام اولاد، آپؑ کے شیعہ اور اہلِ بیتؑ کے رؤساء موجود تھے۔ حضرت امام علیؑ نے ایک کتاب اور اسلحہ امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا:

"اے فرزند! جناب رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمھارے لیے وصیّت کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار جو مجھے عنایت فرمائے تھے، تم کو دے دوں اور مجھے یہ بھی حکم دیا تھا کہ میں تمھیں حکم دوں کہ جب تمھاری وفات کا وقت آئے تو یہ تمام چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کر دینا۔ پھر امام حسینؑ سے

www.drhasanrizvi.org

فرمایا: جنابِ رسولِ خداؐ نے تم کو حکم دیا ہے کہ یہ تمام چیزیں (تبرکات) اپنے اِس فرزند کے سپرد کر دینا۔

پھر آپؑ حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "تم کو جنابِ رسول اللہؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ یہ تمام چیزیں اپنے فرزند محمدؑ ابنِ علیؑ (الباقرؑ) کے سپرد کرنا۔ اور آنحضرتؐ کی طرف سے اور میری طرف سے اُن کو سلام کہنا۔"

راوی کہتا ہے کہ جب حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کے سرِ اقدس پر ضربت لگی تو آپؑ نے اپنے فرزندِ اکبر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: "اِس ضرب کے بعد اگر میں زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا ولی میں خود ہوں گا۔ . . . اگر میں (اپنے قاتل کو) معاف کر دوں تو میرا یہ معاف کرنا خدا کے قرب کا سبب ہوگا۔ اور تمہارے لیے نیکی ہوگا۔

پس عفو و درگذر سے کام لو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے۔ . . . اور خداوندِ عالم ہمیں اور تمھیں اُن لوگوں میں قرار دے جنھوں نے خدائے تعالیٰ کی اطاعت میں کمی نہیں کی، اور جو اپنی خوشی سے خدا کی عبادت اور اطاعت کرتے ہیں تو اُن کے لیے مرنے کے بعد عذاب نہ ہوگا۔ ہماری نیکی کرنا اور بُرائیوں سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہوتا ہے۔"

★ پھر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: میرے قاتل کو ایک ضربت کے بدلے تم ایک ہی ضرب لگانا، زیادہ کر کے گناہ نہ کرنا۔"

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی وفات (شہادت) کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنی وصیت جو لپٹی ہوئی تھی اپنی بیٹی فاطمہؑ کے سپرد کی۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد جناب فاطمہؑ بنت الحسینؑ نے وہ وصیت نامہ حضرت امام علی بن الحسینؑ علیہ السلام کے سپرد کر دیا۔

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسینؑ علیہ السلام سے عرض کی: (فرزندِ رسولؐ!) خدا کی رحمت نازل ہو آپؑ پر، اِس لفافے میں کیا چیز ہے؟

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی اولادِ آدم علیہ السلام کو احتیاج ہوگی دنیا کی ابتداء سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک (ہر شے) اس میں تحریر ہے)۔"

☆ ☆ ☆

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جب حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدینؑ) علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے ایک صندوق نکالا اور فرمایا "اے محمدؑ! اِسے اُٹھاؤ۔"

* پس اُسے چار آدمیوں نے مل کر اُٹھایا۔

* حضرتؑ کی وفات کے بعد میرے بھائیوں نے عرض کی کہ اِس

www.drhasanrizvi.org

صندوق میں جو کچھ ہے' اُس میں سے ہمیں بھی دیجیے۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اگر اِس میں تمھارا بھی کچھ حصّہ ہوتا تو میرے پدرِ عالی قدر اِسے صرف مجھ کو نہ دیتے۔"

اُس صندوق میں جنابِ رسولِ خدا کی کتابیں اور ہتھیار تھے۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب میرے والد بزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا' تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: "اے جعفرؑ! میں تم سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔"

"میں نے عرض کی: "میں آپؑ پر فدا ہوں۔ میں اُن سب کو بلاؤں گا اور اُن میں سے کسی ایک کو بھی اِس حال میں نہ چھوڑوں گا کہ وہ شہر میں کسی سے (علم یا مال کا) سوال کریں۔"

* * *

☆ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی، کہ: دوزخ سے بچنے میں میری مدد کیجیے اور یہ فرمائیے کہ آپؑ کے بعد امامؑ کون ہے؟

اُسی وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور آپؑ اُس وقت کم سن تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "یہ ہیں تمھارے امامؑ۔"

www.drhasanrizvi.org

اور تم کو چاہیے کہ اِن کی پیروی کرو۔"

⁂

✭ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم سے عرض کی:
"فرزندِ رسول ؑ! آپ کے بعد دین کے معاملات کا تعلق ہم کس سے رکھیں"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ میرا فرزند علی رضا ؑ ہے۔"

⁂

✭ ابنِ سنان کہتا ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس عراق آیا تو امام علی رضا علیہ السلام آپ ؑ کے پاس بیٹھے تھے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے میرے اِس فرزند (علی رضا ؑ) کا حق غصب کیا اور اِن کی امامت سے انکار کیا، تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کا حق غصب کیا۔ اور بعدِ رسولِ خدا ؐ حضرت امام علی ؑ کی امامت سے انکار کیا۔"

* میں نے عرض کی: "فرزندِ رسول ؑ! اِن کے بعد کون امام ہوگا؟
* فرمایا: "میرا بیٹا محمد (تقی) ؑ۔"
* میں نے عرض کی: فرزندِ رسول ؑ! "ہم ان پر راضی ہیں، اور اِن کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔

⁂

✭ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت

www.drhasanrizvi.org

میں خط لکھا کہ: "آپؑ کیسے امامؑ ہو سکتے جبکہ آپؑ کا کوئی بیٹا نہیں"؟

امام رضا علیہ السلام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ: "تم کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے ہاں کوئی بیٹا ہوگا ہی نہیں؟ خدا کی قسم چند دن کے بعد خدا مجھے ایسا فرزند عطا فرمائے گا جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہوگا"۔

☆ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ کے فرزند ابوجعفرؑ (امام محمد تقیؑ) تشریف لائے جو ابھی کم سن تھے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "یہ وہ بچّہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لیے اور کوئی نہیں"۔

* * *

☆ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بغداد کے لیے عازمِ سفر ہوئے تو میں نے چلتے وقت عرض کیا کہ: (فرزندِ رسولؐ!) آپؑ کے بعد کون امامؑ ہوگا"؟

آپؑ نے فرمایا: "اِس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے فرزند علی (نقی)ؑ امام ہیں"۔

* * *

☆ النوفلی کہتا ہے کہ: "میں حضرت امام علی نقیؑ کے بیت الشرف کے صحن میں آپؑ کے پاس حاضر تھا کہ آپؑ کے فرزند محمدؑ آئے۔

میں نے عرض کی: کیا آپؑ کے بعد آپؑ کے یہی فرزند امام ہوں گے"؟

www.drhasanrizvi.org

امام علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں۔ بلکہ میرے بعد میرے فرزند حسن (عسکری) ع امام ہوں گے۔"

* * *

★ علی بن مہزیار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی النقی ع سے عرض کی، "اگر آپؑ کا انتقال ہوجائے، اور میں اس بات کے کہنے کی خدا سے پناہ مانگتا ہوں، تو آپؑ کے بعد کون امام ہوگا؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو میرے فرزندوں میں سب سے بڑا ہے"۔ (وہی تمہارے امام ہوں گے)

یعنی (حضرت امام حسن العسکری ع)

* * *

★ راوی (احمد بن محمدؒ بن عبداللہ) کہتے ہیں کہ:

"جب زبیری (مراد خلیفہ مقتدر عبّاسی) قتل ہوا تو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ: "یہ سزا ہے اُس کی جو وہ خدا سے گستاخی کرتا تھا اُس کے اولیاءؑ کے بارے میں۔ اور اُس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کردے گا، اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں ہے۔ اُس نے خدا کی قدرت کو دیکھ لیا۔"

پھر آپؑ نے فرمایا: "ہاں ایک فرزند پیدا ہوئے۔ جن کا نام آپؑ نے م ح م د (محمدؐ) (مھدی) رکھا۔ ان جناب کی ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

اُن لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت امام مہدی عجؑ کو دیکھا ہے

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ: موسیٰ بن جعفر جو خاندانِ رسولِ خدا میں سب سے زیادہ سن رسیدہ شخص تھے، بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے حضرت امام صاحب الامر علیہ السلام کو دو مسجدوں (مکہ اور مدینہ کی مسجدوں) کے درمیان دیکھا ہے۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام صاحب الامر علیہ السلام کو حجرِ اسود کے پاس دیکھا، جب لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے، اور حضرت امامؑ فرما رہے تھے: "تمھیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سُنا کہ: "میرے بعد میرے جانشین حسنؑ عسکری، ہیں۔

* پھر فرمایا: "تم کیا طریقہ اختیار کرو گے اُن کے فرزند کے ساتھ؟"

* میں نے عرض کی: "آپؑ نے یہ کیوں فرمایا؟ حضرت امامؑ

www.drhasanrizvi.org

نے فرمایا: "تم اُن کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اُن کا نام لینا تمہارے لیے جائز نہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: "پھر ہم اُن کا نام لیے بغیر کیسے اُن کا ذکر کریں گے؟"
امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُن کو حجّتِ آلِ محمدؐ کہنا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"ہر صبح و شام ظہورِ حضرت حجّت علیہ السلام کی توقّع رکھیں حجّتِ خدا کا غائب ہونا اِس بات کی علامت ہے کہ خداوندِ عالم اپنے دشمنوں پر غضبناک ہے اِسی لیے اُن پر امام علیہ السلام کو ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اور خداوندِ علیم کو معلوم ہے کہ اُس کے اولیاء (دوست) حضرتِ حجّتؑ کے وجود میں شک نہیں کیا کرتے۔ اور وہ شک کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی حجّت کو اُن کے لیے کبھی غائب نہ کرتا۔ یہ شک بدترین لوگوں کو ہوا کرتا ہے۔"

* * *

★ عمّار ساباطی سے روایت ہے کہ: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: "آجکل کونسی عبادت افضل ہے؟ آیا وہ عبادت جو باطل حکومت میں چھپے ہوئے امامؑ کو مان کر چھپ کر انجام دی جائے یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں ظاہر امامؑ کے ساتھ کی جائے"؟

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اے عمار! چھپ کر صدقہ (خیرات، نیکی کرنا) علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا کی قسم! تمہاری وہ عبادت جو باطل سلطنت میں، غائب امامؑ کے ساتھ ہے، اُس شخص کی عبادت سے افضل ہے، جو ظہورِ حق کے وقت امامِ برحق کے ظاہر ہونے پر حق کی سلطنت کے زیرِ سایہ عبادت کرتا ہے۔

یہ بھی جان لو کہ تم میں جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صحیح وقت پر دشمن سے چھپا کر پڑھے، اللہ اُس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو کوئی ایک نمازِ فریضہ فُرادیٰ اپنے دشمن سے چھپا کر وقت پر پڑھے تو خداوندِ کریم اُسے ۲۵ فُرادیٰ فریضہ نمازوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

جو چھپ کر نیکی کرتا ہے خدائے عزّ وجلّ اُسے بیس نیکیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور خداوندِ عالم اُس مومن کی نیکیاں دوگنی کر دیتا ہے جو اچھے کام کرے، اور تقیّہ کرے، تاکہ اُس کا دین، اُس کی ذات اور اُس کا امامؑ محفوظ رہے۔ اور وہ اپنی زبان کو روکے رہے تو اُس کو دوگنا ثواب ملے گا، بیشک اللہ کریم ہے۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"سبحان اللہ! کیا تم یہ بات پسند نہیں کرتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کر دے، اور حق

www.drhasanrizvi.org

دلوں میں اختلاف ہے اُن میں محبت پیدا کردے، اور لوگوں کو ایسا بنادے کہ وہ زمین پر خدا کی نافرمانی نہ کریں۔ اور شریعت کی حدود لوگوں پر قائم ہو جائیں۔

غرض اللہ تعالیٰ حضرت قائم آلِ محمدؐ کے زمانے میں حق کو اُس کے اہل کی طرف لوٹائے گا۔ حضرت قائم آلِ محمدؐ اس طرح ظاہر ہوں گے کہ کوئی حق کی بات کسی خوف سے کسی پر چھپی نہ رہے گی۔

اور اے عمّار! خدا کی قسم! تم میں سے کوئی نہ مرے گا، مگر یہ کہ خدا کے نزدیک وہ بہت سے ایسے شہیدوں سے افضل ہوگا جو بدر و اُحد میں شہادت پر فائز ہوئے۔

پس تم کو بشارت ہو۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اے مفضّل! خدا کی قسم! تمھارے امام علیہ السلام برسوں غائب رہیں گے، اور لوگ غیبت کے عقیدے سے بھاگنے لگیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ وہ امامؑ مر گئے یا قتل ہو گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ . . . اور مومنین کی آنکھوں سے اُنؑ کے فراق میں آنسو بہیں گے، اور وہ اس طرح بے چین ہوں گے جیسے کشتیاں سمندر کی موجوں کے درمیان ڈگمگاتی ہیں۔ اس مصیبت کے بھنور سے صرف وہی شخص نجات پائے گا جس کے عہد کو خدا نے قائم

www.drhasanrizvi.org

رکھا ہوگا، اور جس کے ایمان کو اُس کے دل میں مضبوط بنا دیا ہوگا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خداوندِ عالم، امامؑ کی غیبت سے شیعوں کا امتحان لے گا، باطل پرست اس غیبت کے زمانے میں شک میں پڑ جائیں گے۔"

★ راوی زرارہ نے عرض کی: (فرزندِ رسولؐ!) اگر میں اُس غیبت کے زمانے میں موجود ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے یوں دعا کیا کرنا:

دُعائے معرفت در زمانۂ غیبت

★ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّكَ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ ★

(ترجمہ)

یا اللہ! تُو مجھے اپنی ذات کی معرفت کرا دے، اگر تُو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبیؐ کی

www.drhasanrizvi.org

معرفت حاصل نہ کرسکوں گا۔

اے اللہ! تُو مجھے اپنے رسول ؐ کی معرفت کرادے، اگر تُو نے مجھے اپنے رسول ؐ کی معرفت نہ کرائی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل کر نہ کرسکوں گا۔

اے اللہ! تُو مجھے اپنی حجت (یعنی امامِ قائم) معرفت کرادے، اگر تُو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت نہ کرائی تو میں اپنے دین ہی سے گمراہ ہوجاؤں گا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر تمھیں صاحب الامر ؑ کے غائب ہونے کی خبر ملے، تو تم اُس کو بُرا نہ سمجھنا۔"

(اِس لیے کہ اسی میں خداوندِ عالم کی مصلحت اور تمھاری بھلائی ہوگی۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"قائم آلِ محمد ؐ کی دو غیبتیں ہوں گی۔ (غیبتِ صغریٰ۔ اور غیبتِ کبریٰ۔ پہلی غیبت ۷۰ سال اور دوسری غیر معلوم)

امام علیہ السلام غیبت کے دوران ہر حج کے موقع پر حج ادا کرنے کے لیے آئیں گے۔ وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ اُن کو نہیں

www.drhasanrizvi.org

دیکھ سکیں گے۔"

* * *

✯ اُمِّ ہانی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ"

(پ۳۰ سورۃ ۸۱ التکویر آیت ۱۵،۱۶)

ترجمہ: "پس مجھے اُن ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔" (ترجمہ مولنا فرمان علی)

✯ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ سن ۲۶۰ ہجری میں اُس شہابِ ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں روشن ہوتا ہے پس اگر تم اُس زمانے کو پالوگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔"

(اُمِّ ہانی، جناب امیرالمومنینؑ کی بہن کا نام ہے)

* * *

✯ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جب (امام مہدیؑ) قائم آلِ محمدؐ کا ظہور ہوگا تو کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اُن کی بیعت کا قلادہ (عقدہ عہد) نہ ہو۔" (یعنی ہر شخص اُن حضرتؑ کی بیعت اور اطاعت میں ہوگا)

* * *

✯ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ہم میں ایک (امامؑ) غائب، منظفر (کامیاب) اور

www.drhasanrizvi.org

منصور (خدا کی طرف سے ظاہری مدد و نصرت پانے والا) ہوگا۔

جب خداوندِ عالم اُن کو ظاہر کرنا چاہے گا، تو خداوندِ قدیر اُن کے دل میں ایک نکتہ پیدا کردے گا۔ جس کے بعد وہ ظاہر ہو جائیں گے اور امرِ خدا (حکومتِ خدا) کو قائم کردیں گے۔"

* * *

حجرِ اسود نے امام علیؑ ابن الحسینؑ کی امامت کی گواہی دی

★ زُرارہ نے روایت کی، کہ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جب حضرت امام حسین علیہ السلام درجۂ شہادت پر فائز ہوگئے تو حضرت محمّد حنفیہ (ابنِ امام علیؑ بن ابی طالبؑ) نے ایک دن تنہائی میں حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ (امام زین العابدینؑ) سے کہا کہ:

"اے میرے بھتیجے! تم جانتے ہو کہ جناب رسولِ خداؐ نے اپنے بعد امامت و وصیّت (میرے والد علیؑ ابنِ ابی طالبؑ) امیرالمومنینؑ کے سپرد فرمائی تھی۔ اُن حضرتؑ نے امام حسنؑ کے سپرد فرمائی، اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لیے وصیّت فرمائی۔ پھر تمہارے والد ماجد (امام حسینؑ) نے، اُن حضرت پر خدا رحمت نازل فرمائے اپنی شہادت سے قبل کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا۔ اور میں تمہارا چچا ہوں، تمہارے باپ کا بھائی ہوں، اور امیرالمومنین امام علیؑ کا فرزند ہوں، بلحاظِ عمر بھی تم سے بڑا و بزرگ ہوں پس امامت اور وصیّت کے معاملے میں مجھ سے تنازعہ نہ کرو۔

www.drhasanrizvi.org

* حضرت امام علی ابن الحسین (زین العابدین) علیہ السلام نے فرمایا

"چچا جان! خدا سے ڈریں اور اُس چیز کا دعویٰ نہ کریں جس کے حقدار آپ نہیں ہیں۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جاہلوں میں سے نہ بنیں۔

* اے چچا جان! میرے پدرِ عالی قدر نے 'خدا کی رحمت نازل ہو اُن پر' عراق جانے سے پہلے میرے لیے وصیت فرمائی تھی، اور اپنی شہادت سے پہلے یہ امر (وصیتِ امامت) میرے سپرد فرمائی تھی' اور جناب رسولِ خدا کے تبرکات کے بارے میں آپ مجھ سے جھگڑا نہ کیجیے۔ خدا نے وصیت و وراثت کو اولادِ امام حسینؑ میں قرار دیا ہے۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں تو میرے ساتھ حجرِ اسود کے پاس چلیں تاکہ ہم اِس کا فیصلہ اُس سے کرائیں۔۔"

* پس دونوں حجرِ اسود کے پاس آئے تو امام علیؑ ابن الحسینؑ (زین العابدینؑ) نے فرمایا: اے چچا جان! اب آپ اللہ کی طرف رُجوع فرمائیں اور درخواست فرمائیں کہ وہ حجرِ اسود کو بولنے کی قوت و صلاحیت عطا فرمائے۔

* پس جناب محمدؐ ابنِ حنفیہ نے ایسا ہی کیا اور حجرِ اسود سے سوال کیا۔ مگر اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔

* تب حضرت علیؑ ابن الحسینؑ نے فرمایا: "اے چچا جان! اگر آپ وصی یا امام ہوتے تو یہ حجرِ اسود ضرور جواب دیتا۔"

www.drhasanrizvi.org

* اُنھوں نے کہا، اچھا اے بھتیجے! آپ بھی ایسا ہی کریں۔
* حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی۔ پھر فرمایا:
* "(اے حجرِ اسود) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اُس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ میں انبیاء، اوصیاء اور تمام لوگوں کے عہد و میثاق کو ودیعت فرمایا ہے، مجھے اِس بات کی خبر دے کہ امام حسینؑ کے بعد اُن کا وصی اور امام کون ہے؟
* راوی کہتا ہے کہ حجرِ اسود کو بڑی زور سے حرکت ہوئی اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ اپنے مقام سے ہٹ جائے گا۔
* پھر خداوندِ تعالیٰ نے اُسے بولنے طاقت دی تو اُس نے واضح عربی میں کہا: "خدا گواہ ہے کہ علیؑ ابن الحسینؑ وصی اور امام ہیں۔"
* یہ سُن کر جناب محمدِ حنفیہؓ حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہوگئے۔"

* * *

* ہشام بن سالم کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور مومنِ طاق (ابو جعفر بن النعمان احول) مدینہ گئے۔ وہاں ہمیں یہ معلوم ہوا کہ لوگوں نے اِس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد عبداللہ بن امام جعفرؑ، امام ہیں۔ اِس کے ثبوت کے لیے وہ لوگ یہ روایت بیان کرتے تھے کہ: "امامت منتقل ہوتی ہے بڑے بیٹے کی طرف، بشرطیکہ اُس میں کوئی عیب نہ ہو۔"

www.drhasanrizvi.org

پس ہم عبداللہ بن جعفرؑ کے پاس آئے، اور اُن سے اسی طرح سوالات کیے جیسے اُن کے والدؑ سے کیا کرتے تھے۔

* ہم نے پوچھا: "زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے"؟
* اُنھوں نے کہا: "دو سو پر پانچ"
* ہم نے پوچھا: "سَو پر؟"
* اُنھوں نے کہا: "ڈھائی درہم" (حالانکہ دو سو سے کم پر زکوٰۃ لگتی ہی نہیں) ہم نے دل میں کہا: ایسا تو مرجیہ (عام اہلِ سنّت) کہتے ہیں۔ ہم اُن سے گمراہی کی حالت میں اُٹھ آئے۔ اب ہم نہیں جانتے تھے کہ کس کی طرف رُجوع کریں۔ ہم مدینے کی ایک گلی میں بیٹھے رو رہے تھے، اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں۔؟ مرجیہ کی طرف جائیں، قدریہ کی طرف، زیدیہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف جائیں؟

ہم اِسی حالت میں تھے کہ ایک بوڑھے شخص نے، جسے میں نہیں جانتا تھا، مجھے اپنی طرف ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ میں ڈر گیا کہ یہ کہیں ابوجعفر منصور عباسی خلیفہ کا جاسوس نہ ہو۔ کیونکہ اُس زمانے میں خلیفہ کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے شیعہ کس کی امامت پر متفق ہوتے ہیں، تاکہ اُس کی گردن ماردی جائے۔ میں ڈرا کہ یہ شخص اُنہی جاسوسوں میں سے نہ ہو۔ میں نے احول سے (چپکے سے) کہا کہ

www.drhasanrizvi.org

تم ایک طرف کو (الگ) ہو جاؤ۔ میں اپنے اور تمھارے بارے میں اس بوڑھے سے ڈرتا ہوں۔ مگر اس کا ارادہ مجھ سے ہے، اِس لیے تم مجھ سے فوراً الگ ہو جاؤ۔ اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اپنی جان کی حفاظت کرو۔ پس احول مجھ سے کچھ دور ہو گیا۔

میں اُس (بوڑھے) کی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں سمجھ گیا تھا کہ اب میں کسی صورت سے اِس سے بچ نہیں سکتا۔ پس میں اُس کی طرف بڑھتا رہا جبکہ موت میرے سامنے تھی۔ یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دروازے پر آ پہنچا۔ اِس کے بعد اُس نے مجھے چھوڑ دیا، اور چلا گیا۔

اچانک ایک خادم دروازے پر آیا، اور مجھ سے کہا:

* "اندر آؤ، خداوندِ کریم تم پر رحم فرمائے۔"
* میں اندر داخل ہوا، وہاں ابوالحسن حضرت امام موسیٰ کاظمؑ موجود تھے۔ حضرتؑ نے بغیر میرے کچھ کہے، از خود فرمایا:

"نہ مرجیہ کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے پاس، نہ زیدیہ، معتزلہ اور خوارج کے پاس جاؤ، بلکہ میرے پاس آؤ۔"

* میں نے عرض کی: "میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں، کیا آپؑ کے پدرِ بزرگوار کا انتقال ہو گیا ہے"؟
* آپؑ نے فرمایا: "ہاں۔"
* میں نے عرض کی: "پھر آنحضرتؑ کے بعد ہمارا امام کون ہے"؟

www.drhasanrizvi.org

* آپؑ نے فرمایا: "اگر خداوندِ عالم چاہے گا تو تمھاری ہدایت فرمائے گا"
* میں نے عرض کی: "عبداللہ کا خیال ہے کہ وہ اپنے والدِ بزرگوار کے قائم مقام ہیں۔"
* آپؑ نے فرمایا: "عبداللہ چاہتے ہیں کہ لوگ اللہ کی عبادت نہ کریں۔"
* میں نے عرض کی: "پھر آنحضرتؑ کے بعد ہمارا امام کون ہے۔"؟
* آپؑ نے پھر وہی جملہ دہرایا: "اللہ تعالیٰ تمھاری ہدایت کرنا چاہے گا، تو ہدایت فرما دے گا۔"
* میں نے عرض کی: "کیا وہ آپؑ ہیں"؟
* آپؑ نے فرمایا: "میں خود نہیں کہوں گا۔"
* میں نے دل میں کہا: "معاملہ صاف نہیں ہوا۔"
* پھر میں نے عرض کی: "کیا آپؑ سے بالاتر کوئی اور امام ہے"؟
* آپؑ نے فرمایا: "نہیں۔"
* پھر میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ (شاید) حضرت امامؑ کی عظمت و ہیبت کا اثر تھا۔ میرے دل پر اُس اثر سے بھی کہیں زیادہ اثر تھا جو اُنؑ کے پدرِ عالی قدر کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوا کرتا تھا۔
* پھر میں نے عرض کی: "میں آپؑ سے اسی طرح پے در پے سوالات کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپؑ کے والدِ ماجد سے کیا کرتا تھا۔"

www.drhasanrizvi.org

★ آپؑ نے فرمایا: سوال کرو، تو آگاہ کیے جاؤ گے، مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اگر ظاہر کر دیا تو اُس کا نتیجہ قتل ہے۔"

★ پس میں نے سوالات پر سوالات کیے، تو میں نے دیکھا کہ آپؑ علم کا ایسا دریا ہیں کہ جس کا زور کبھی کم نہیں ہوتا۔

★ پھر میں نے عرض کی: "آپؑ کے آباءؑ و اجدادؑ کے شیعہ (ماننے والے) گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں، اُن سے اپنی امامت کو بیان کیجیے۔ اُن کو اپنی طرف بلائیے۔ اور یہ کام میں خفیہ طریقے سے انجام دوں گا

★ آپؑ نے فرمایا: "جن میں ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت ہو صرف اُن سے بیان کرنا۔ اور اُن سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انھوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذبح ہونا (قتل کیا جانا) یقینی ہے۔" (پھر آپؑ نے اشارہ فرمایا اپنے گلے کی طرف)

★ اِس کے بعد میں احول سے ملا۔

★ اُنھوں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟

★ میں نے کہا: "بحمداللہ ہدایت حاصل ہو گئی" پھر میں نے تمام قصہ بیان کیا۔

★ ہشام نے کہا: پھر ہم نے فضیل اور ابو بصیر سے بیان کیا' وہ امامؑ سے تنہائی میں ملے۔ امامؑ کے کلام کو سنا اور اُن سے سوالات کیے۔ پھر ہمیں اُن حضرتؑ کی امامت کا پورا یقین ہو گیا۔"

(تشریح :- (۱) مرجیہ : وہ فرقہ ہے جو ایمان کو صرف

www.drhasanrizvi.org

جنابِ رسولِ خداؐ تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو داخلِ ایمان نہیں مانتے، ایمان میں کمزوری اور قوت کا فرق نہیں کرتے۔ بُرے سے بُرے آدمی کو بھی ایمان کے معاملے میں جبرئیلؑ کے برابر جانتے ہیں اور حضرت امام علی علیہ السلام کو چوتھا خلیفہ مانتے ہیں۔

* * *

(۲) قدریّہ :- وہ ہیں جو انسان کو اپنے افعال پر مکمّل قادر مانتے ہیں گویا یہ لوگ جبریّہ فرقے کی ضد ہیں۔ شیعہ اِن دونوں کے درمیان ہیں۔

* * *

(۳) زیدیّہ :- جناب زیدؑ (شہید) بن علیؑ ابن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہیں۔ تلوار سے جہاد کرنے کو شرطِ امامت مانتے ہیں۔

* * *

(۴) معتزلہ :- زانی اور گنہگار کو ایمان سے خارج مانتے ہیں، خواہ اُس کو گناہ پر اصرار ہو یا نہ ہو۔ بے توبہ مرنے والے کو جہنمی مانتے ہیں۔

* * *

(۵) خوارج :- یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو حَکَم ماننا شرک سمجھتے ہیں۔ یہ جماعت حضرت امام علی علیہ السلام سے صِفّین کی جنگ کے موقع پر اِس لیے الگ ہو گئی تھی کہ : آپؑ حکمین کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تھے۔

* * *

(از ادیبِ اعظم مولانا ظفر حسن مرحوم)

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علی رضاؑ کی امامت

★ عبداللہ بن مغیرہ کہتا ہے کہ میں واقفیہ مذہب رکھتا تھا۔ (یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بعد کسی کو امام نہیں مانتا تھا) اسی حالت میں میں نے حج کیا۔ مگر جب مکہ پہنچا تو مجھے اپنے مذہب پر شک پیدا ہو گیا۔ پس میں خانۂ کعبہ میں مقامِ مُلتَزَم (یعنی خانۂ کعبہ کے دروازے اور رُکنِ یمانی کے درمیان کا حصہ جہاں لوگ غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں) پر آیا اور کعبہ کا پردہ پکڑ کر میں نے دعا مانگی کہ: "خداوندا! تُو میرے ارادے اور طلب کو خوب جانتا ہے اِس لیے مجھے بہترین دین کی طرف ہدایت فرما۔"

★ فوراً ہی میرے دل کے اندر یہ بات پیدا ہوئی کہ میں حضرت امام علی بن موسیٰؑ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

★ پس میں مدینے آیا۔ حضرت امامؑ کے درِ دولت پر پہنچا۔ غلام سے کہا: "اپنے آقا سے کہدو کہ ایک عراق کا باشندہ آیا ہے۔"

★ فوراً ہی میں نے حضرت امامؑ کی آواز (گھر کے اندر سے) سُنی۔ "اے عبداللہ بن مغیرہ! اندر آؤ۔"

★ میں جب اندر داخل ہوا تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "خدا نے تم کو اپنے دین کی طرف ہدایت فرمائی ہے۔"[۱۳]

★ میں نے عرض کی۔ (فرزندِ رسولؐ!) "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ

www.drhasanrizvi.org

خدا کی حجت ہیں، اور خدا کی مخلوق پر خدا کے امین ہیں۔"

* * *

جناب زیدؑ شہید ابنِ امام علیؑ بن الحسینؑ

* ایک دن جناب زیدؑ (شہید) ابن علیؑ ابن الحسینؑ، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس کوفے کے لوگوں کے خطوط لے کر آئے۔ جن میں اہلِ کوفہ نے جناب زیدؑ کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی تھی، اور لکھا تھا کہ: "ہم لوگ آپؑ کی مدد کرنے کے لیے حاضر ہیں۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دریافت فرمایا: "اِن خطوط کی ابتداء اُن لوگوں نے کی ہے، یا، تم نے اُن کو خطوط لکھ کر اپنی طرف متوجہ کیا تھا، یا بلایا تھا"؟ کیا یہ تمھارے خطوط کے جواب ہیں؟

جناب زیدؑ (شہید) نے عرض کی: اِن خطوط کی ابتداء اُنہی لوگوں نے کی ہے، ہمارے حق اور جنابِ رسولِ خداصؐ سے ہماری قرابت کو پہچانتے ہوئے، اور اِس لیے کہ اُنھوں نے کتابِ خدا میں ہماری مودت اور اطاعت کو فرض پایا ہے، اور اِس لیے کہ اُنھوں نے ہماری پریشان حالی، تنگدستی اور حکومت کے ہم پر مظالم کو دیکھا ہے۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "محبت تو اللہ نے فرض کی ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جو اوّلین کے لیے بھی تھا اور آخرین کے لیے بھی ہے۔ مگر اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک شخص (امامؑ) کی واجب ہے

www.drhasanrizvi.org

(سارے خاندانِ رسالت کی اطاعت واجب نہیں) البتہ مودّت سب کے لیے ہے۔ کیونکہ خداوندِ عالم کا حکم جاری ہوتا ہے اولیاءِ خدا کے لیے متصل اور مسلسل حکم کے ساتھ۔ (یعنی ایک امامؑ دوسرے امامؑ کے لیے امامت کی وصیت کرتا چلا جاتا ہے۔) صرف اُنہی اماموں کی طرف رُجوع کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ یقینی امر ہے۔

اے میرے بھائی! جس چیز کی نسبت تم اپنی طرف دے رہے ہو کیا اُس کی کوئی گواہی، ثبوت یا دلیل کتابِ خدا سے، یا طریقۂ رسولؐ سے تمہارے پاس موجود ہے؟ یا پُرانے زمانے کی کوئی مثال تم ایسی دے سکتے ہو کہ جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہو سکتا؟ یا یہ ثابت ہو جائے کہ علومِ دین سے جاہل انسان امام ہو سکتا ہے؟ خداوندِ عالم نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امامؑ ایسا نہیں بنایا جو اطاعت اور فرائض میں شک وشبہ رکھتا ہو اور کسی کام میں وقت سے پہلے جلدی کرنے لگے، اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد کرنے لگے۔

خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ "احرام کی حالت میں شکار نہ کرو۔" آیا شکار کا قتل زیادہ بُرا ہے یا کسی انسان کو قتل کرنا زیادہ بُرا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بے جا قتل کرنا حرام فرمایا ہے۔

دیکھو! ہر چیز کا ایک وقت، محل اور موقع ہوتا ہے۔

خداوندِ عالم فرماتا ہے: "جب تم احرام کھول دو تب شکار کرلو۔" گویا پہلے جس کی ممانعت تھی (اب اجازت ہو گئی)۔ اسی طرح حرمت

www.drhasanrizvi.org

کے مہینوں میں (شوّال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرّم) خدا نے جنگ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

پھر فرمایا: "جب یہ حُرمت کے مہینے گذر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کردو۔" (القرآن)

پس تمہارے پاس اپنے اِس جہاد کے ارادے کے متعلق خدا سے کوئی حکم یا دلیل ملی ہے؟ اور تمھیں اُس پر خدا کے حکم ملنے اور اپنی سچّائی کا یقین کامل ہے؟ اور تم پر یہ بات واضح ہے کہ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو وہ ٹھیک ہے؟ تو جو کرنا چاہتے ہو کرو۔ ورنہ اتنا بڑا ارادہ نہ کرو، اور اُس حکومت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہیں ہوا ہے۔ (یعنی بنی اُمیّہ کی سلطنت کی مدّتِ حکومت ابھی باقی ہے)

پس جب اُن کی مدّت ختم ہوجائے گی، اور دنیا سے ان کا رزق اُٹھ جائے گا اور اُن کی مدّتِ سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی تب رعیّت اور بادشاہ دونوں کو خدا ذلّت و حقارت میں مبتلا کردے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اُس امام کے بارے میں جو وقت کی ضرورت اور تقاضوں کو نہیں سمجھتا، اور جو خود اتنا جاہل ہے کہ اس کی رعایا اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔

اے بھائی! کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو اُن لوگوں کے طریقۂ حکومت کو جنھوں نے خدا کی آیتوں، دلیلوں اور حجّتوں کا انکار کیا، اور خدا کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ اور خدا کی ہدایت اور حکم کے بغیر اپنی خواہشوں کی

www.drhasanrizvi.org

پیروی کی۔ خلافت کا دعویٰ بغیر خدا کی دی ہوئی دلیل کے کیا، اور بغیر رسولؐ کے حکم کے خلیفۂ رسولؐ بن بیٹھے۔؟

* میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بات پر کہ اے میرے بھائی! کل تم کو کناسہ (کوفے کے ایک محلّے کا نام کناسہ ہے) میں سولی دی جائے گی۔"

* یہ فرما کر حضرت امامؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آنسو رخساروں پر بہنے لگے۔

* پھر فرمایا: "بس اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جن لوگوں نے ہمارے راز فاش کیے، ہمارے حق سے انکار کیا، ہمارے بھید عام کیے، اور ہم کو ہمارے جد کے غیر کی طرف منسوب کیا، اور ہمارے بارے میں اُن باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔"

* * *

☆ موسیٰ بن عبداللہ بن حسنؒ، فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ میرے والد نے اُنؑ کو حکومت کے خلاف جنگ کرنے میں ہمارا ساتھ دینے کی دعوت دی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "تم سب کو اور اِس لڑکے کو جو میری بات سُن رہا ہے،

www.drhasanrizvi.org

(جنگ کرنے سے) کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ یہ خروج کرے گا اور اپنے بھائی محمدؐ کے ساتھ شکست کھائے گا۔ محمدؐ قتل کر دیا جائے گا۔ پھر یہ خروج کرے گا دوسرے جھنڈے کے نیچے (ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ) مگر ان کا سردار قتل کیا جائے گا، اور ان کا لشکر درہم و برہم ہو جائے گا۔

پس تم لوگ میری بات مان لو اور بنی عبّاس سے امان طلب کر لو۔ کیونکہ تمھاری تحریک کامیاب ہونے والی نہیں ہے۔ اور تم کو جان لینا چاہیئے کہ تمھارا بیٹا (محمدؐ) جو بھینگا ہے، سبز آنکھوں والا، اور آگے سے گنجا، "سدہ اشجع" کے مقام پر پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

اللہ بہتر جانتا ہے کہ میرا ارادہ صرف تم کو نصیحت کرنا، فائدہ پہنچانا اور ہدایت کرنا تھا، اور ہمارا فرض تو صرف کوشش کرنا ہی ہے۔"

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر میرے باپ (عبداللہ بن حسن) غصّہ میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی عبا کا دامن غصّہ کے عالم میں زور سے جھٹکا امامؑ اُن کے قریب آئے اور فرمایا: "میں نے تمھارے چچا (امام محمد باقرؑ) اور تمھاری ماں کی طرف سے تمھارے ماموں سے یہ بات سنی ہے کہ تم اور تمھارے والد کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔"

"اب اگر تم میری بات مان لو اور اس آئی ہوئی بلا کو حسنِ تدبیر سے ٹال سکتے ہو تو ٹال دو۔"

مگر میرے والد، امامؑ کی خدمت سے غصّہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اُٹھ آئے۔ ابھی اس بات کو بیس دن یا کم و بیش

www.drhasanrizvi.org

ہی گذرے تھے کہ عباسی خلیفہ ابو منصور کے لوگ اور اُنھوں نے میرے باپ کو گرفتار کرلیا اور میرے چچاؤں میں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن وغیرہ کو گرفتار کرلیا، اور اُن سب کو زنجیروں سے جکڑ کر ایسی محملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدّا نہ تھا، خالی لکڑیوں پر بٹھا کر مدینے کے مقام مصلّے تک لے آئے تاکہ لوگ انھیں بُرا بھلا کہیں۔

پس لوگوں نے اُن کی کوئی مدد نہ کی، جبکہ لوگوں کے دل اُن پر کڑھ رہے تھے۔ پھر یہ لوگ وہاں سے مسجدِ نبویؐ کے دروازے پر لائے گئے جس کو بابِ جبریلؑ کہتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ اِس حالت میں تشریف لائے کہ آپؑ کی چادر (عبا) کا زیادہ تر حصّہ زمین پر گھسٹ رہا تھا۔ پھر امامؑ مسجد کے اندر تشریف آئے اور جو لوگ وہاں موجود تھے، اُن سے تین مرتبہ فرمایا: "اے گروہِ انصار! کیا تم نے اللہ کے رسولؐ سے اسی بات کا عہد کیا تھا، کیا تم نے اِسی بات پر رسولِ خداؐ کی بیعت کی تھی (کہ رسول اللہؐ کے رشتہ داروں کو اِس حال میں دیکھ کر بھی اُن کی مدد نہیں کر رہے ہو) خدا تم پر لعنت کرے۔

خدا کی قسم! میں ان لوگوں کی عزت چاہتا تھا مگر ان کے نہ ماننے کی وجہ سے میں ناکام رہا۔"

یہ فرما کر حضرت امام جعفر صادقؑ وہاں سے چلے، اِس حالت میں کہ آپؑ کا ایک جوتہ آپؑ کے ہاتھ میں تھا۔ (اور دوسرا پاؤں میں)

www.drhasanrizvi.org

اور آپؑ کی چادر کا زیادہ تر حصّہ زمین پر لٹک رہا تھا۔ حضرت امامؑ اسی طرح گھر تشریف لائے، اور اسی غم میں بیس دن تک بخار میں مبتلا رہے۔ اور رات دن گریہ کرتے رہتے، یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ آپؑ کا اس غم سے انتقال نہ ہو جائے۔"

٭ ٭ ٭

٭ جعفری کا بیان ہے کہ میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن حسن سے سنا کہ جب امام حسنؑ کے خاندان کے لوگ اونٹوں پر گرفتار تھے تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکلے اور اُس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبداللہ بن حسن کو سوار کیا گیا تھا۔ امامؑ چاہتے تھے کہ اُن سے کچھ بات کریں۔ مگر آپؑ کو سختی سے روکا گیا۔ ایک سپاہی نے آپؑ کو یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ "اِن سے الگ رہو، اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے علاوہ دوسروں کو بھی گرفتار کرے گا جو خلیفہ کے مخالف ہیں۔"

پھر وہ سپاہی اُن سب قیدیوں کو لے کر مدینے کی گلیوں میں داخل ہوئے۔ امامؑ واپس آ گئے۔ ابھی وہ لوگ جنت البقیع تک پہنچے تھے کہ وہی سپاہی (جس نے امامؑ سے بدتمیزی کی تھی) بلا میں گرفتار ہوا۔ اونٹ نے اُس کو کچل دیا، اور وہ وہیں مر گیا۔ اور دوسرے سپاہی تمام قیدیوں کو بغداد کی طرف لے کر چلے گئے۔"

٭ ٭ ٭

www.drhasanrizvi.org

امام مھدیؑ کے ظہور کا وقت معیّن کرنے والے

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا، اُس نے کہا: میں آپ پر قربان ہوں (فرزندِ رسولؐ!) جس بات کا ہم انتظار کر رہے ہیں، وہ کب ہوگا"؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"یَا مِهْزَمُ! کَذَبَ الْوَقَّاتُوْنَ وَهَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُوْنَ وَنَجَا الْمُسَلِّمُوْنَ۔" ... "اے مہزم! (یعنی) جن لوگوں نے اُس کا وقت معیّن کیا وہ جھوٹے ہیں جلدی کرنے والے ہلاک ہوئے۔ اور نجات پائی اُن لوگوں نے جو خدا کے قضا و قدر کے فیصلوں کو تسلیم کرنے والے ہیں۔"

* * *

★ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

"حکومت بنی عباس (ظلم کر رہے ہیں) اور روز بروز ترقی کر رہے ہیں، مگر امام مھدیؑ کا ظہور نہیں ہوتا"؟

آپؑ نے فرمایا: "لوگ جلدی کرتے میں ہلاک ہو رہے ہیں، خدا جلدی نہیں کرتا۔ اُس ظہور کا ایک وقت مقرر ہے۔ نہ اُس سے ایک لمحہ آگے ہوگا، نہ پیچھے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ہماری باتیں جب لوگ سنتے ہیں تو اُن کے دل اُن سے دور رہنا چاہتے ہیں. کیونکہ ہماری باتیں ظن و تخمین کی بنیاد پر نہیں ہوتیں (جبکہ لوگ اپنے ظن و تخمین کے مطابق سوچتے ہیں.)

پس جو لوگ ہماری باتوں کو مان لیں، اُن سے تو اور زیادہ بیان کرو، اور جو نہ مانیں اُنھیں چھوڑ دو۔ کیونکہ ضروری ہے کہ اس سلسلے میں آزمائش و امتحان ہو، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کس میں باطنی کھوٹ ہے اور اس طرح وہ لوگ الگ ہو جائیں جو اچھائی اور بُرائی کو الگ الگ کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں (سچے پیروکاروں) کے کوئی باقی نہ رہے۔"

* * *

★ ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: (فرزندِ رسولؐ!) "کشادگی اور امن (یعنی حضرت امام مھدی علیہ السلام کا ظہور) کب ہوگا"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے ابو بصیر! کیا تم بھی اُن لوگوں میں سے ہو جو طالبِ دنیا ہیں۔ جس نے امامؑ کو پہچان لیا اُس کو امامؑ کے انتظار کرنے میں خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔"

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص اِس حالت

www.drhasanrizvi.org

میں مر گیا کہ اُس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔

اور جو اِس حالت میں مر گیا کہ وہ امام برحق کو پہچانتا تھا، تو ظہورِ مہدیؑ کا پہلے یا بعد میں ہونا اُس کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اور جو اِس حال میں مر گیا کہ وہ امامِ وقت کو پہچانتا تھا تو وہ اُس مرتبے میں ہے کہ گویا وہ قائمِ آلِ محمدؐ کے ساتھ اُن کے خیمے میں ہو۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس شخص نے امامت کا دعویٰ کیا جبکہ وہ اُس کا اہل نہیں ہے، وہ کافر ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تین قسم کے لوگوں سے خداوندِ عالم قیامت کے دن نہ کلام کرے گا، اور نہ اُن کو گناہوں سے پاک کرے گا، اور اُن کے لیے دردناک سزا ہوگی۔

(۱) اوّل وہ جس نے امام ہونے کا دعویٰ کیا، جبکہ خداوندِ عالم نے اُس کو امام مقرر نہیں کیا ہے۔

(۲) دوسرے وہ جس نے اُس امامؑ کا انکار کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے امامؑ مقرر فرمایا ہے۔

(۳) تیسرے وہ جس نے اُن دونوں قسم کے لوگوں کے لیے اسلام

www.drhasanrizvi.org

میں کوئی حصہ قرار دیا۔"

* * *

★ حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام نے فرمایا:
"جس نے زندہ اماموں میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا، اُس نے مرے ہوئے سب اماموں کا انکار کیا۔"

* * *

★ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۵)

یعنی: "اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو خدا کا شریک (ہمسر) قرار دیتے ہیں، اور اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنی چاہیے۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اُن کو اپنا امام بنایا جن کو اللہ نے امام مقرر نہیں فرمایا تھا۔

.... یہی لوگ خدا کا عذاب دیکھیں گے، اُن کے لیے مدد کے تمام اسباب کٹ جائیں گے۔ ایسے جھوٹے اماموں کی پیروی کرنے والے اللہ سے کہیں گے کہ اگر ہم دنیا میں دوبارہ لوٹا دیئے جائیں تو ہم اُن سے اسی طرح الگ اور بیزار ہو جائیں گے جیسے (آج) یہ لوگ ہم

www.drhasanrizvi.org

سے بیزار ہو رہے ہیں، اسی طرح اللہ ان کو حسرتوں میں تڑپتا رکھے گا، اور وہ جہنّم سے باہر نہ نکل سکیں گے۔"

پھر امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اے جابرؓ! یہ ظالم ائمّہ اور اُن کی پیروی اور اطاعت کرنے والے ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرّضا علیہ السّلام نے اس آیت کے بارے میں کہ:

"وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط" (سورۃ ۲۸ قصص آیت ۵۰)

یعنی: "اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔"

فرمایا: "اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے بغیر اُن اماموںؑ کی ہدایت کے جو (خدا نے) ہدایت کے لیے مقرر کیے ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جس کا خداوندِ عالم کی طرف سے (مقرر کیا ہوا) کوئی امام نہ ہو، جو عادل ہو، وہ گمراہ، حیران اور پریشان رہے گا، اور اگر وہ اسی حالت میں مرجائے تو کفر و نفاق کی موت مرے گا۔

ائمّۂ جور (ظالم بادشاہ یا خلیفے) اور اُن کے تابعین دینِ الٰہی

www.drhasanrizvi.org

سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ اس لیے وہ جو کچھ عمل کرتے ہیں، وہ راکھ کے اُس ڈھیر کے مانند ہے۔ جسے آندھی کا تیز جھونکا اُڑا کرلے جائے۔ وہ جو کچھ کر چکے، اب ان تمام اعمال میں سے کسی پر اُن کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ:

"اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ" (سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۷)

یعنی: "اللہ اُن کا ولی (سرپرست) ہے جو اُس کو دل سے مانتے ہیں وہ اُن کو اندھیروں سے روشنی (نور) کی طرف نکالتا ہے۔"

یعنی: اللہ تعالیٰ اُن کو گناہوں کے اندھیروں سے توبہ اور مغفرت کی روشنی (نور) کی طرف نکال لاتا ہے، بسبب اُن کی اُس محبت کے جو وہ امامؑ عادل سے رکھتے ہیں، اُس امامؑ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ" (بقرۃ آیت ۲۵۷)

یعنی: "اور جو لوگ کافر ہیں (خدا کو دل سے نہیں مانتے) اُن کے اولیاء (سرپرست) شیاطین ہیں جو اُن کو روشنی (نور) سے اندھیروں کی طرف

www.drhasanrizvi.org

لے جاتے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے اسلام کی روشنی میں تھے لیکن کیونکہ انھوں نے ایسے امام (رہبر۔ حاکم) کو دوست رکھا جو ظالم تھا اور اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا نہیں تھا' اُس کی محبت کی وجہ سے وہ اسلام کی روشنی سے نکل کر کفر کے اندھیروں میں آگئے۔ پس خداوندِ عالم نے اُن پر کافروں کی طرح دوزخ کو واجب کر دیا۔ اب وہ جہنمی ہیں۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرۃ ع ۲ آیت ۲۵۷)

یعنی: "یہی وہ لوگ ہیں جو دوزخی ہیں' وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو سزا و عذاب دینے سے نہیں شرماتا' (یا حیا نہیں کرتا) جو اُس امام کے ماتحت رہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مقرر نہیں فرمایا ہے، چاہے اُن کے اعمال کتنے ہی اچھے اور نیک کیوں نہ ہوں۔

اور

اللہ عزّ وجلّ شرم و حیا کرتا ہے اُن لوگوں کو سزا یا عذاب دینے میں جو اُس امامؑ کی محبت کے ساتھ خدا کی عبادت کرتے ہیں جس کو اللہ نے امامؑ مقرر فرمایا ہے' چاہے اُس کے اعمال کیسے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ اولادِ علیؑ و فاطمہؑ کی معرفت

★ سلیمان بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ سے سنا کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علیؑ ابن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ (جو بڑے عالم و زاہد اور متقی تھے) اُن کی زوجہ اولادِ اہلِ جنت سے ہیں۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: "مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْاَمْرَ مِنْ وُّلْدِ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ"

یعنی: "جس نے اولادِ علیؑ و فاطمہؑ (علیہما السّلام) کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔"

★ ★ ★

★ ابو نصر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السّلام سے عرض کی: "کیا ائمہؑ اہلِ بیتؑ کی امامت کا انکار کرنے والا خواہ وہ آپؑ میں سے ہو (یعنی اولادِ رسولؐ سے ہو) یا آپؑ میں سے نہ ہو۔ یہ دونوں برابر ہیں؟"

امام علیہ السّلام نے فرمایا: "جو ہم میں سے ہوگا (یعنی ہمارا رشتہ دار اولادِ رسولؐ میں سے ہوگا) اُس منکرِ (امامت) کو دوگنی سزا ملے گی، اور جو نیکی کرے گا (یعنی امامت کا قائل ہوگا) اُس کی نیکیاں دوگنی شمار ہوں گی۔" (یعنی سزا بھی دوگنی اور انعام و جزا بھی دوچند)

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

★ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: (فرزندِ رسولؐ!) امامؑ کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امامت کے عہدے پر فائز ہو گیا؟ کیا یہ بات اُسے سابق امامؑ کی موت کے وقت معلوم ہوتی ہے؟"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "سابق امامؑ کی موت کے وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔"

★ میں نے عرض کی: "کیسے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُس کو الہام فرماتا ہے۔"

★ ★ ★

★ خیرانی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ: "میں خراسان میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے امامؑ سے دریافت کیا: "اے میرے سردار! اگر آپؑ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "میرا فرزند ابوجعفرؑ (امام محمد تقیؑ جو اُس وقت بہت کم سن تھے) خداوندِ عالم نے حضرت عیسیٰؑ کو رسولؑ بنایا ایسی عمر میں جو ابوجعفر (امام محمد تقیؑ) سے بھی کم تھی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ امامؑ سے امامؑ کو پیدا کرے تو

www.drhasanrizvi.org

وہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو تحتِ عرش سے پانی لے جاکر امامؑ کو پلاتا ہے
اس طرح اس سے دوسرے امامؑ کو پیدا کرتا ہے۔ (پیدا ہونے والا امامؑ)
چالیس دن تک رحمِ مادر میں کسی کی آواز نہیں سنتا، اس کے بعد وہ
کلام سننے لگتا ہے۔

جب امامؑ پیدا ہوتا ہے تو وہی فرشتہ امامؑ کی دونوں آنکھوں کے
درمیان یہ آیت لکھ دیتا ہے:

"وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(سورۃ ۶ آیت ۱۱۵)

یعنی: "اللہ کا کلام (حکم) صدق اور عدل پر مکمل ہوا۔ اُس کے
کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا۔"

جب پہلا امامؑ وفات پاتا ہے تو ہونے والے امامؑ کے لیے نور کا
ایک مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ مخلوقات کے تمام
اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اُس (امامؑ) کے
وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

(یعنی خدا کی طرف سے خدا کی مخلوق کی ہدایت کا کام امامؑ انجام دیتا ہے)

* * *

* یونس کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ اکثر لوگ اُس ستون کے بارے میں سوال کرتے ہیں (جو

www.drhasanrizvi.org

امامؑ کے سامنے نورانی مینار ہوتا ہے۔)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے یونس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہوتا ہے جو تمہارے امامؑ کے لیے بلند کیا جاتا ہے"؟

* میں نے عرض کی: "(فرزندِ رسولؐ!) مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اصل میں وہ فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ وہاں کے اعمال کو بلند کرتا رہتا ہے جس کو امامؑ دیکھتا ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امامؑ کی بارہ علامتیں ہیں

(۱) امامؑ پاک و طاہر پیدا ہوتا ہے۔

(۲) امامؑ مختون پیدا ہوتا ہے۔

(۳) امامؑ پیدا ہوتے ہی اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے، اور بلند آواز سے کلمۂ شہادتین پڑھتا ہے۔

(۴) امامؑ جُنُب نہیں ہوتا۔

(۵) امامؑ جماہی نہیں لیتا۔

(۶) امامؑ انگڑائی نہیں لیتا۔

(۷) امامؑ جس طرح سامنے سے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے کی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے۔

(۸) امامؑ کے فُضلے میں سے مشک کی سی خوشبو ہوتی ہے۔

(۹) امامؑ کے فُضلے کو زمین چھپا لیتی ہے۔

www.drhasanrizvi.org

(۱۰) امامؑ جب رسولِ خداؐ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اُس کے جسم پر بالکل ٹھیک آتی ہے۔ جبکہ کوئی دوسرا اُس زرہ کو پہنے خواہ وہ قد میں چھوٹا ہو یا طویل اُس کے جسم سے ایک بالشت لمبی ہو جاتی ہے۔

(۱۱) امامؑ کی آنکھ سوتی ہے لیکن قلب نہیں سوتا۔

(۱۲) امامؑ جب تک زندہ رہتا ہے فرشتہ اُس سے کلام کرتا رہتا ہے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

★ "ہم (محمدؐ و آلِ محمدؐ) کی خلقت (مقامِ) علّیین سے ہے (علّیین: جنّت کا اعلیٰ ترین طبقہ ہے) ——— اور

★ ہماری ارواح کی تخلیق، علّیین سے بھی بلند مرتبہ مقام سے ہے۔

★ ہمارے شیعوں (دوستوں۔ پیروی کرنے والوں) کی ارواح کی

★ خلقت علّیین سے ہے، مگر اُن کے اجساد (جسموں) کی

★ خلقت کسی دوسری چیز (جنّت کی مٹّی) سے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اور اُن کے درمیان قربت (ومحبّت) کا تعلّق ہے، اور اُن کے قلوب ہماری طرف جھکے (مائل) رہتے ہیں۔"

* * *

★ راوی (زید شحّام) کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے

www.drhasanrizvi.org

عرض کی: "فرزندِ رسولؐ! ہمارے پاس ایک شخص بیٹھتا اُٹھتا ہے جس کا نام کُلَیب ہے آپؑ کی جو حدیث اُس کے سامنے بیان کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ: "میں نے تسلیم کیا (یعنی مان لیا) ہم نے اُس کا نام کُلَیب تسلیم رکھ لیا ہے۔ (یعنی چھوٹا اطاعت گزار کتا)

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اُس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو کہ تسلیم کس کو کہتے ہیں۔ (تسلیم کے کیا معنی ہیں)؟

* ہم خاموش رہے۔

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "وہ قولِ خدا کے سامنے عاجزی اور فروتنی کرنا ہے۔ خداوندِ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ" (سورۃ ہود آیت ۲۳)

یعنی: "جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال بجالائے اور اپنے پالنے والے مالک کے سامنے عاجزی و فروتنی کی۔"

(یعنی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تعریف فرما رہا ہے)۔۔۔ اور

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ: "تم لوگ قولِ خدا "قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝" (سورۃ المومنون آیت ۱ پ ۱۸)

یعنی: "مومنین کامیاب ہو گئے" کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

راوی نے عرض کی: "آپؑ بہتر جانتے ہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "فلاح: (یعنی) بھرپور کامیابی پانے والے وہ مومنین ہیں جو ہماری احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ اور یہ تسلیم کرنے والے نُجَبَاء (شریف لوگ) ہیں۔ مگر ایسے مومنین غریب (یعنی اپنے وطن سے دور) ہوتے ہیں، وہ تعداد میں کم ہیں، وہ یہاں بیگانوں میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

* پس جنّت کی خوشخبری ہو اُن غُرَباء (پردیسیوں) کے لیے۔"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر کوئی شخص اِس بات پر خوش ہونا چاہتا ہے کہ اُس کا ایمان کامل ہو، تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ تمام باتوں میں آلِ محمدؐ کے تمام اقوال کو میرے قول کے مطابق قبول کرے، خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر بات ہو۔ اور وہ جو مجھ تک اُن سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔"

* * *

* ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (سورۃ الزمر آیت ۱۸ پ ۲۳)

www.drhasanrizvi.org

یعنی: "وہ لوگ کہ جو بات کو دھیان سے سنتے ہیں، اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہی تو ہیں جن کی اللہ نے ہدایت فرمائی، اور وہی صاحبان عقل و دانش ہیں۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ آلِ محمدؐ کی احادیث کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اُس کو بلا کمی و زیادتی کیے، ویسا ہی بیان کرتے ہیں۔"

* * *

حج کی قبولیت کی شرط

* راوی (فضیل) کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا تو فرمایا:

"یہ لوگ جاہلیت کے زمانے میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کرکے ہمارے پاس آئیں (اور دین کی حقیقت کو سمجھیں) اپنی محبت و ولایت کو ہمارے سامنے ظاہر کریں، اور ہماری مدد کریں، تب ان کا حج قبول ہوگا۔ پھر امامؑ نے یہ آیت پڑھی:

"فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ"

(سورۃ ابراہیم آیت ۳۷ پ ۱۳)

یعنی: "(اے اللہ!) پس لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف (میری اولاد کی طرف) پھیر دے۔ (مائل کردے)" (حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا اپنی اولاد کے لیے مانگی تھی)

www.drhasanrizvi.org

فرشتے اور امامِ وقت

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ”جو فرشتہ زمین پر کسی کام کے لیے اُترتا ہے وہ امامِ وقت کے پاس ضرور حاضر ہوتا ہے اور اُس کام کو امامِ وقتؑ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ غرض اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ملائکہ امامِ وقتؑ کی خدمت میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

* * *

جنّات اور امامِ وقت

سعدِ الاِسکاف کہتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور بیت الشّرف میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور آوازیں بلند ہوئیں۔ پھر کچھ لوگ جاٹوں (دیہاتیوں) سے مشابہ سروں پر عمامے باندھے نکلے۔

جب میں امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی: فرزندِ رسولؐ! آج آپؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت ملنے میں بڑی دیر لگی، اور میں نے کچھ لوگوں کو آپؑ کے بیت الشّرف سے نکلتے دیکھا جو عمامے باندھے ہوئے تھے، میں اُن کو نہ پہچان سکا۔؟

امام علیہ السّلام نے فرمایا: ”اے سعد! وہ تمہارے بھائی جنّات کی قوم سے تھے جو ہمارے پاس اپنے مسائل اور حرام و حلال پوچھنے آئے تھے۔“

www.drhasanrizvi.org

* جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

"ایک دن حضرت امیرالمومنینؑ (حضرت امام علیؑ بن ابی طالبؑ) منبر پر (مسجدِ کوفہ میں) خطاب فرما رہے تھے، ناگاہ ایک اژدہا مسجد کے دروازے سے آتا نظر آیا۔ لوگوں نے اُس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے اُن کو روک دیا۔ اژدہا سیدھا منبر کے پاس آیا۔ حضرتؑ نے اُسے ٹھہر جانے کا اشارہ فرمایا۔

* جب آپؑ خطبے سے فارغ ہوئے، پھر وہ آگے بڑھا۔
* آپؑ نے دریافت کیا: "تم کون ہو؟"
* اُس نے عرض کی: "میں عمرو بن عثمان قوم جنّ سے ہوں۔ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ اُنھوں نے وصیّت کی تھی کہ میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؑ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپؑ کا میرے لیے کیا حکم ہے"؟
* آپؑ نے فرمایا: "میں تم کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ اب تم اپنے والد کے قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کرو۔ اور تم اُن پر میرے خلیفہ کی حیثیت سے ہو۔"
* پس وہ رخصت طلب کر کے چلا گیا۔
* میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا: "کیا عمرو (جنّ) پر واجب تھا کہ وہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو"؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی خبر

★ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک شخص میری اولاد سے ظاہر ہوگا جو حضرت داؤدؑ کی اولاد کی طرح دنیا پر حکومت کرے گا۔ اُس کو مقدمات کے فیصلہ کرنے میں گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ وہ ہر شخص کو اُس کا حق ادا کرے گا۔"

* * *

أئمہؑ کی منزلت

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: "فرزندِ رسولؐ! ائمہؑ کی منزلت کیا ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "وہی منزلت ہے جو ذوالقرنین، یوشعؑ بن نونؑ، آصفؑ بن برخیا وزیرِ حضرت سلیمانؑ کی ہے۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: "فرزندِ رسولؐ! آپؑ جھگڑوں کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "خداوندِ عالم کے حکم کے مطابق، اور آلِ داؤدؑ کے فیصلوں کے مطابق، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.drhasanrizvi.org

کے فیصلوں کے مطابق۔ اور ہمیں روح القدس سے معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔"

* * *

★ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اُس قول کے بارے میں دریافت کیا کہ: آپؑ فرمایا کرتے تھے: "تم مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ تم مجھ سے جو کچھ پوچھو گے میں تمھیں اُس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جس کے پاس جو علم ہے وہ حضرت امام علی علیہ السلام ہی سے اُس کو حاصل ہوا ہے۔ جو چاہے جہاں بھی چلا جائے، خدا کی قسم، جو علم نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے۔"

پھر آپؑ نے اشارہ فرمایا اپنے گھر کی طرف۔

* * *

(تشریح: جناب رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں"

ظاہر ہے کہ جس طرح گھر کی ہر چیز گھر کے دروازے سے نکلتی ہے، اسی طرح رسولِ خداؐ کا علم اُن کے علم کے دروازے ہی سے ملے گا۔ اور حضرت امام علیؑ کا گھر بھی ائمۂ اہل بیتؑ کا گھر ہے۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں بھی صحیح علم پایا جائے گا، وہ ہم (ائمہ ع) اہلِ بیت ع ہی سے دنیا والوں کو ملا ہو گا۔"

★ ★ ★

ائمہ ع کی احادیث کی اقسام

★ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"احادیثِ آلِ محمد ع مشکل سے مشکل تر ہیں۔ پس اُن کو نہ مانے گا، مگر مَلکِ مقرّب، یا نبیِ مُرسَل، یا وہ بندۂ مومن جس کے دل کے ایمان کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لے لیا ہو۔

جب کوئی حدیثِ آلِ محمد ع تمھارے سامنے آئے اور تمھارے دل میں اُس کو سُن کر نرمی اور شناسائی پیدا ہو تو تم اُس کو قبول کر لو۔ اگر اُس سے تمھارا دل تنگ ہو اور وہ عجیب و غریب سی معلوم ہو، تو اللہ، رسول اللہ ص اور ائمہ آلِ محمد ع کے دوسرے اقوال کی طرف رجوع کرو۔"

(یعنی) اگر وہ حدیث قرآن اور دیگر احادیثِ رسول ص و ائمہ ع کے مطابق ہو تو مان لو)

"وہ شخص جہنمی ہے جو تم سے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جو ائمہ ع آلِ محمد ع نے بیان نہ کی ہو۔ ائمہ ع کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

تشریح :۔ حضرت سلمانِ فارسیؓ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھے علم کثیر دیا گیا ہے۔ اگر میں تم کو وہ سب علم بتا دوں تو میں جانتا ہوں کہ ایک گروہ مجھے دیوانہ کہے گا اور دوسرا گروہ کہے گا کہ خدا قاتلِ سلمان پر رحم کرے۔ غرض آلِ محمدؐ کی بعض احادیث اس قدر لطیف اور گہرے مطالب کی ہوتی ہیں کہ جن کو فی الواقع سمجھنا دشوار ترین ہے۔ بڑے بڑے علماء قاصر رہے ہیں، عام انسان کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوذرؓ! اگر تم پر سلمانؓ اپنا علم ظاہر کر دیں تو برداشت نہ کر سکو گے۔ اے ابوذر! سلمانؓ روئے زمین پر بابُ اللہ ہیں۔ جن لوگوں نے اُن کو پہچان لیا، وہ مومن ہیں اور جنھوں نے اُن کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمانؓ ہم اہلِ بیتؑ سے ہیں۔

اسی لیے عام لوگوں کے سامنے مشکل احادیث نہیں بیان کرنی چاہئیں۔ وہ ہرگز اُن کو نہ مانیں گے۔

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"بلاشبہ ہماری احادیث صعب و مستصعب (مشکل اور سخت مشکل) ہیں۔ اُن کو صرف وہی لوگ برداشت کر سکتے ہیں جن کے سینے (ایمان سے) روشن، کشادہ، اور حق کو پسند اور طلب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اچھے کردار و اخلاق والے ہوتے ہیں۔ اللہ نے ہمارے شیعوں (دوستوں)

www.drhasanrizvi.org

سے اُسی طرح عہد لیا ہے جس طرح اولادِ حضرت آدم علیہ السلام سے روزِ اَلَسْتُ عہد لیا تھا۔ پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اللہ نے اُس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا۔ اور جس نے ہم سے (اور ہماری احادیث سے) دشمنی اور نفرت کی اور ہمارا حق ادا نہ کیا، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہے گا۔"

* * *

★ ابوبصیر کہتے ہیں کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اور اللہ کے علم سے ایک علم ہے۔ خدا کی قسم! مَا یُحْتَمِلُهُ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ ....الخ

یعنی: "اُس کو نہیں برداشت کرسکتا ہے مَلَکِ مُقَرَّب، نبیٔ مُرسَل اور نہ وہ مومن جس کے قلب کا امتحان اللہ نے ایمان کے ذریعے سے لے لیا ہو۔ خدا کی قسم! اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی کہ کوئی اُس کو برداشت کرسکے۔ اور ہمارے علاوہ کسی اور نے اُس علم کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کی۔ ہمارے پاس اللہ کے راز ہیں اور اُس کا علم ہے خداوندِ عالم نے ہمیں اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جب ہم نے اس کی تبلیغ کی تو اس کے لیے مناسب جگہ نہ پائی، اور نہ ایسے اہل لوگ

www.drhasanrizvi.org

ہی ہمیں مل سکے جو ہماری تعلیم کا بوجھ اُٹھا سکتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خِلقت اُسی طینت (مٹّی) سے ہوئی جس سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کی تخلیق ہوئی تھی۔ اللہ نے اُن کو اُسی نور سے پیدا کیا جس سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو پیدا کیا تھا۔ اور اپنی رحمت سے خدا نے اُن کی تخلیق میں وہی اثر پیدا کیا جو محمدؐ اور اُن کی ذرّیت میں پیدا کیا تھا۔ پس جس بات کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا، ہم نے اُن کو اُس کی تبلیغ کی، جسے اُنھوں نے قبول کرلیا۔ اور اُس کو برداشت کرسکے۔ اِس طرح ہمارا ذکر اُن تک پہنچ گیا، اور اُن کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیثوں کی طرف مائل ہو گئے......

......مگر ایسے مومن بہت کم ہیں۔

خداوندا! اُن کی زندگی کو ہماری زندگی جیسی بنا دے، اور اُن کی موت کو ہماری سی موت قرار دے۔ اُن کے دشمنوں کو اُن پر مسلّط نہ فرما۔ کیوں کہ یہ بات ہمارے لیے سخت تکلیف دہ ہوگی۔"

"وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔"

* * *

جنابِ رسول اللہؐ کا آخری خطبہ اور سفیانِ ثوری

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو سفیانِ ثوری نے جنابِ رسولِ خداؐ کی قرابت کا واسطہ دے کر درخواست کی، کہ آپؑ آنحضرتؐ کے اُس خطبے

www.drhasanrizvi.org

کو بیان فرمائیں جو آنحضرتؐ نے مسجدِ خیف میں ارشاد فرمایا تھا۔

یہ واسطہ سنتے ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام گھوڑے سے اُتر آئے۔ سفیان ثوری نے عرض کی (فرزندِ رسولؐ!) ذرا توقّف فرمائیں میں قلم دوات لے آؤں۔

جب یہ چیزیں آگئیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا۔ لکھّو!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسجدِ خیف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:۔ "خوشی اور مسرّت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندے کو جو میری بات سُنے، اُسے یاد رکھّے، اور اُسے اُن لوگوں تک پہنچادے جن تک میری بات نہیں پہنچی۔

اے لوگو! جو تم میں سے موجود ہیں، اِس بات کو اُن تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

* یاد رکھو! بہت سے عالمِ دین ایسے ہوتے ہیں جو حقیقتاً عالم نہیں * اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو اُس شخص کی طرف رُجوع کرتے ہیں جو اُن سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

* یاد رکھّو! تین باتیں ایسی ہیں جن سے مسلمان کا دل کبھی بیزار نہیں ہوتا۔

(۱) اوّل یہ کہ وہ خداوندِ عالم کی عبادت خلوص کے ساتھ انجام دیتا ہے

(۲) دوسرے یہ کہ اُمّتِ مسلمین (ائمۂ اہلِ بیتؑ) سے

www.drhasanrizvi.org

خلوص (سچی محبت) رکھتا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ کہ اُن کی جماعت میں رہنا اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے۔

* ائمۂ مسلمین کی ذمّے داری یہ ہے کہ اپنی اطاعت کرنے والی رعایا کے لیے معاش مہیا کریں۔

* تمام مومنین ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ اُن سب کے خون برابر ہیں۔ وہ دشمن اور مخالفوں کے مقابلے پر ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اور اپنے سے پست درجہ والوں (یعنی فقرا) کے لیے کوشش کرنا اُن کا فرض اور ذمّے داری ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے مسلمانوں میں ایک بالشت کے برابر بھی جدائی ڈالی، اُس نے اپنی گردن اسلام کی رسّی سے نکال پھینکی۔"

امامؑ کا حق رعایا پر اور رعایا کا حق امامؑ پر

☆ ابو حمزہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ: "لوگوں پر امامؑ کا کیا حق ہے"؟

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "لوگوں پر امامؑ کا حق یہ ہے کہ وہ امامؑ کا کلام سُنیں اور اُس کی اطاعت کریں۔ اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے

www.drhasanrizvi.org

کہ مالِ غنیمت اور دوسری آمدنی کو اپنی رعایا میں برابر تقسیم کرے، اُن کے ساتھ عدل و انصاف کرے۔ اگر امامؑ ایسا ہوگا تو پھر کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں رہے یا وہاں جائے۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

* "اپنے والیانِ امر (ائمہ اہلِ بیتؑ) سے خیانت نہ کرو۔

* اپنے رہنماؤں سے ناانصافی نہ کرو۔

* اپنے اماموںؑ سے جاہل نہ رہو۔

* اپنی رسّی سے جُدا نہ رہو۔ ورنہ سُست پڑ جاؤ گے، اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ تمھارے سارے کاموں کی بنیاد انہی اُصولوں پر ہونی چاہیئے۔ اِسی طریقے پر قائم رہو۔ کاش تم اُس عذاب کو دیکھ لیتے جو تم میں سے اُن مرنے والوں نے دیکھا جنھوں نے اُسی بات کی مخالفت کی جس کی طرف (ائمۂ حق) تمھیں بلاتے ہیں۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں کچھ لوگ ہمدان اور حلوان سے شہد اور انجیر لے کر حاضر ہوئے۔ آپؑ نے عرفاء (جن کو فقراء اور یتیموں کا پتہ معلوم ہوتا ہے) سے فرمایا کہ: یتیموں کو بلا لائیں۔ جب یتیم بچے آئے تو آپؑ نے اُن کو مشکوں کے دہانوں

www.drhasanrizvi.org

کے قریب ہی بٹھادیا، تاکہ وہ جتنا شہد کھانا چاہیں بے تکلفی سے کھائیں۔ اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔

* لوگوں نے عرض کی: "یا امیرالمومنینؑ! اِن (یتیم بچّوں) کو مشکوں کے دہانوں کے قریب بٹھا کر شہد چاٹنے (کھانے) کی کیوں اجازت دی"؟

* آپؑ نے فرمایا: امامؑ یتیموں کا باپ ہوتا ہے، یہ اپنے باپ کے اعتبار اور رشتے کی وجہ سے شہد استعمال کر رہے ہیں۔ (یعنی اگر اِن کے باپ کے پاس شہد آتا تو یہ اِسی طرح بے تکلفی سے شہد استعمال کرتے۔

* * *

* حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں ہر مومن کی جان سے اَولیٰ ہوں (یعنی اُس کا حاکم ہوں) اور میرے بعد علیؑ اَولیٰ ہیں۔"

* کسی نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! "اِس کا کیا مطلب ہے"؟ آپؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ: "جو شخص قرضہ ادا کیے بغیر مرے گا، یا اپنے گھر والوں کو لاوارث چھوڑ کر مرے گا، تو اُس کی ذمّے داری میرے اوپر ہے۔ اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے گا تو اُس کے وارث اُس کے اپنے ورثاء ہوں گے۔ اور ایسا شخص جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو، تو نبیؐ اور امیرالمومنینؑ اور اُن کے بعد ہونے والے امامؑ اُن کے کفیل ہوں گے۔" آنحضرتؐ

www.drhasanrizvi.org

کا یہی قول سُن کر عام یہودی خود بھی مسلمان ہو گئے اور اُن کے
اہل و عیال نے بھی اسلام قبول کر لیا۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"امامت کی صلاحیت صرف وہ شخص رکھتا ہے جس میں تین
خصلتیں پائی جائیں:
(۱) پرہیزگاری و تقویٰ جو اُسے گناہوں سے بچائے۔
(۲) حلم و بُردباری جس سے وہ اپنے غصّے پر قابو رکھے۔
(۳) لوگوں پر اچھی طرح حکومت کر سکے اور اپنی رعایا سے اُسی طرح
ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین
حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے لکھا کہ:
"زمین اللہ کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے
اُس کا مالک بنا دیتا ہے۔ مگر انجام اچھا صرف اُس کا ہوتا ہے جو زمین
پر بُرائی نہیں پھیلاتے، اور زمین کا حق ادا کرتے ہیں۔ (یعنی فقراء
مساکین کی مدد کرتے ہیں، خمس و زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔)
اللہ تعالیٰ نے مجھے ★ اور ★ میرے اہلِ بیتؑ کو زمین کا مالک

www.drhasanrizvi.org

(حاکم) بنایا ہے۔ ہم متقی ہیں (یعنی) برائیوں سے بچنے والے اور فرائضِ الٰہیہ کے ادا کرنے والے ہیں۔ ساری زمین ہمارے لیے ہے۔ جو مسلمان کوئی زمین حاصل کرے اور اُس کو آباد کرے تو اُس پر لازم ہے کہ میرے اہلِ بیتؑ میں سے جو امامؑ موجود ہو اُس کی خدمت میں خراج (خمس) ادا کرے اور باقی کو خود استعمال کرے۔ لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اُس زمین کو تباہ و برباد کردے، تو دوسرا مسلمان اُس پر قابض ہو کر ازسرِ نو اُسے آباد کرے، تو یہ مسلمان اُس مسلمان سے زیادہ زمین کو اپنے پاس رکھنے کا مستحق ہے جس نے اُس زمین کو چھوڑ رکھا تھا۔ (یعنی زمین کی ملکیت کا حق اُسی کا ہے جو اُسے آباد کرے)

پھر اُس نئے مالک کو چاہیے کہ میرے اہلِ بیتؑ میں سے جو امامؑ ہو اُسے خراج (خمس) ادا کرے، اور باقی وہ استعمال کرے یہاں تک کہ قائمِ آلِ محمدؐ (امام مہدیؑ) تلوار سے جہاد کریں اور زمین پر قبضہ کریں اور مشرکوں، کافروں کو زمین سے نکال باہر کردیں جیسا کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے اُن کو جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا۔ البتہ جو املاک ہمارے دوستوں کے قبضے میں ہوں گی اُن کو اُنہی کے قبضے میں رکھا جائے گا۔“

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

”دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کا سب اللہ تعالےٰ کا ہے، اور پھر اُس کے رسولؐ کا ہے پس جو شخص زمین کے کسی حصّے پر

www.drhasanrizvi.org

قبضہ کرے، اُس کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور زمین کا حق ادا کرے، اِس طرح کہ اپنے (غریب) بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اب جو ایسا نہیں کرے گا، تو اللہ، اللہ کا رسولؐ اور (اللہ کے اولیاء) ہم (ائمۂ اہلِ بیتؑ) اُس سے بَری اور الگ ہیں۔"

* * *

✯ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ: "ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے جناب رسول اللہؐ کا کوئی حق نہیں۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ: "اِس دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ سب جناب رسول اللہؐ کا ہے۔"

نیز فرمایا: "جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے وہ سب کا سب ائمۂ آلِ محمدؐ کے لیے ہے۔"

* * *

✯ حضرت امام علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا:

"خداوندِ عالم نے مجھے خلق کا امام بنایا ہے۔ اِس لیے میرے واسطے کھانے پینے اور پہننے کے لیے ایک مقدار معیّن فرما دی ہے، جو غریب (فقیر) ضعیف اور کمزور آدمی جیسی ہے۔ تاکہ فقیر، میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی (مالدار) کو اُس کی دولت مندی سرکش نہ بنا دے (یعنی: وہ کبھی حد سے آگے نہ

www.drhasanrizvi.org

بڑھے، بلکہ حد میں رہ کر اخراجات کرے، اور اپنی بچت (منافع) کو لوگوں کی بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے۔")

* * *

رُہبانیّت کی ممانعت

★ امیرالمومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا: "اے عاصم! خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

" زمین کو ہم نے لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے جس میں میوے، اور کھجور پیدا ہوتی ہے، جبکہ کھجور پر غلاف ہوتا ہے۔"

نیز خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا ہے:

" دو دریا ہیں (کھاری اور میٹھے پانی کے) وہ جہاں ملتے ہیں اُن کے درمیان ایک روک (حدِّ فاصل) ہوتی ہے۔"

پھر ارشاد فرمایا:

" ان دو دریاؤں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔"

پس اے لوگو! اللہ تعالےٰ کو اُس کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا، استعمال کرنا زیادہ پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کو صرف اُس کے زبانی ذکر کرنے سے اُس کی نعمتوں کا عملی طور پر استعمال کرنا، زیادہ پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اُس کا زبانی ذکر (شکر) تو کرے اور اُس کی نعمتوں کو استعمال نہ کرے۔

www.drhasanrizvi.org

(اس لیے کہ پھر اُس کا شکر بے معنی ہوگا۔ اُس نے جب نعمتوں کی لذت کو چکھا ہی نہیں تو پھر شکر کس بات کا ادا کر رہا ہے؟) نعمتوں کو استعمال کر کے نعمتوں کا ذکر بھی کرنا چاہیے۔ جیسا کہ خداوندِ کریم خود ارشاد فرماتا ہے کہ:

" وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ " (سورۃ الضحیٰ ۹۳ آیت ۱۱)

یعنی: " اور اپنے پروردگار کی نعمت کا ذکر کرو۔"

* عاصم نے عرض کی: " پھر یا امیر المومنین! آپ گھٹیا کھردرا (کھدّر) کم قیمت لباس کیوں پہنتے ہیں؟"

* آپ نے فرمایا: " خداوندِ تعالیٰ نے عادل (حکمرانوں) ائمہ پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غریب و فقیر لوگوں جیسا بنائیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے غم سے ہلاک نہ ہو جائے۔"

یہ سن کر عاصم نے اپنی گدڑی اُتار پھینکی اور نرم لباس پہن لیا۔

* * *

* ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: " حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تو بہت معمولی سا کھدّر کا کھردرا لباس پہنتے تھے۔ چار درہم کی چادر اور چار درہم کی قمیص۔ جبکہ آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: " حضرت امام علی علیہ السلام جو لباس پہنتے تھے وہ اُن کے زمانے میں بُرا نہیں سمجھا جاتا تھا (کیونکہ اُس زمانے میں لوگوں کا معیارِ زندگی اِس زمانے کے لحاظ سے کم تھا) اگر آپ وہی

www.drhasanrizvi.org

لباس آج پہنتے تو ہر طرف سے اعتراض اور مذمّت ہوتی۔

جب ہمارے قائم ع ظہور فرمائیں گے تو وہ حضرت امام علی علیہ السلام جیسا لباس پہنے ہوں گے اور کاملاً اُنؑ ہی کی سیرت پر چلیں گے۔

(نوٹ: معلوم ہوا کہ لباس اور بود و باش میں معاشرے کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ انسان معاشرے میں عزّت سے نہیں رہ سکتا۔ عام آدمی جیسا لباس مکان اور غذا استعمال کرنی چاہیئے۔)

* * *

تفسیرِ قرآن از ائمۂ آلِ محمدؐ

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ" (سورۃ الاحزاب آیت ۷۲)

یعنی: "بیشک ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین، اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا، پس انھوں نے اُسے

www.drhasanrizvi.org

اُٹھانے سے انکار کر دیا، اور وہ اُس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اُسے اُٹھالیا۔ حقیقتاً انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔")

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"یہ امانت حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کی ولایت (امامت) ہے۔"

(نوٹ: یعنی امامت (ولایت) اس قدر عظیم ذمہ داری ہے کہ اُس کو زمین و آسمان و پہاڑ مل کر نہیں اُٹھا سکتے۔ مگر جاہل لوگوں نے امامت کا لبادہ اُلٹا اوڑھ لیا اور امامت پر قبضہ جمانے کی کوششیں کیں، اور وہ اُس کی عظمت اور ذمہ داری کو نہ سمجھ سکے جبکہ امامت یا ولایت حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام جیسے انسانِ کامل کا حق ہے جو اللہ عزّ و جلّ کی جانب سے عطا ہوا ہے کوئی دوسرا اُس کا دعویدار ظالم اور جھوٹا اور جاہل ہی ہو سکتا ہے۔)

* * *

* حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے قرآن مجید کی اِس آیت کے بارے میں کہ: "یُوفُونَ بِالنَّذْرِ" (سورۃ الدھر آیت ۷)
یعنی: (وہ لوگ نذر کو پورا کرتے ہیں) فرمایا: "وہ لوگ اُس عہد کو پورا کرتے ہیں جو ہماری ولایت (حکمرانی) کے بارے میں اُن سے لیا گیا ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ: "وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ" (سورۃ مائدہ آیت ۶۶)

یعنی: "اور اگر وہ توریت اور انجیل پر قائم رہتے، اور اُس پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (تو یہ اُن کے لیے بہتر ہوتا)

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: اِس سے مراد ولایت ہے۔"

(یعنی حضرت محمدؐ و آلِ محمدؑ کی امامت کا ذکر توریت اور انجیل میں بھی موجود ہے۔)

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت: "قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى..." . . . . . (سورۃ الشوریٰ ۴۲ آیت ۲۳)

یعنی: "اے رسولؐ! کہدو میں تم سے کسی اُجرت کا سوال نہیں کرتا سوا اِس کے کہ تم (میرے) قرابتداروں سے محبت کرو۔"

اِس کے بارے میں فرمایا: "یہ اجر ہم ائمہ اہلِ بیتؑ کی محبت ہے۔ ہم ہی رسولؐ کے قرابتدار ہیں۔ (حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور نو اماموںؑ)

★ ★ ★

★ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندِ کریم نے فرمایا کہ: "تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم رسولِ خداؐ کو تکلیف دو (علیؑ اور ائمہؑ کے بارے میں)

www.drhasanrizvi.org

جس طرح حضرت موسیٰ ع کی اُمّت نے اُن کو تکلیف دی تھی (حضرت ہارون ع کی اطاعت نہ کر کے۔)"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ کسی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

" فَمَنِ اتَّبَعَ هُدٰیَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی "

(سورۂ طٰہٰ ۲۰ آیت ۱۲۳)

یعنی: "پس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ گمراہ ہوا اور نہ بدبخت ہوا۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جس نے ائمۂ اہلبیت ع کے حکم پر عمل کیا اور ان کی پیروی و اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوگا۔"

* * *

★ راوی نے قرآن مجید کی اِس آیت کے بارے میں کہ:

" لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ (سورۃ البلد ۹۰ آیت ۱-۳)

یعنی: "میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکّہ) کی، جس میں تم چلتے پھرتے ہو، اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔"

امام علیہ السلام سے اس کا مطلب دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ "والد سے مراد حضرت امیر المومنین ع ہیں اور "وما ولد" سے مراد ائمۂ اہل بیت ع ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ قرآن مجید کی یہ آیت: "وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی"
(سورۃ الانفال آیت ۴۱)

یعنی: "اور تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو مالِ غنیمت تم کو ملے، اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربیٰ کا ہے۔"

★ امام علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ "ذی القربیٰ" کون ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: "ذی القربیٰ" سے مراد امیر المومنینؑ اور ائمۂ آلِ محمدؐ ہیں۔"

★ ★ ★

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی آیت: "وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّۃٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ٥" (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۱)

یعنی: "اور ہم نے ایک اُمّت (گروہ) ایسا پیدا کیا جو حق کی ہدایت کرتا ہے، اور عدل و انصاف سے کام لیتا ہے۔"

کے بارے میں دریافت کیا کہ "یہ گروہ یا اُمّت کون لوگ ہیں۔"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ ائمۂ (آلِ محمدؐ) ہیں۔"

★ ★ ★

★ راوی نے اس آیت کے بارے میں کہ:
"ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ"

www.drhasanrizvi.org

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ (سورۃ آل عمران آیت ۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اس میں کچھ آیتیں محکمات ہیں جو اصلِ کتاب ہیں۔ اِس سے مراد امیرالمومنین ؑ اور ائمۂ اہلِ بیت ہیں۔

★ اور باقی متشابہات ہیں: اِن سے مراد فلاں فلاں ہیں۔

★ اور فی قلوبھم زَیغ" (جن کے دلوں میں کجی ہے) اس سے مراد فلاں فلاں کے اصحاب اور اُن کے دوست ہیں۔

★ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ (اور جو متشابہات کی پیروی کرتے ہیں) وہ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں۔ اور اس کی تاویل کرتے ہیں۔

★ اور اس کی تاویل صرف رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ہی جانتے ہیں۔

اس میں راسخون فی العلم سے مراد جناب امیرالمومنین (حضرت امام علی ؑ) اور دیگر ائمہ (اہلِ بیت ؑ) ہیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ: "وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (سورۃ انفال آیت ۶۱)

یعنی: "اگر وہ کفّار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم اُن سے صلح کر لو۔"

www.drhasanrizvi.org

کہ: اِس آیت "سلم" کے (صلح۔کے) کیا معنی ہیں؟

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارے امر (حکومت واطاعت) میں داخل ہونا۔"

* * *

★ قرآن مجید کا ارشاد فرمانا کہ: "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ"

یعنی: "تم ضرور ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں پھنسو گے"

سورۃ الانشقاق ۸۴

اِس آیت کے بارے میں حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"کیا اُمّت اپنے نبیؐ کے بعد فلاں فلاں (ظالم بادشاہوں) کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنس گئی۔"؟

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں "وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ (سورۃ القصص آیت ۵۱) - دریافت کیا۔

یعنی: "اور ہم نے اپنے قول کو اُن کے لیے متّصل اور مسلسل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔"

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ ایک امامؑ سے دوسرے امامؑ تک کا سلسلہ ہے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

☆ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ:

"وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ" (سورۃ الانعام آیت ۱۹)

یعنی: "اور مجھ پر یہ قرآن وحی کیا گیا تاکہ میں تم کو اور ان کو جن تک وہ پہنچے اس سے ڈراؤں۔" (متنبہ کروں)۔

☆ امام علیہ السلام نے فرمایا: "مَنْ بَلَغَ" (جس تک یہ پہنچے) سے (اوکین) مراد یہ ہے کہ آلِ محمدؐ میں سے ہر زمانے میں ایک امامؑ ہو جو لوگوں کو خدا کی سزاؤں سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسولِ خداؐ نے ڈرایا تھا۔"

* * *

☆ قرآن مجید کی یہ آیت: "فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝" (سورۃ زخرف آیت ۴۳)

یعنی: (اے رسولؐ!) "پس جو کچھ تمہاری طرف وحی کی گئی ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہو، (کیوں کہ) یقیناً تم صراطِ مستقیم پر ہو۔"

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ: اے رسولؐ! تم ولایتِ علیؑ پر قائم رہو (کیوں کہ) علیؑ ہی صراطِ مستقیم ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ قرآن مجید کی آیت: "بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا" (سورۂ بقرہ آیت ۹۰)

یعنی: (برا ہے جو انھوں نے اپنے لیے خرید اکہ انھوں نے سرکشی کے ساتھ اُس چیز کا انکار کیا جو اللہ نے تم پر نازل کیا۔"

★ اِس آیت کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ: "برا ہے جو انھوں نے اپنے لیے خریدا کہ اُنھوں نے سرکشی کے ساتھ انکار کیا اُس کا جو اللہ نے تم پر علیؑ کے بارے میں نازل کیا۔"

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت: "وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ" (سورۃ النساء آیت ۶۶)

یعنی: "(اور اگر وہ کرتے جس کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو یہ اُن کے لیے بہتر ہوتا۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کرتے جس کی اُن کو نصیحت کی گئی ہے (علیؑ کے بارے میں) تو یہ بات اُن کے لیے بہتر ہوتی۔"

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

www.drhasanrizvi.org

اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ " (سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸)

یعنی: "اے ایمان والو! تم سب کے سب سِلْم (اسلام) میں داخل ہو جاؤ، اور شیطان کی پیروی (نقشِ قدم پر نہ چلو) نہ کرو یقیناً وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔"

* اِس آیت کے بارے میں حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "یہ آیت ہماری ولایت (امامت) کے متعلق ہے۔"

* * *

★ قرآن مجید کی آیت: " بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ " یعنی: "(بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔) (سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۶)

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اِس آیت کے بارے میں فرمایا: "انھوں نے دنیاوی زندگی کو ترجیح دی (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) جبکہ آخرت بہتر بھی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی بھی ہے۔ اِس سے مراد ولایتِ امیر المومنینؑ ہے۔ یہی بات ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں تھی۔"

* * *

★ قرآن مجید کی آیت: " اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ ؗ وَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ " (سورۃ بقرۃ آیت ۸۷)

حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا: (یعنی: جب آئے تمہارے

www.drhasanrizvi.org

پاس (محمدؐ) وہ چیز لے کر جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبتِ علیؑ) تو تم نے تکبّر کیا اور ایک فریق (آلِ محمدؐ) کو تم نے جھٹلایا۔ یعنی آلِ محمدؐ میں سے ایک فریق کو تم نے جھٹلادیا، اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔ (علیؑ کو جھٹلایا اور ان کی اولاد کو قتل کیا)

* * *

★ قرآن مجید کی آیت : "عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ (سورۃ النبا آیت ۱-۲) پ ۳۰

یعنی : "(لوگ تم سے "بڑی خبر" کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔)"

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا : (نبا عظیم) "بہت بڑی خبر" سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت (امامت) ہے۔

* میں نے دریافت کیا : "اس سے اللہ تعالیٰ کی ولایت (حکومت) مراد نہیں ہے"؟

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا : "امیر المومنینؑ کی ولایت مراد ہے۔"

* * *

★ نوٹ : حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام کی ولایت و امامت کو قبول کرنا اصل میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کو تسلیم کرنا ہے کیوں کہ اللہ ہی کے حکم پر جناب رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان فرمایا تھا۔ کیوں کہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا وہ اصل میں بادشاہِ وقت کو

www.drhasanrizvi.org

اور اُس کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ جس طرح حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنا، اللہ ہی کو سجدہ کرنا تھا کیونکہ اللہ ہی نے ابلیس کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کر لیکن ابلیس نے یہ حکم نہ مانا، اسی لیے وہ اللہ کا دشمن اور باغی قرار پایا۔ حالانکہ وہ خدا کے لیے لاکھوں، کروڑوں سجدے کر چکا تھا۔)

* * *

☆ قرآن مجید کی آیت: "فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا"
یعنی (اے رسولؐ!) پس تم دینِ حنیف پر ثابت قدم رہو۔ (سورۂ روم آیت ۳۰)

* اِس آیت کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: "اِس سے مراد آلِ محمدؐ کی ولایت ہے۔"

* * *

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمانا: "وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ" (سورۃ الانبیاء آیت ۴۷)
یعنی: "(اور ہم قیامت کے دن عدل کی ترازوئیں رکھیں گے۔)"

* اِس آیت کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "یہ (ترازوئیں) انبیاء اور اوصیاء ہیں۔"

(نوٹ: انسانی صفات کو انسانوں ہی کے ذریعہ ناپا یا تولا جا سکتا ہے۔ جیسے کسی انسان کی بہادری کو رُستم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح انسانی صفات کا پیمانہ انبیاءؑ و اوصیاء ہوں گے۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

آنحضرتؐ کی اُمّت کے اعمال کی جانچ حضرت علیؑ اور دیگر ائمہؑ اہلِ بیتؑ کے اعمال سے ہوگی۔ کیونکہ اُن کا ہر عمل عملِ رسولؐ ہے اِسی لیے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

"یَا عَلِیُّ! اَنْتَ مِیْزَانُ الْاَعْمَالِ وَاَنْتَ صِرَاطُ الْمُسْتَقِیْمِ"۔

●

* * *

★ قرآن مجید کی یہ آیت کہ "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ"
(پ۲۴ ۔ سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۰)

یعنی "بیشک وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اس قول پر ثابت قدم رہے ۔۔۔ الخ

★ اِس آیت کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: "ثابت قدم رہے ایک امامؑ کے بعد دوسرے امامؑ کی ولایت پر۔" اُن پر ملائکہ نازل ہوکر کہتے ہیں۔ تم نہ خوف کرو، نہ رنجیدہ ہو۔ تم کو خوشخبری دی گئی ہے اُس جنّت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (القرآن)

* * *

★ قرآن مجید کی آیت کہ: "قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ"
یعنی۔ (اے رسولؐ!) کہدو، میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں) (پ۲۲ سورۃ سبا آیت ۴۶)

www.drhasanrizvi.org

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ :

" اس سے مراد امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کی ولایت ہے "۔ (یعنی "میں تم کو ولایتِ علیؑ کی نصیحت کرتا ہوں ۔)

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۃ الحج کی آیت ۲۵ :

" وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ "

یعنی : " (اور وہ جس نے ارادہ کیا اِس میں اِلحاد (کفر) اور ظلم کا اُسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے "۔

دریافت کیا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا : " یہ اُنہی لوگوں کے بارے میں ہے جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور آپس میں معاہدہ کیا کہ ہم اُن تمام آیتوں کا انکار کریں گے جو علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ۔ اِس طرح اس انکار کے ذریعہ اُنھوں نے رسول اللہؐ پر اور اُن کے ولی پر ظلم کیا ۔ اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لیے "۔ (وہ دردناک عذاب کا ذائقہ چکھیں گے)

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت : " وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ " (سورۃ یونس آیت ۲)

یعنی : " (اور خوشخبری سُنا دو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ، کہ اُن کے لیے

www.drhasanrizvi.org

سچائی کا قدم ہے اُن کے پروردگار کے نزدیک۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اس کا مطلب یہ ہے کہ: امیر المومنین (حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ) کی ولایت (حکومت و امامت) کو مان لینے کی وجہ سے اُن کے لیے عزت کا مقام اور سچائی کا قدم ہے اُن کے پروردگار (مالک) کے پاس۔"

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت: "هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ (سورۃ الحج آیت ۱۹ پ ۱۷)

یعنی: "ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے مالک (پروردگار) کے بارے میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا اُن کے لیے آگ کا لباس قطع کیا گیا ہے۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی ولایت کا انکار کیا۔"

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت: "صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ؗ" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۸)

★ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: "اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت (آلِ محمدؐ) کے ساتھ میثاق لینے کے دن عالمِ ذر میں۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

٭ قرآن مجید کی آیت: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا (سورۃ نوح آیت ۲۸)

یعنی: "(اے میرے) پالنے والے مالک! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور اُس کو بھی (بخش دے) جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو۔"

٭ اِس آیت کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص آلِ محمدؐ کی ولایت (حکومت، امامت) میں داخل ہوا وہ انبیاءِ کرام ؑ کے گھر میں داخل ہوا۔"

اور آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ.... (الاحزاب آیت ۳۳)

کے بارے میں امام علیہ السلام نے فرمایا: "اہلِ بیت سے مراد ائمۂ اہلِ بیتؑ ہیں۔ اور جو کوئی اُن کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبیِ اکرمؐ کے گھر میں داخل ہوا۔"

٭ ٭ ٭

٭ قرآن کی آیت: "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝" (سورۃ یونس آیت ۵۸)

یعنی "(ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے پس جو لوگ خوش ہوں ہدایت پا کر اُن کو خوش ہونا ہی چاہیئے۔ (کیونکہ ہدایت) بہتر ہے اُس (مال) سے جسے یہ جمع کرتے ہیں۔"

٭ اِس آیت کے بارے میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: یعنی ولایتِ آلِ محمدؐ بہتر ہے اُس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لیے۔"

٭ ٭ ٭

www.drhasanrizvi.org

☆ راوی (زیدِ الشحّام) کہتے ہیں کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب رات آئی تو امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ کیوں کہ یہ شبِ جمعہ ہے۔

میں نے سورۂ دُخان پڑھنا شروع کیا جب میں اِس آیت پر پہنچا

" اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ..... " (سورۃ الدّخان آیت ۴۰-۴۱-۴۲..... پ۲۵)

یعنی: " بیشک وہ (حق و باطل کے درمیان) فیصلے کا دن ہوگا اور اُن سب کے لیے وعدہ کی جگہ ہوگی۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے شر کو دفع نہ کر سکے گا، اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی سوائے اُن لوگوں کے جن پر اللہ نے رحم کیا ہوگا۔ "

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: " (اے زید!) وہ لوگ جن پر اللہ رحم فرمائے گا، خدا کی قسم وہ ہم ہیں۔ اللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے۔ بیشک ہم اپنے پیروکاروں سے شر کو دور کر سکیں گے۔ "

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ " جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: " وَتَعِیَهَآ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ۝ "

یعنی: " (اور محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان) " (سورۃ الحاقہ ۶۹ آیت ۱۲)

جناب رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: " اے علیؑ! وہ تمہارا کان ہے۔ " (جو محفوظ رکھنے والا ہے)۔

* * *

www.drhasanrizvi.org

☆ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی : " قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ " (سورۃ التوبۃ آیت ۱۰۵)

یعنی: " (کہدو اے رسولؐ! عمل کرو، اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اُس کا رسولؐ دیکھتا ہے، اور مخصوص مومنین بھی دیکھتے ہیں "

☆ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا : " یہاں عام مومنین مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہاں " مامونون " (یعنی) امان دلانے والے مراد ہیں۔ اور وہ امان دلانے والے ہم (آلِ محمدؐ) ہیں۔ "

(نوٹ : اس آیت میں " مومنون " سے مراد ایمان لانے والے نہیں، بلکہ مومنون کے دوسرے معنی مراد ہیں۔ یعنی: امان دلانے والے : کیوں کہ قیامت کے دن امان دلانے والے صرف محمدؐ و آلِ محمدؐ ہی ہیں، اور کوئی نہیں)

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا : "

" قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۟ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ " (سورۃ یوسف آیت ۱۰۸)

یعنی: " اے رسولؐ! کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں عقلمندی اور بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میری پیروی کرتا ہے وہ بھی۔ "

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ان بلانے والوں سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیرالمومنین حضرت علیؑ، اور ان کے بعد آنے والے ان کے اوصیاءؑ (ائمہ آلِ محمدؑ) ہیں۔"

* * *

★ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝" (ذٰریٰت آیت ۳۵ ع ۲/۵۱)

یعنی: "پس ہم نے اس قریے سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال لیا۔" "فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝" (سورۃ ذٰریٰت آیت ۳۶ ع ۵۱)

یعنی: "اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔"

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اس امت میں اس گھر کی مثال آلِ محمدؑ ہیں جن کے گھر کے سوا کوئی گھر (ہدایت کا مرکز) نہیں۔"

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ: "فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ" (سورۃ الملک آیت ۲۷ ۶۷ پ ۲۹)

www.drhasanrizvi.org

یعنی: "جب انھوں نے (عذاب کو) دیکھا قریب، تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔۔اور اُن سے کہا گیا کہ یہ وہی (عذاب) ہے جس کے تم خواستگار تھے۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "روزِ قیامت جب منکرین، حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو سب سے اعلیٰ اور قابلِ رشک مقام پر دیکھیں گے، تو اُن منکروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ تب اُن سے کہا جائے گا کہ یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم لوگ پکارے جاتے تھے۔" (یعنی تم نے خود کو امیرالمومنین کہلوایا تھا۔ درحقیقت امیرالمومنین تو یہ ہیں۔)

* * *

★ قرآن مجید کی آیت: "وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ" (سورۃ البروج ۸۵ آیت ۳)

یعنی: "اور گواہی دینے والا، اور جس کے بارے میں گواہی دی جائے۔"

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: "شاہد" یعنی گواہی دینے والے سے مراد امیرالمومنین (حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ) ہیں۔ ۔ ۔ ۔ اور "مشہود" یعنی: جس کے بارے میں گواہی دی جائے۔ سے مراد جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ سورۃ الحج کی آیت ۲۴: " وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ○ "

یعنی: " اور ان کی ہدایت پاکیزہ بات کی طرف کی گئی، اور اس طرح اُنھوں نے ہدایت پائی ایسے راستے کی طرف جو قابلِ حمد ہے۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" ان ہدایت پانے والوں سے مراد حضرت حمزہؑ، حضرت جعفر طیّار، حضرت عبیدہ، حضرت سلمانؑ فارسی، حضرت ابوذرؑ حضرت مقدادؑ ابنِ اسود اور حضرت عمّارؑ ہیں۔ ان کی رہنمائی کی گئی جناب امیرالمومنین (حضرت امام علیؑ) کی طرف۔"

(صراطِ حمید مراد علیؑ کا راستہ)

★ ★ ★

★ سورۃ الاعراف کی آیت ۴۴: " فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ○ "

یعنی: " پس ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اُن کے درمیان کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: " یہ اعلان کرنے والے جناب امیرالمومنین علیہ السلام ہوں گے۔"

★ ★ ★

★ سورۃ احقاف کی آیت ۴: " اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ "

www.drhasanrizvi.org

یعنی: "اگر تم سچے ہو تو میرے پاس کوئی کتاب اِس سے پہلے کی یا علم کے آثار لے آؤ۔"

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "پہلی کتاب سے مراد توراۃ و انجیل ہیں۔ اور آثار سے مراد انبیاء کرامؑ اور اُن کے اوصیاءؑ کا علم ہے۔"

* * *

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بنی تیم، بنی عدی اور بنی اُمیّہ کو (بندروں کی شکل میں) اپنے منبر پر چڑھے ہوئے دیکھا تو آنحضرتؐ کو سخت صدمہ ہوا۔ اللہ عزّ وجلّ نے حضور اکرمؐ کی تسلّی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی:

"وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی ..." (سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۳۴)

یعنی: "اور جب ہم نے ملائکہ کو آدمؑ کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اُن سب نے سجدہ کیا، مگر ابلیسؑ نے انکار کر دیا۔"

★ پھر جناب رسولِ اکرمؐ پر وحی فرمائی: "اے محمدؐ! میں نے حکم دیا تھا مگر میری اطاعت نہ کی گئی۔ اِس لیے تم غمگین نہ ہو۔ اِسی طرح جب تم اپنے وصیؑ کے بارے میں حکم دو گے (کہ اِن کی پیروی کرو) تو تمھاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔"

www.drhasanrizvi.org

٭ راوی (حسین بن نعیم صحاف) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

" اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ (سورۃ تغابن آیت ۱۲)

یعنی: " اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو بس اگر تم نے منھ کو موڑا (نافرمانی کی) تو پھر ہمارے رسولؐ کے ذمّہ تو صرف کھلّم کھلّا ہمارے احکام کو تم تک پہنچا دینا ہے۔"

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

" خدا کی قسم! وہ لوگ ہلاک و برباد ہوئے جو تم سے پہلے تھے (جنھوں نے خدا اور رسولؐ کی اطاعت سے منھ موڑا) وہ لوگ قائم آلِ محمدؐ (حضرت امام مھدی علیہ السلام) کے ظہور تک عذابِ الٰہی میں رہیں گے۔ اسی وجہ سے کہ اُنھوں نے ہماری ولایت (امامت۔ سرپرستی، اطاعت) کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کیا۔ جناب رسول اللہؐ دنیا سے نہیں گئے مگر اس حالت میں کہ آنحضرتؐ نے اِس اُمّت کی گردن پر ہمارے حق (اطاعت و امامت) کا بوجھ رکھ دیا تھا۔ مگر اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت فرماتا ہے۔"

٭ ٭ ٭

٭ سورۃ الحج کی آیت ۴۵ ۲۲: " وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ ۝"

یعنی: " معطل کنویں (یعنی ایسے کنویں جن سے پانی حاصل نہ کیا جائے)

www.drhasanrizvi.org

اور مضبوط محل"

* اس آیت کے بارے میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "معطّل کنویں" سے مراد امام صامت (جس کی امامت کا زمانہ شروع نہ ہوا ہو۔) اور ..... "قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ" (یعنی۔ "مضبوط محل") سے مراد "(امامِ ناطق) یعنی وہ امام جس کی امامت کا زمانہ شروع ہو چکا ہو۔"

* * *

* سورۃ الزُمر کی آیت ۶۵-۶۶ ..... : "وَلَقَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ لَئِنۡ اَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ۝۶۶"

یعنی: "(اے رسولؐ!) اللہ نے تمہاری طرف اور اُن لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے یہ وحی کی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سب عمل مٹا دیا جائے گا۔ اور تم ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ۶۵۔ بلکہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گذار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ ۶۶"

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا اُس کے علاوہ کسی اور کو اُس کی ولایت میں تو خسارے میں رہو گے بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے شکر گذار بندوں میں سے ہو جاؤ

www.drhasanrizvi.org

یعنی "اے رسولؐ! اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ (کیوں کہ) اللہ نے تمھارے بازو کو تمھارے چچا زاد بھائی (علیؑ) کے ذریعے سے مضبوط بنا دیا ہے۔"

* * *

★ قرآن کی آیت : "یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا"
یعنی "وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔" (سورۃ نحل ۱۶ آیت ۸۳)

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"جب یہ آیت اتری کہ: اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ٥" (سورۃ المائدۃ ۵ آیت ۵۵)

یعنی: "اللہ تمھارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ تمھارا آقا ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

مدینہ کی مسجد میں کچھ اصحابِ رسولؐ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

ایک نے کہا کہ اگر ہم اس ایک آیت سے انکار کرتے ہیں تو ہمیں سب کی سب آیتوں سے انکار کرنا پڑے گا، اور اگر اس آیت کو مان لیتے ہیں تو ہمارے لیے ذلّت و خواری ہے (کیوں کہ، اس آیت کے ذریعہ) علیؑ کو ہم پر مسلّط کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے ہیں۔ مگر ہم علیؑ کی اطاعت

www.drhasanrizvi.org

نہ کریں گے جس کا یہاں حکم دیا گیا ہے۔"

اس پر سورۂ نحل کی یہ آیت ۸۳ اتری: یعنی "علیؑ کی ولایت کو وہ (بخوبی) پہچانتے بھی ہیں پھر اسی کا انکار کرتے ہیں۔"

* * *

★ قرآن مجید کی آیت: "اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا" (سورۂ الفرقان آیت ۶۳)

یعنی: "وہ زمین پر دبے دبے (انکساری سے) چلتے ہیں۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"وہ رسولِ خداؐ کے اوصیاء (ائمۂ اہلِ بیتؑ) ہیں جو اپنے دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔"

* * *

والدین سے مراد کون کون ہیں

قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں کہ: "اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ o"

یعنی: "میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا شکر بھی ادا کرو اور تم کو میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔" (سورۂ لقمان ۳۱ آیت ۱۴)

* حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا سبق دے کر تمھیں سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں (مراد ائمۂ اہلِ بیتؑ) اِن کی

www.drhasanrizvi.org

نافرمانی نہ کرو۔ اگر وہ تم سے ناراض ہو گئے تو خدا بھی ناراض ہے۔"

(نوٹ: جن والدین کی اطاعت واجب کی ہے اُن میں طبعی اور نسبتی ماں باپ بھی شامل ہیں مگر اُن سے افضل معنوی اعتبار سے وہ لوگ ہیں جو ہمیں علم و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اُن میں سب سے افضل محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں کہ وہی علم و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ اِس لیے والدین کی اطاعت کے حکم میں طبعی والدین، اساتذہ کرام اور سب سے اوّلین معنی میں محمدؐ و آلِ محمدؐ یعنی ائمہؑ اہلبیتؑ مراد ہیں۔)

* * *

★ ہشام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ انعام کی اِس آیت ۱۵۸ کے بارے میں دریافت کیا:

"لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۝ (سورۂ انعام)

یعنی: "نہیں فائدہ دے گا کسی شخص کو اُس کا ایمان، جب تک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور یا اپنے ایمان کے ذریعہ نیکی حاصل نہ کرلی ہو۔"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ایمان لانے میں (خدا پر ایمان لانے کے بعد) انبیاء کرامؑ، اوصیاء کرامؑ اور خاص طور پر امیرالمومنینؑ کا اقرار کرنا شامل ہے۔" نیز فرمایا: اِس کے بغیر اُس کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ کیونکہ اِس کے

www.drhasanrizvi.org

بغیر والا ایمان سلب کرلیا گیا ہوگا۔"

* * *

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ" (سورۃ آیت ۱۶۲)

یعنی: "کیا وہ کہ جس نے اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزاری، اُس کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کو غضبناک کیا؟ جبکہ اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ تو بہت ہی بُری جگہ ہے۔"

"هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ" (سورۃ آلِ عمران آیت ۶۳)

یعنی: "اُن لوگوں کے لیے (جو اللہ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں) (بلند) درجات ہیں اللہ کے پاس۔"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جن لوگوں نے اللہ کی مرضی کی پیروی کی (اور اُسی کے عین مطابق زندگی گذاری) وہ آئمۂ اہلِ بیتؑ ہیں (اوّلین اور حقیقی معنی میں) اور اُن کو ماننے والوں کے لیے بھی اعلیٰ درجات ہیں، ہماری ولایت (اطاعت) اور معرفت کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور اُن کے اعلیٰ درجات کو اللہ تعالیٰ بلند سے بلند ترین کرتا چلا جاتا ہے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں فرمایا: "اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ" (سورۃ فاطر ۳۵ آیت ۱۰)

یعنی: "پاک کلمات اُسی (اللہ) کی طرف چڑھتے ہیں۔ اور وہ نیک اعمال کو خود بلند کرتا ہے۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "نیک اعمال" سے اوّلین مراد ہم اہلبیتؑ کی ولایت (محبت و اطاعت) ہے۔

پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: "جس نے ہم کو دوست نہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کو بلند نہ کرے گا۔"

* * *

★ قرآن مجید کی یہ آیت کہ: "یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ" (سورۃ حدید ۵۷ آیت ۲۸)

یعنی: "وہ (اللہ) تم کو اپنی رحمت کے دو برابر کے حصّے عطا فرمائے گا۔ اور وہ (اللہ) تمہارے لیے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھروگے۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں

★ "کِفْلَیْنِ" "دو برابر کے حصّے" سے مراد امام حسنؑ و امام حسینؑ ہیں

★ "نُوْرًا تَمْشُوْنَ" "(روشنی میں تم چلوگے)" سے مراد امامؑ (عادل) ہے۔ جس کے پیچھے پیچھے تم چلوگے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا :

" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ " (سورۃ البلد آیت ۱۱)

یعنی: " بس وہ گھاٹی سے کیوں نہ گذرا "

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: " جس کو خدا نے نوازا وہ ہماری ولایت کی (محبت و اطاعت کی) گھاٹی سے بآسانی گذر گیا وہ نجات پا گیا "

★ پھر آپؑ نے مجھ (راوی) سے دریافت کیا: " کیا میں تمہیں ایسی بات بتا دوں جو تمہارے لیے دنیا اور ہر اُس چیز سے جو دنیا میں ہے ، بہتر ہو ۔؟ "

★ میں نے عرض کی: " میں آپؑ پر قربان ہوں ۔ ضرور بتلائیے ۔

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: " اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:

" فَكُّ رَقَبَةٍ (کسی کو غلامی سے آزاد کرنا) (البلد آیت ۱۳)

پس تمام انسان جہنّم کے غلام و اسیر ہیں سوائے ہمارے ماننے والوں کے ۔ تم کو ہماری ولایت (محبت و اطاعت) کی وجہ سے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا گیا ہے ۔ " (یہ معنی آیت کی تاویل یعنی اوّلین اور حقیقی معنی ہیں ۔)

★ ★ ★

★ قرآن مجید کی آیت: اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ

یعنی: " تم مجھ سے کیا ہوا عہد پورا کرو، میں تم سے اپنا کیا ہوا عہد پورا کروں گا۔ "

(۲۔ سورۃ بقرہ آیت ۴۰) ۔

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "مطلب یہ ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں کیا ہوا عہد تم پورا کرو، میں تمھیں جنت دے کر اپنا عہد پورا کروں گا۔"

* * *

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

قرآن مجید کی آیت: "وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ۝" (سورۃ مریم آیت ۷۳)

یعنی: "اور جب اُن پر ہماری واضح آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر (منکرین حق)، مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق بہتر مرتبے والا اور زیادہ شاندار محفل والا ہے؟"

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ:

" امیرالمومنین حضرت امام علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے منکروں نے ولایت کو دل سے ماننے والوں سے کہا: "بتاؤ ہم دونوں فریقوں میں مقام اور مرتبے اور محفل کے اعتبار سے کون بہتر ہے؟ کیونکہ ہماری جماعت بھی زیادہ، ہمارے علماء بھی بہت ہیں (ہماری محفلوں میں رونق بھی بہت ہے) اور دولت و حکومت بھی ہمارے پاس ہے۔ تم گنتی کے چند آدمی ہو جو غربت

www.drhasanrizvi.org

اور مفلسی کی زندگی گذار رہے ہو، اب تم خود ہی بتاؤ کہ ہم دونوں میں کون بہتر ہے۔؟"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت (امامت اور اطاعت) کی دعوت دی۔ مگر انھوں نے نفرت کا اظہار کیا، اور انکار کر دیا۔

پھر اُن انکار کرنے والے قریش نے ہمارے ماننے والوں سے امیر المومنینؑ اور ہم اہلِ بیتِ رسولؐ کی ولایت کا اقرار کر لینے پر، کہا (یعنی طعنہ دیا) کہ تم نے ولایت کا اقرار تو کر لیا لیکن یہ بتاؤ کہ ہم دونوں فریقوں میں مقام و مرتبے، اور عیش و راحت کے اعتبار سے کون اچھا ہے؟

اِس طرح اُنھوں نے ہمارے ماننے والوں پر عیب لگایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اِس کی تردید اِس طرح فرما دی کہ: "وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ (آیت ۷۴)

یعنی: "اور ہم نے پچھلے زمانوں (اور نسلوں) میں اُن سے پہلے کتنوں کو ہلاک اور برباد کر دیا، حالانکہ وہ لوگ ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں اُن سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر تھے۔" (سورۂ مریم ۱۹ آیت ۷۴ پ ۱۶)

* میں نے عرض کی: خداوندِ عالم کے اِس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ:

"حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝ (سورۂ ۱۹ مریم آیت ۷۵)

www.drhasanrizvi.org

یعنی: " یہاں تک کہ جب وہ اپنی آنکھوں سے اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس
کا وعدہ اُن سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب اُن کو پتہ
چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس کا گروہ کمزور ہے۔"

★ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ اِس آیت کا کیا مطلب ہے؟

" اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا " (سورۃ مریم آیت ۹۶) پ ۱۶

یعنی: " بلاشبہ وہ جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے
اُن کے لیے (اللہ) رحمٰن ایک محبّت قرار دے گا۔"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: " یہاں جن لوگوں کا ذکر اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے وہ ولایتِ امیرالمومنین علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔"

★ میں نے پھر دریافت کیا کہ: " اِس آیت کا کیا مطلب ہے؟"

" فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا " (سورۃ مریم آیت ۹۷)

یعنی: " ہم نے (اے رسولؐ!) تمھاری زبان سے اِس (قرآن) کو آسان
بنا دیا ہے تاکہ تم متقین کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں
کو اِس کے ذریعے ڈراؤ۔ (تنبیہ کرو)۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
" اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو رسولؐ کی زبان پر آسان

www.drhasanrizvi.org

سے جاری کرادیا (خاص طور پر اُس وقت) جب آپؐ نے غدیر کے دن حضرت امام علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اپنا قائم مقام قرار دیا۔

پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو جو ماننے والے تھے، خوشخبری دی۔ اور ڈرایا اُن لوگوں کو جو اِس سے انکار کرنے والے تھے۔ اور جن لوگوں کو جھگڑالو اور ضدی کہا گیا ہے اِس آیت میں، یعنی (قوماً لُدًّا) فرمایا ہے۔ (اوّلین معنی میں) وہ لوگ امیرالمومنینؑ کی ولایت کے منکر (انکاری) ہیں۔

پس جب ان لوگوں نے امیرالمومنین علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا کا ذکر یوں فرمایا:

"إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ○ (سورۃ یٰسٓ آیت ۸)

یعنی: "بیشک ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں جو اُن کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پس وہ اپنے سر اُٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ (سر جھکا بھی نہیں سکتے ہیں)۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ○ (یٰسٓ آیت ۹)

یعنی: "اور ہم نے ایک دیوار اُن کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار اُن کے پیچھے۔ پھر اُن کو (اوپر سے) ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔" یہ سزا ہے اِس بات کی کہ اُنھوں

www.drhasanrizvi.org

نے امیرالمومنین حضرت علیؑ اور دیگر ائمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہے
اللہ نے پھر فرمایا:

(یا محمدؐ!) "وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ" (سورہ یٰسٓ آیت ۱۰)

یعنی: (اے محمدؐ!) اور تم اُن کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ (علیؑ کی ولایت پر) ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا:

"إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ" (یٰسٓ آیت ۱۱)

یعنی: "(اے رسولؐ!) تم اُن کو ہی ڈرا سکتے ہو جو ذکر (امیرالمومنینؑ) کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے غیب کے بارے میں، پس اُس کو مغفرت اور عمدہ اجر و ثواب کی بشارت دیدو۔"

★ ★ ★

★ راوی (عمر بن حریث) نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا۔

"كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ" (سورۃ ابراہیم آیت ۲۴)

یعنی: "کلمۂ طیبہ کی مثال ایک شجرِ طیبہ (پاک درخت) جیسی ہے جس کی اصل (جڑ) اپنی جگہ پر قائم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:
* " اصل": سے مراد جناب رسولِ خدا ﷺ ہیں۔
* " فرع " سے مراد جناب امیرالمومنینؑ ہیں۔ اور اس شجرِ طیبہ کی
* " شاخیں" سے مراد امیرالمومنینؑ کی اولاد سے جو ائمہؑ ہیں۔ اُس کا
* " پھل" علمِ ائمہؑ ہے۔
* اور اُس شجرِ طیبہ کے پتّے، اُن کے شیعہ و مومنین ہیں۔ جب کوئی مومن مرتا ہے تو اُس درخت کا ایک پتّا گر جاتا ہے۔"

* * *

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ اِس آیت کا کیا مطلب ہے؟

" وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ " (سورۃ الصف آیت ۸ ۶۱)

یعنی: "(اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہے گا۔)"

فرمایا: " اِس سے مراد یہ ہے کہ اللہ امامت کو مکمل کر کے چھوڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا "

(سورۃ التغابن آیت ۸ ۶۴)

یعنی: "(پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر اور اُس نور پر جسے ہم نے نازل کیا۔)"

- پس اُس نور سے مراد یہاں امامؑ ہیں۔"

www.drhasanrizvi.org

★ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ:

فرزندِ رسول! اِس آیت کا مطلب بھی سمجھا دیجیے کہ:

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورۃ التوبہ آیت ۳۳)

یعنی: "(خدا دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کر کے رہے گا۔)

آپؑ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ قائمِ آلِ محمدؐ (امام مھدیؑ) کے ظہور کے وقت اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو تمام ادیانِ (عالم) پر غالب کردے گا۔ (کیوں کہ) خداوندِ کریم دعزیز ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ (اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا)

یعنی: امام مھدیؑ کی ولایت (حکومت) قائم کر کے چھوڑے گا۔

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (توبہ آیت ۳۲)

اگرچہ کافر لوگ (علیؑ کی ولایت کو لاکھ) ناپسند کریں۔"

★ امام علیہ السلام نے مزید فرمایا: "خدا اُن لوگوں کو جنھوں نے وصیِ رسولؐ کی ولایت (امامت و اطاعت) کا انکار کیا، اُن لوگوں جیسا قرار دیا ہے جنھوں نے حضرت محمدؐ کی نبوّت کا انکار کیا۔ خدا نے قرآن میں فرمایا: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ (جب منافقین تمھارے پاس (تمھارے وصیؑ (علیؑ) کے بارے میں کچھ کہنے کے لیے آئیں اور کہیں قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَكٰذِبُوْنَ ۝" یعنی: کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تم اللہ کے

www.drhasanrizvi.org

رسولؐ ہو، اور اللہ جانتا ہے کہ تم اللہ ہی کے رسولؐ ہو، لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (جو علیؑ کی ولایت و امامت کو نہیں مانتے) جھوٹے ہیں۔ اور یہ کہ: . . . . (سورۃ منافقون ۶۳ آیتؑ ۲)

★ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ انھوں نے تو اپنی قسموں کو سپر (ڈھال) بنالیا ہے پس وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (اور وہ راہ جس سے وہ روکتے وہ وصی (علیؑ) (کی ولایت) سے روکتے ہیں۔)

★ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (منافقون ۶۳ آیتؑ ۳)

(بیشک بہت ہی برا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں)

★ یہ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا (منافقون ۶۳ آیتؑ ۳)

(یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایمان لائے (تمہاری رسالت پر) پھر انکار کردیا ولایتِ علیؑ سے (تمھارے وصی کی ولایت سے)

★ " فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ " (آیتؑ ۳)

(یعنی) پس اُن کے دلوں پر مہر لگادی گئی لہٰذا وہ سمجھ نہیں سکتے۔

(یعنی) تمھاری نبوّت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔"

★ پھر میں نے حضرت امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے ؟ . . . . (منافقون ۶۳ آیتؑ ۵)

★ " وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

یعنی: "(اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہؐ تمہارے مغفرت کی دعا کریں)

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: اِس کا مطلب یہ ہے کہ:

" جب اُن سے کہا گیا کہ علیؑ کی ولایت کی طرف آؤ تاکہ رسول اللہؐ تمھارے گناہوں کی معافی کے لیے خدا سے سوال کریں: تو . . . . .

" لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ " (تو) اُنھوں نے اپنے سر تکبّر سے موڑ لیے۔

خدا نے فرمایا: اے رسولؐ! وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (منافقون آیت ۵)

یعنی (اے رسولؐ! تم نے دیکھا کہ وہ (علیؑ کی ولایت و امامت سے) اپنے منھ موڑ رہے ہیں اور وہ تکبّر (سے ایسا) کر رہے ہیں۔)

* پھر خدا نے فرمایا:

" سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (سورۂ منافقون آیت ۶)

یعنی: " (اے رسولؐ!) تم اُن کے لیے خواہ خدا سے معافی طلب کرو یا نہ کرو، اللہ اُنھیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ یقیناً اللہ بدکاروں، نافرمانوں کی قوم کی ہدایت نہیں کرتا۔"

یعنی: اللہ فرماتا ہے کہ اے رسولؐ! یہ لوگ تمھارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔" .

***

★ پھر میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سورۃ الملک[67] کی اس آیت[22] کا کیا مطلب ہے؟

"اَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝"

یعنی: "کیا وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے، زیادہ سیدھے راستے پر ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر سیدھا چل رہا ہے؟"

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے یہ مثال اُس کی دی ہے جو حضرت امام علیؑ کی ولایت (امامت و اطاعت) کا منکر ہے، وہ امامتِ علیؑ سے اُلٹے منہ چل رہا ہے اور اس حقیقت کی ہدایت سے بے بہرہ ہے۔ جبکہ دوسرا شخص وہ ہے جو سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔ کیونکہ صراط مستقیم امیر المومنین (علیؑ) ہیں۔"

★ میں نے امام علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب دریافت کیا "(اے رسولؐ)! اِن لوگوں کے کہنے پر صبر کرو۔" (مزمل آیت[10])

امام علیہ السلام نے فرمایا: "یعنی یہ لوگ جو کچھ تمھارے بارے میں کہتے ہیں ان لوگوں کو اچھے طریقے سے اپنے پاس سے دور رکھو۔ اور اے رسولؐ! مجھے اِن لوگوں سے جو (تمھارے وصی علیؑ کو) جھٹلاتے ہیں، نمٹ لینے دو۔ اور اُن کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔" (سورۃ مزمل[73] آیت[10])

www.drhasanrizvi.org

★ میں نے امام علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ اللہ کے اِس قول کا کیا مطلب ہے کہ: "ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہوگا۔"

امام علیہ السّلام نے فرمایا: "وصیِّ رسولؐ کو دل سے ماننے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔"

* * *

★ میں نے دریافت کیا: (فرزندِ رسولؐ!) "اصحابِ یمین" (یعنی "وہ لوگ جن کو قیامت کے دن داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیے جائیں گے اور جو مبارک اور کامیاب ہوں گے"۔ اُن سے کون لوگ مراد ہیں؟ . . . (سورۃ واقعہ آیت ۵۶)

★ امام علیہ السّلام نے فرمایا: "خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں۔"

* * *

★ میں نے سوال کیا کہ اِس آیت سے کیا مراد ہے کہ:

"یُوفُونَ بِالنَّذْرِ" (سورۃ الدھر آیت ۷)

"وہ لوگ پورا کرتے ہیں نذر (عہدوں) کو"

حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "نذر سے مراد وہ عہد ہے جو میثاق کے دن ہماری ولایت (امامت و اطاعت) کے بارے میں لیا گیا تھا۔"

* * *

★ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ:

www.drhasanrizvi.org

"اِس آیت کا کیا مطلب ہے کہ: خدا نے فرمایا:
"وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے۔"
* امام علیہ السلام نے فرمایا:
"اِس سے مراد ہماری ولایت میں داخل کرنا ہے۔"
* امام علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ:
"اُنھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ اُنھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔" (القرآن) (سورۃ البقرۃ آیت ۵۷ پ ۱)
* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی شان اِس سے بہت بلند ہے کہ اُس پر ظلم کیا جائے۔ اصل میں خدا نے اپنی ذات کے ساتھ ہم کو بھی شامل کرلیا ہے اور اُس نے ہم پر ظلم کرنے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے۔" (یہ تنزیل ہے)

* * *

* میں نے سوال کیا: "متقین" سے مراد کون ہیں؟
امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہم اور ہمارے شیعہ مراد ہیں۔ ہمارے علاوہ دوسرے ملتِ ابراہیمؑ پر نہیں ہیں۔"

* * *

* میں نے دریافت کیا کہ سورۃ ۷۸ نبا کی اِس آیت ۳۸ کا مطلب کیا ہے کہ: "اُس روز روح اور ملائکہ صف در صف کھڑے ہوں گے، اور اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کلام نہ کرسکے گا

www.drhasanrizvi.org

اور وہ ٹھیک ٹھیک بات کہے گا۔" (سورۂ نبا آیت ۳۸ پ ۳۰)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: مطلب اِس کا یہ ہے کہ:

" قیامت کے دن ہم (محمدؐ و آلِ محمدؐ) کو بات کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے۔"

* میں نے دریافت کیا: "جب آپؑ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے؟"

* امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

" ہم (اللہ) اپنے پروردگار کی بزرگی (تمجید) بیان کریں گے اور اپنے نبیؐ پر درود بھیجیں گے، اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے اور ہمارا پروردگار، مالک ہماری بات کو رد نہ فرمائے گا۔"

* * *

* پھر میں نے یہ آیت پڑھی: کہ اس کا مطلب کیا ہے؟

" كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى سِجِّينٍ ۝"

' سچ تو یہ ہے کہ فاجروں (بدکاروں) کی کتاب (نامۂ عمل) سجّین میں ہے۔' (سورۃ المطففین آیت ۸۳)

* امام علیہ السلام نے فرمایا: " فاسق و فاجر وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے ائمۂ آلِ محمدؐ کا حق غصب کیا، اور اُن پر ظلم و ستم کیا۔"

* * *

* پھر میں نے قرآن مجید یہ آیت پڑھی کہ اس کا مطلب کیا ہے؟

" ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ۝ (سورۃ ۸۳ آیت ۱۷)

www.drhasanrizvi.org

یعنی: "پھر اُن سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے"۔

* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "جس بات کو وہ جھٹلایا کرتے تھے، وہ امیرالمومنین علیہ السّلام کی امامت و ولایت ہے۔"

* * *

* ابوبصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اِس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی o قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا o قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَھَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی o وَکَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی o" (سورۃ طٰہٰ آیات ۱۲۴ تا ۱۲۷) پ ۱۶

یعنی: "اور جس نے میری یاد (ذکر) سے رُوگردانی کی تو بیشک اُس کی روزی (زندگی) تنگ ہوگئی۔"

* آپؑ نے فرمایا: اِس سے مراد علیؑ کی ولایت سے روگردانی ہے۔
* میں نے دریافت کیا کہ: "قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا محشور کریں گے" اِس کا کیا مطلب ہے؟
* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "علیؑ کی ولایت کو نہ ماننے والے آخرت

www.drhasanrizvi.org

میں اندھے محشور ہوں گے۔ کیوں کہ دنیا میں اُن کے دل اندھے بنے رہے۔" (قیامت کے دن وہ حیران ہو کر کہیں گے کہ:

* "اے میرے پروردگار! تُو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا؟ جبکہ میں (دنیا میں) آنکھوں والا تھا۔"

* اللہ فرمائے گا: جس طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں اور تُو نے (دنیا میں) بُھلا دیا۔ بس آج کے دن اُسی طرح ہم نے تجھے بھلا دیا۔"

یعنی: وہ اللہ کی نشانیاں (اور دلیلیں) ائمۂ آلِ محمدؑ ہیں۔ کیوں کہ تُو نے اُن کو بُھلا دیا تھا" اِس لیے آج کے دن تو جہنّم میں ڈالا جائے گا۔ کیوں کہ تُو نے ائمۂ آلِ محمدؑ کی ولایت (محبت۔ اطاعت امامت) کو چھوڑے رکھا تھا، تُو نے اُن کے حکم کی اطاعت نہ کی اور اُن کی باتوں کو کان لگا کر نہ سنا۔" اِس لیے آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔" (اِس میں پڑا رہ)

(تشریح: پچھلی تمام آیتوں میں جو تفسیر و تاویل ائمۂ آلِ محمدؑ نے بیان فرمائی ہے وہ اصلِ قرآن نہیں ہے۔ بلکہ اُن تمام قرآنی آیتوں کا اصل مطلب یا باطنی مفہوم ہے جس کو سطحی نگاہ رکھنے والے نہیں سمجھ سکتے۔ یہ وہ مطلب ہے جو خود اللہ نے ائمہ کو القاء کے ذریعہ بتایا ہے۔ پھر اسی تفسیر کو امامؑ نے بتایا۔ پھر ایک امامؑ نے دوسرے امامؑ کو تبلایا ہے اِس تفسیر و تاویل کا اصل مآخذ رسولِ خداؐ اور خدا کا اِلقا ہے۔ اصل میں یہ وہ تمام مفاہیم ہیں جو خدا کی طرف سے اِلقا کیے گئے تھے

www.drhasanrizvi.org

اور ائمۂ اہلِ بیت ؑ نے اپنے پاک و پاکیزہ سلسلے سے اس کی روایت فرمائی ہے۔ یہ الفاظ آیت کے جزو نہ تھے، بلکہ بطور تاویل تفسیر کے القا کیے گئے تھے۔

حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے یہی الفاظ جو قرآن کی تاویل (یعنی اوّلین معنی) تھے۔ آیتوں کے سامنے قوسین (بریکٹ) میں لکھے تھے۔ اسی لیے حضرت امام علی علیہ السلام کا جمع کیا ہوا قرآن خلفاء نے قبول نہیں کیا۔ یہ الفاظ جناب رسول اللہ نے خود اپنی طرف سے نہیں بڑھائے تھے۔ اسی لیے یہ اضافی الفاظ قرآن مجید کا جُزو نہ تھے۔ بلکہ قرآن مجید کی تاویل و تفسیر تھے جو جناب رسول اللہ ؐ کی ہدایت کے مطابق لکھے گئے اور آنحضرت ؐ نے وہ الفاظ القا ہونے پر بتلائے تھے۔)

* * *

* *

*

www.drhasanrizvi.org

ولایتِ (امامت و اطاعتِ)

ائمۂ اہلِ بیتؑ کی اہمیت

* * * * * * * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"اللہ تعالیٰ نے کسی نبیؑ کو نہیں بھیجا، مگر ہماری ولایت کے ساتھ۔ اللہ نے اُن کو ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہمارے غیر پر ہماری فضیلت ثابت کرائی۔"

* * *

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خدا کی قسم! آسمان میں فرشتوں کی ستر صفیں ہیں۔ اگر تمام اہلِ زمین مل کر بھی اُن کو گننا چاہیں تو ہرگز گن نہیں سکتے۔ یہ سارے فرشتے ہماری ولایت (محبت و اطاعت) کے ذریعے سے اللہ عزّوجلّ کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔"

* * *

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:
"انبیاء کرامؑ کے تمام صحیفوں میں حضرت امام علی ابنِ ابیطالب علیہ السلام کی ولایت کا ذکر تھا۔ کیوں کہ اللہ نے کوئی نبیؑ ایسا نہیں بھیجا جو حضرت محمدؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنے والا نہ ہو۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" اللہ عزّ وجلّ نے حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان ایک نشانی قرار دیا ہے۔ جس نے اِن کو پہچان لیا' وہ مومن ہے، اور جس نے انکار کیا' وہ کافر ہے، جو آپؑ سے جاہل رہا' وہ گمراہ ہے، اور جس نے اِنؑ کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی (امام یا رسولِ خدا کا وصی) قرار دیا' وہ مشرک ہے۔ اور جو حضرت علیؑ کی ولایت کے ساتھ قیامت کے روز آئے گا' وہ جنّت میں داخل ہوگا۔"

* * *

★ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمّد باقر علیہ السلام سے سنا کہ : " حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام وہ " باب " (دروازہ) ہیں' جس کو اللہ نے کھولا ہے۔ اب جو اِس باب میں داخل ہوگیا' وہ مومن ہے، اور اِس باب سے خارج ہوگیا (نکل گیا) وہ کافر ہے۔ اور جو نہ اِس میں داخل ہوا' اور نہ خارج ہوا' وہ اُس طبقے میں ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " اُس کے لیے میری مشیّت (مرضی) ہے، چاہے بخشوں، چاہے نہ بخشوں۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" ایک شخص اپنے چند ساتھیوں کو لے کر جناب امیرالمومنین علیہ السلام

www.drhasanrizvi.org

کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو سلام کیا، پھر عرض کی: "میں آپؑ کا دوست ہوں۔"

* جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "تو جھوٹا ہے۔"
* اُس نے تین مرتبہ یہی کہا کہ: میں آپؑ کا دوست ہوں۔"
* آپؑ نے فرمایا: "تو جھوٹا ہے۔ جیسا تو کہہ رہا ہے، ایسا نہیں ہے۔

پھر فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جسموں کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے روحوں کو پیدا کیا تھا۔ پھر ہمارے سامنے پیش کیا اُن روحوں کو جو ہماری دوست تھیں۔ خدا کی قسم میں نے تیری روح کو اُن میں نہیں دیکھا تھا، (بتا) تو اُس وقت کہاں تھا۔؟

یہ سُن کر وہ خاموش ہو گیا۔ اور کبھی حضرتؑ کے پاس نہ آیا۔"

* * *

* جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحبِ ایمان ہے یا منافق ہے۔"

* * *

؎ "خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر
آدمی پہچانا جاتا ہے قیافہ دیکھ کر"

* * *

*

www.drhasanrizvi.org

حالاتِ ولادت باسعادت
جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

★★★★★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام مخلوقِ خدا کے سردار تھے۔ اللہ عزّوجلّ نے آنحضرتؐ سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا۔"

★★★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (حدیثِ قدسی)
"اے محمدؐ! میں نے تم کو اور علیؑ کو ایک نور سے پیدا کیا۔
یعنی: تمھاری روح کو بلا بدن کے پیدا کیا ہے۔ وہ بھی آسمانوں اور زمین، عرش اور دریا (وغیرہ) کے پیدا کرنے سے پہلے۔
تم دونوں میری تسبیح و تقدیس کرتے اور تہلیل و تمجید کرتے رہے۔ پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کر کے ایک کر دیا۔ اس حالت میں بھی تم دونوں میری تسبیح، تقدیس اور تمجید کرتے رہے۔ پھر میں نے تم دونوں (کی روحوں) کو دوؔ بنا دیا۔
پھر تم دونوں کے دوؔ حصّے کیے پس تم چار ہو گئے۔ ایک حصّے کو

www.drhasanrizvi.org

محمدؐ بنایا، دوسرے کو علیؑ، اور دو حسنؑ وحسینؑ قرار دیے۔"

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

" پھر اللہ تعالیٰ نے جناب فاطمہؑ کو پیدا کیا اُسی نور سے جو بلا بدن تھا۔ پھر اللہ عزّ وجلّ نے اپنی قدرت کاملہ سے ہم (ائمۂ آلِ محمدؐ) کو پیدا کیا۔ پس اللہ کا نور ہم میں جاری وساری ہوا۔"

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" قریش میں سے کسی نے جناب رسالت مآبؐ سے سوال کیا:

" کس وجہ سے آپؐ کو تمام انبیاءؑ پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپؐ سب کے بعد مبعوث ہوئے، اور آپؐ خاتم الانبیاءؑ ہیں۔"؟

★ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

★ " میں ہی پہلا شخص ہوں جو اللہ پر ایمان لایا

★ میں ہی وہ ہوں کہ جس نے عہد ومیثاق کے وقت تمام انبیاءؑ سے پہلے جواب دیا (عہد کیا) اور پھر اُن کے نفسوں پر گواہ بنا۔

★ میں ہی وہ ہوں کہ جب اللہ نے ارشاد فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) اُس وقت سب انبیاءؑ نے اقرار کیا، یہ اقرار کرنے والا سب سے پہلے میں ہی تھا۔

★ میں نے ہی اللہ کو ماننے میں سب پر سبقت کی۔"

www.drhasanrizvi.org

★ مفضل بن عمرؓ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: فرزندِ رسولؐ؟ آپؑ حضرات اللہ کی رحمت کے سائے میں کس طرح رہے؟"

★ آپؑ نے فرمایا:

"اے مفضلؓ! (ظِلِّ سبز) یعنی: ہم ہی اپنے رب کے پاس سبز رنگ کے سائے کے تحت تھے جبکہ وہاں ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ ہم ہی اُس کی تسبیح و تقدیس، تہلیل و تمجید بیان کرتے تھے۔ کوئی مَلکِ مقرّب، یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا۔

پھر اللہ نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا۔ پس اُس نے جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا، ملائکہ وغیرہ بنائے۔ پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ہم ہی وہ خاندانِ (رسولؐ) ہیں کہ خدا نے ہمارے ناموں کو بلند کیا۔ خداوندِ عالم نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک مُنادی (پکارنے والے) کو یہ ندا دینے کا حکم دیا:

" اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) (یہ ندا تین مرتبہ دی گئی)

پھر دوسری ندا بلند ہوئی: " اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ " یعنی: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ (یہ ندا بھی تین مرتبہ (فضائے بسیط میں) بلند ہوئی .... پھر

www.drhasanrizvi.org

"اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ حَقًّا"

یعنی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ حقیقتاً امیرالمومنین ہیں۔)

یہ ندا بھی تین مرتبہ بلند ہوئی۔"

* * *

✭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جب جناب رسولِ خداؐ معراج پر گئے تو جبرئیلؑ اُن کے ساتھ ساتھ ایک مقام تک گئے، اُس کے بعد آنحضرتؐ سے الگ ہو گئے۔

آپؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! کیا تم اِس حالت میں میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو"؟

جبرائیلؑ نے عرض کی: آپؐ آگے بڑھیں۔ خدا کی قسم! اس مقام پر آپؐ سے پہلے کوئی انسان نہیں جا سکا۔ اور نہ اِس جگہ کوئی چل سکا۔"

* * *

✭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

" وہ مقام جہاں جناب رسولِ خداؐ پہنچے، وہ قابَ قوسین تھا۔"

✭ ابوبصیر نے دریافت کیا: "قَابَ قَوْسَیْن" کیا ہے؟

امام علیہ السّلام نے فرمایا: وہ درمیانی حصّہ ہے۔ یعنی آسمان کے دونوں کنارے اور حصّے وہاں برابر ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا جو چمکدار تھا اور لہرا رہا تھا۔ وہاں جناب رسولِ خداؐ

www.drhasanrizvi.org

نے سوئی کے سوراخ جتنے باریک سوراخ سے اللہ عزّوجلّ کی عظمت کو دیکھا (یعنی اللہ کے نور کی عظمت لامحدود ہوتی ہے، اُس کے ایک بہت ہی چھوٹے سے حصّے کو دیکھا۔)

* اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے محمدؐ! تمہارے بعد تمہاری اُمّت کا ھادی کون ہوگا؟"

* جناب رسولِ خداؐ نے عرض کی: "(اے میرے مالک!) تو ہی بہتر جانتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "علیؑ ابنِ ابی طالبؑ، امیرالمومنین سیّدالمسلمین، اور قائدِ غرّ المحجلین (یعنی: سفید اور روشن پیشانی والے چہروں والے مومنین کے قائد و رہبر) ہیں۔"

پھر امام علیہ السّلام نے راوی وسائل ابوبصیر سے فرمایا کہ: "اے ابومحمّد! بخدا! ولایتِ علیؑ زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے بالمشافہ (منھ بہ منھ) آئی ہے۔"

* * *

* جابرؓ نے حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے عرض کی:

* "(فرزندِ رسولؐ!) جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا حلیۂ مبارک بیان فرمایئے۔"

* جناب امام علیہ السّلام نے فرمایا: "جناب رسول اللہؐ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، دونوں آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور پُتلیاں سیاہ تھیں

www.drhasanrizvi.org

دونوں اَبرو ملے ہوئے تھے۔ بھاری بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہو۔ دونوں کندھوں کی ہڈیاں چوڑی چوڑی اور مضبوط تھیں۔ جب دائیں بائیں مُڑتے تو پورے بدن کے ساتھ مُڑتے۔

* سینے کے بال، سینے سے ناف تک تھے۔
* بدن جیسے چاندی کا بنا ہوا صاف ستھرا بدن ہے۔
* کاندھے کے اوپر آپؐ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی۔
* جب پانی پیتے تو آپؐ کی ناک کشیدہ ہونے کی وجہ سے پانی سے مل جاتی تھی۔
* جب چلتے تو سر جھکا کر، گویا کسی نشیب کی طرف اُتر رہے ہوں غرض آپؐ اتنے خوبصورت تھے کہ آپؐ سے پہلے نہ کوئی شخص ایسا نظر آیا، نہ بعد میں کوئی ہوگا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو میرے سامنے مٹی کے پیکروں میں پیش کیا۔ پھر مجھے اُن کے نام اِس طرح تعلیم فرمائے جیسے حضرت آدمؑ کو اسمار کی تعلیم دی گئی تھی۔

پھر میرے اصحاب میرے سامنے سے جھنڈے لے کر گذرے میں نے علیؑ اور اُن کے شیعوں کے لیے استغفار کیا۔ پھر میرے مالک نے

www.drhasanrizvi.org

علیؑ کے شیعوں (دوستوں، اطاعت کرنے والوں) کے لیے ایک بات کا وعدہ کیا۔

* کسی نے عرض کی: "یا رسول اللہؐ! وہ کیا وعدہ تھا؟"

* آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "مغفرت کا وعدہ (یعنی گناہوں کی معافی کا وعدہ) اُس شخص کے لیے جو اُن میں سے دل سے ایمان لایا ہوگا۔ اور یہ وعدہ بھی فرمایا کہ: "میں اُن کی بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا" خواہ وہ عمر میں چھوٹے ہوں یا بڑے۔"

* * *

* راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "ابوطالبؑ کا کیا معاملہ تھا؟"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اُنھوں نے جنابِ رسولِ خداؐ کی نبوّت کا اقرار کیا اور جو کچھ جنابِ رسولِ خداؐ لائے تھے اُس کو حق مانا اور انبیاءِ کرامؑ کی وصیتوں کو آنحضرتؐ کے سپرد فرمایا اور اُسی روز انتقال فرمایا۔"

تشریح: (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب ابوطالبؑ نے آخری وقت میں اپنے ایمان کا اعلان فرمایا۔ باقی عمر آپؑ تقیّہ کرتے رہے اور آپؑ کا مقصد آنحضرتؐ کی جان کی حفاظت کرنا تھا۔ اِس لیے تہرے ثواب کے مستحق ہوئے۔ (۱) ایمان لانے کا ثواب (۲) ایمان کو چھپائے رکھنے کا ثواب۔ اور

www.drhasanrizvi.org

(۳) جناب رسولِ خداؐ کی جان کی حفاظت کا ثواب۔

(۴) رہا یہ کہ حضرت ابوطالبؑ نے انبیاء کرامؑ کی وصیتوں کو جنابِ رسولِ خداؐ کے سپرد فرمایا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوطالبؑ سابق انبیاء کرامؑ کے اوصیاء میں سے تھے۔)

* * *

جنابِ رسولِ خداؐ کی وفات

✯ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جس رات جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا انتقال ہوا، آلِ محمّدؐ کے لیے وہ رات بڑی سخت تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آلِ محمّدؐ کے اوپر، نہ آسمان کا سایہ ہے، نہ زمین کا فرش ہے۔ یعنی اُن کے زندہ رہنے کی کوئی اُمید نہ تھی۔ کیوں کہ جناب رسولِ خداؐ کے جدا ہونے کے تصوّر نے تمام دور و نزدیک کے رشتہ داروں کو غمگین کر دیا تھا۔

ایسے میں ایک آنے والا آیا۔ جو لوگوں کو نظر نہ آیا۔ اُس نے کہا:

"سلام ہو تم پر اے اہلِ بیتِ رسولؐ! تم پر خدا کی رحمت ہو اور برکت ہو۔ تم اللہ پر بھروسہ کرو۔ ہر مصیبت پر صبر کرنا ہوتا ہے ہر مصیبت سے نجات ہے۔ موت کا ذائقہ سب کو چکھنا ہے۔

قیامت کے دن تم کو اِس صبر کا اجر ملے گا۔ جو شخص جہنم کی آگ سے دور رکھا گیا اور جنّت میں داخل ہوا، وہ حقیقتاً کامیاب ہوا۔ دنیا کی

www.drhasanrizvi.org

زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

* اللہ نے تم اہلِ بیتِ رسول ؐ کو منتخب کیا، اور تم کو سب پر فضیلت عطا فرمائی۔ تم کو پاک رکھا۔ اپنے نبیؐ کے اہلِ بیت بنایا۔
* اللہ نے اپنا علم تمہارے سپرد کیا۔ تم کو اپنی کتاب کا وارث (معلّم) بنایا۔ تم کو اپنے علم کا صندوق قرار دیا۔ اور اپنی عزت کا عصا بنایا۔
* تمہاری مثال اپنے نور سے دی۔ گناہوں اور غلطیوں سے تمہیں بچائے رکھا۔
* پس تم صبر کرو۔ کیوں کہ اللہ نے اپنی رحمت کو تم سے دور نہیں رکھا۔
* اپنی نعمتوں کو تم سے ختم نہیں کیا۔
* تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری ہی وجہ سے اللہ والوں پر خدا کی نعمتیں مکمّل ہوئیں۔ لوگ متحد ہوئے، لوگوں کو کلمۂ خدا سے محبت ہوئی۔
* تم خدا کے اولیاء (خاص دوست) ہو۔
* جس نے تم کو دوست رکھا وہی کامیاب ہوا۔
* جس نے تمہارے حق کو چھینا، وہ ہلاک ہوا۔
* تم لوگوں کی محبت خدا نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کردی۔
* اور اللہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے جس وقت بھی وہ چاہے۔
* پس مصیبتوں پر صبر کرو۔ سب کو خدا کی طرف پلٹنا ہے۔
* اللہ نے یہ منظور فرمایا ہے کہ نبی ؐ، امامت کے عہدے کو تمہارے

www.drhasanrizvi.org

سپرد کردیں۔ خدا نے اپنے اولیاء اور مومنین کو بھی تمہارے سپرد فرمایا ہے۔

* غرض تم وہ ہو جن کو امامت سونپی گئی
* تمہاری اطاعت واجب اور تمہاری محبت فرض کی گئی ہے۔
* رسولِ خداؐ نے اپنی وفات سے پہلے دین کو کامل بنا دیا
* بُرائی سے باہر نکلنے کا راستہ اور طریقہ واضح کر دیا۔

اب ایسی صورت میں جو شخص اِس حقیقت سے جاہل رہا، اُس کے لیے کوئی حجت باقی نہیں رہتی۔ پس اب جو اِس حقیقت سے جاہل بنا رہا، یا انکار کرتا رہا یا اِس کو بھلا دیا اُس نے اللہ کے عہدِ ربوبیت کو قصداً بھلا دیا۔ قیامت کے دن اُس کا حساب اللہ پر ہے، اور اللہ نے اپنے راز تمہارے سپرد فرمائے ہیں۔ پس سلام ہو تم پر۔"

* راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا:
* فرزندِ رسولؐ! یہ تسلی و دلاسہ کس کی طرف سے تھا۔؟
* امام علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی طرف سے۔"

* * *

حضرت عبدالمطلبؑ کی شان

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ

" قیامت کے دن حضرت عبدالمطلبؑ الگ ایک شان اور الگ ایک حیثیت سے محشور ہوں گے۔ اُن کی پیشانی انبیاءؑ کرام

www.drhasanrizvi.org

جیسی ہوگی، اور ہیبت ملوک (بادشاہوں) کی طرح ہوگی۔"

* * *

حضرت ابوطالبؑ کی شان

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
" حضرت ابوطالبؑ کی مثال اصحابِ کہف کی جیسی ہے
اُنھوں نے اپنے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے
اُن کو دوہرا اجر دیا۔"

(نوٹ: معلوم ہوا وقتِ ضرورت تقیّہ کرنا دوہرے ثواب
کا موجب ہوتا ہے۔ ایک حصّہ (ایمان پر) عمل کرنے
کی وجہ سے، اور دوسرا حصّہ چھپانے اور اپنے ایمان کو
برعکس ظاہر کرنے کا ملتا ہے۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت
کیا: (فرزندِ رسولؐ!) "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جناب ابوطالبؑ
کافر تھے۔"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "وہ جھوٹے ہیں۔ بھلا ابوطالبؑ
کیسے کافر ہو سکتے ہیں جبکہ اُن کے اشعار (سے ایمان ٹپکتا اور جھلکتا ہوا
صاف نظر آتا ہے۔) ملاحظہ ہوں:۔

www.drhasanrizvi.org

اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمُوْسٰى خُطَّ فِىْ اَوَّلِ الْكُتُبِ

یعنی: (کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے محمدؐ کو موسیٰؑ جیسا نبی پایا۔ جن کا ذکر پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔)

لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ ابْنَنَا لَا مُكَذَّبٌ
لَدَيْنَا وَلَا يُعْنٰى بِقِيْلِ الْاَبَاطِيْلِ

یعنی: (ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس بات کو سب جانتے ہیں وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔)

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

یعنی: (اور وہ روشن چہرے والا ہے، بادل اُس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے۔ وہ یتیموں کی پناہ گاہ ہے اور بیواؤں کی عصمت کی حفاظت کرتا ہے۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام مکہ میں نیا لباس پہنے ہوئے تشریف لائے، مشرکین نے آپؐ کے اوپر اونٹنی کی وہ گندگی جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے (سجدے کی حالت میں) لاکر ڈال دی۔ آپؐ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ آپؐ کا دل اتنا غمگین ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپؐ حضرت ابو طالبؑ کے پاس آئے اور فرمایا:

www.drhasanrizvi.org

"اے چچا جان! آپؑ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے"؟

* انھوں نے دریافت کیا: یہ تمھارا کیا حال ہے"؟

* آنحضرتؐ نے واقعہ بیان فرمایا۔

* حضرت ابو طالبؑ نے جناب حمزہؑ کو بلایا، تلوار نکالی اور اُن سے کہا: اِس گندگی کو اُٹھا لو اور آنحضرتؐ کو اپنے ہمراہ لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش، کعبے کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں حضرت ابو طالبؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ وہ غصّے میں بھرے ہوئے ہیں۔

حضرت ابو طالبؑ نے جناب حمزہؑ سے کہا: اِس گندگی کو اُٹھا کر اِن سب کے منھ پر مل دو۔" پھر جناب رسولِ خداؐ سے فرمایا:

بھتیجے! اب تمھارا بدلہ پورا ہوگیا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" جب حضرت ابو طالبؑ کا انتقال ہوا، تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: "اے محمدؐ! اب آپؐ مکّے سے نکل جائیے۔ یہاں اب آپؐ کا کوئی مددگار نہیں رہا۔ قریش آپؐ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔"

پس جناب رسولِ خداؐ تیزی سے وہاں سے نکلے اور مکّے کے اُس پہاڑ پر تشریف لائے جس کو حجون کہتے ہیں۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

★ اَصبغ بن نُباتہ حنظلی (صحابیِ جنابِ امیرالمومنینؑ) کہتے ہیں کہ:
"جنابِ امیرالمومنین (حضرت امام علی ابنِ ابی طالبؑ) علیہ السلام فتحِ بصرہ کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار تھے آپؑ نے فرمایا: "اے لوگو! کیا میں تم کو بتا دوں کہ اُس دن خلقِ خدا میں بہترینِ خلق کون ہوگا جس دن خداوندِ عالم سب کو جمع کرے گا؟"
ابوایوّب انصاریؓ نے عرض کی: "یا امیرالمومنینؑ! ضرور بتائیے۔ کیوں کہ آپؑ جناب رسولِ خداؐ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہا کرتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے۔"

★ آپؑ نے فرمایا: "قیامت کے دن جناب عبدالمطّلبؑ کی اولاد میں سے سات آدمی بہترینِ خلق ہوں گے، اُن کی فضیلت کا انکار صرف کافر ہی کرے گا۔ اور اُن کی عظمت کا منکر اللہ کا منکر ہوگا۔"

★ پس جناب عمّارؓ بن یاسر نے عرض کی: "یا امیرالمومنینؑ! اُن کے نام بھی بتا دیجیے تاکہ ہم انھیں پہچان لیں۔"

★ آپؑ نے فرمایا: "قیامت کے دن جمع ہونے والوں میں سب سے بہتر انبیاء و مرسلینؑ ہوں گے۔ اور اُن سب نبیوںؑ اور مرسلینؑ سے افضل (۱) حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔

(۲) اور ہر اُمّت کے نبیؑ کے بعد سب سے افضل وصیِ نبیؐ ہوگا۔ اور اُن اوصیاء میں سب سے افضل (۲) حضرت محمّدؐ کا وصی (میں علیؑ) ہوں گا۔ اور مخلوقات میں اوصیاءِ انبیاءؑ کے بعد سب سے افضل و بہتر

www.drhasanrizvi.org

شہدا ؑ ہیں۔ اور شہدا میں سب سے افضل (۳) جناب حمزہ ؑ ابن ابنِ عبدالمطلب ؑ (۴) جناب جعفر ؑ طیار ابن ابو طالب ؑ ہیں۔ جن کو دو سبز رنگ کے پر عطا ہوں گے جن سے وہ جنت میں اُڑتے ہوں گے۔ اُن کے سوا اِس اُمت میں کسی کو ایسے دو بازو (پر) نہیں دیئے گئے۔۔۔۔

۔۔۔ اور یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ عز و جل نے جناب محمد مصطفےٰ کو محترم اور عزت والا بنایا ہے ۔ اور اُن سے آنحضرت ؐ کو شرف بخشا ہے۔

اُن کے بعد حضرت رسول اللہ ؐ کے دونوں نواسے۔

(۵) امام حسن ؑ (۶) امام حسین ؑ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اور پھر (۷) حضرت امام) مھدی ؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم اہلِ بیت ؑ میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ "منتخب کر لیا)

پھر آپ ؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (سورۃ النسا آیت ۶۹-۷۰)

" وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝"

یعنی: "اور جو اللہ کی اور رسول ؐ کی اطاعت کرتے ہیں، وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ وہ لوگ انبیاء میں سے، صدیقین میں سے، شہداء میں سے اور صالحین میں سے ہیں، اور یہ کتنے بہترین ساتھی ہیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے ۔ اور اللہ ہر بات کا جاننے والا کافی ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

✪ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیرالمومنین حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:
"(اے علیؑ!) تم مجھے اسی کمرے میں دفن کرنا (جس میں میرا انتقال ہو) اور میری قبر چار انگلیوں کے برابر اونچی کرنا، اور اس پر پانی چھڑکنا۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
حضرت عباسؓ ابنِ عبدالمطلبؓ نے حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ سے آکر فرمایا: "لوگ اس خیال سے جمع ہو گئے ہیں کہ جناب رسولِ خداؐ کو جنّت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نمازِ جنازہ پڑھائے۔"
یہ سن کر جناب امیرالمومنینؑ باہر آئے اور فرمایا: "اے لوگو! جناب رسولِ خداؐ جس طرح اپنی زندگی میں تمام مخلوق کے امام تھے، مرنے کے بعد بھی ہیں۔ آنحضرتؐ نے وصیت فرمائی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو۔"
یہ فرما کر امیرالمومنینؑ (حجرے کے) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور نمازِ جنازہ پڑھی، اور لوگوں سے فرمایا کہ وہ دس دس آئیں اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

جناب فاطمہؑ بنتِ اسد کا مقام

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" جنابِ فاطمہؑ بنتِ اسد حضرت امیرالمومنینؑ کی والدہ ماجدہ، وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے پیدل چل کر مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمائی، اور (وہ بچپن میں) جنابِ رسولِ خداؐ پر سب سے زیادہ مہربان تھیں۔ جب اُنھوں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ: "قیامت کے روز لوگ برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے برہنہ پیدا ہوئے تھے۔"

★ اُنھوں نے یہ سن کر فرمایا: "ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔"

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ آپؑ کو آسیہؑ (زوجۂ فرعون) کی طرح قبر سے اُٹھائے۔"

★ جب اُنھوں نے جنابِ رسولِ خداؐ سے قبر کے تنگ ہونے (فشارِ قبر) کا حال سنا تو کہنے لگیں: "ہائے میری کمزوری۔"

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: "غم نہ کیجیے۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں گا اور وہ آپؑ کو اِس تکلیف سے نجات عطا فرمائے گا۔"

★ ایک دن جنابِ رسولِ خداؐ سے آپؑ نے فرمایا کہ: "میں اپنی کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں۔"

★ آنحضرتؐ نے فرمایا: "خداوندِ عالم اِس کے ہر ہر عضو کے بدلے آپؑ کے ہر ہر عضو کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔"

www.drhasanrizvi.org

جب آپ بیمار ہوئیں تو جناب رسولِ خداؐ سے وصیت فرمائی کہ "میرے وصی کی حیثیت سے آپؐ میری خادمہ (کنیز) کو بھی آزاد کردیں۔"
اتنا کہا اور زبان بند ہوگئی۔ پھر آنحضرتؐ کو یہی بات اشارے سے بتاتی رہیں۔ لہٰذا جناب رسولِ خداؐ نے اُن کی وصیت پر عمل کیا۔

ایک دن جناب رسولِ خداؐ تشریف فرما تھے کہ جناب امیرالمومنینؑ روتے ہوئے آئے۔ آنحضرتؐ نے رونے کا سبب دریافت فرمایا۔ آپؑ نے عرض کی: "والدۂ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔"

آنحضرتؐ نے فرمایا: "ہائے میری ماں کا انتقال ہوگیا۔ اور جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے" اور ان کی میت پر پہنچے اور ان کو دیکھتے ہی رونے لگے۔ پھر عورتوں کو حکم دیا کہ اُن کو غسل دیں، اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد کچھ اور نہ کریں، بلکہ مجھ کو خبر دیں۔

جب غسل سے فراغت ہوئی تو آنحضرتؐ نے اپنی وہ خاص قمیص اُن کو پہنانے کے لیے دی جو آپؐ کے جسم سے لگی رہتی تھی۔ اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں۔ (یعنی پیراہن کی جگہ میری قمیص پہنا دیں) اور مسلمانوں سے فرمایا کہ جب تم مجھ کو کوئی ایسا کام کرتے دیکھو تو مجھ سے دریافت کرو کہ ایسا کیوں کیا؟

جب عورتیں غسل و کفن سے فارغ ہوچکیں تو جناب رسولِ خداؐ تشریف لائے اور اُن کا جنازہ خود اپنے کاندھوں پر اُٹھایا، اور برابر جنازہ اُٹھائے چلتے رہے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اور جنازے کو رکھ دیا۔

www.drhasanrizvi.org

اور خود قبر میں داخل ہوئے اور لیٹ گئے۔ پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر لے کر قبر میں لٹا دیا، پھر میت پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے۔ پھر فرمایا: "تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا" پھر قبر سے باہر نکل آئے۔ اور قبر بند کر دی گئی۔ پھر قبر پر جھک گئے اور فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

* خداوندا! میں نے اِن کو تیرے حوالے کیا۔ پھر واپس آ گئے۔
* مسلمانوں نے عرض کی: "آج آپؐ نے وہ کیا جو پہلے کبھی نہ کیا۔
* فرمایا: "آج میں نے (اپنے عمّ نامدار حضرت) ابوطالبؑ کی نیکی کا کچھ حق ادا کیا۔ اگر اُن کے پاس کوئی چیز ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد کے اوپر ترجیح دیتی تھیں۔

میں نے اُن کی قبر میں جھک کر تلقین کے اُن سوالوں کے جواب بتائے تھے جو اُن سے پوچھے گئے۔ اُن سے سوال کیا گیا اُن کے پروردگار کے بارے میں۔ تو انھوں نے صحیح جواب دیا۔ پھر اُن سے رسولؐ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انھوں نے صحیح جواب دیا۔ پھر اُن سے اُن کے ولی اور امامؑ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو وہ خاموش ہو گئیں۔ میں نے تلقین کی کہ .... "آپؑ کا بیٹا، آپؑ کا بیٹا......"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تولّد ہوئے، تو حضرت آمنہؑ کو ایران (فارس) اور شام کے محلات نظر آنے لگے۔

www.drhasanrizvi.org

جنابِ فاطمہؑ بنتِ اسد، والدۂ جنابِ امیرالمومنینؑ حضرت ابوطالبؑ کے پاس ہنستی ہوئی آئیں، اور جو کچھ جنابِ آمنہؑ سے سُنا تھا اُس کی خوشخبری سنائی۔

جنابِ ابوطالبؑ نے فرمایا: "تم اس بات پر تعجب کرتی ہو، (تمہارے لیے بھی خوشخبری ہے کہ) تم بھی حاملہ ہو، اور تم سے اُن کا وصی اور وزیر پیدا ہو گا۔"

* * *

حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی شہادت

☆ صفوان صحابیٔ رسولؐ نے بیان کیا کہ: "جس دن جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا (درجۂ شہادت پر فائز ہوئے) تو جس مقام پر انتقال ہوا، وہ مقام شدّتِ گریہ سے ہلنے لگا۔ لوگ اُسی طرح پریشان تھے جس طرح جنابِ رسولِ خداؐ کی وفات کے دن پریشان تھے۔

ناگاہ ایک شخص روتا ہوا جلدی سے آیا جو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ رہا تھا۔ پھر کہنے لگا:

"خلافتِ نبوّیہ قطع ہو گئی (یعنی اب امام مہدیؑ کے ظہور تک خلیفۂ حقیقی کی حکومت نہ ہو گی۔) اے ابوالحسنؑ! اللہ آپؑ پر رحم کرے.......... آپؑ نے سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا،...

www.drhasanrizvi.org

آپؑ سب سے زیادہ اپنے ایمان میں پُرخلوص ثابت ہوئے۔
آپؑ یقین میں سب پر سبقت لے گئے۔
آپؑ سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے (صاحبِ تقویٰ) تھے۔
آپؑ تکالیف برداشت کرنے میں سب سے زیادہ بزرگ اور متحمل تھے
آپؑ جنابِ رسولِ خداؐ کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے تھے۔
آپؑ تمام اصحابِ رسولِ خداؐ میں سب سے زیادہ امین تھے۔
آپؑ فضائل و کمالات اور نیکیوں میں سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر تھے۔
آپؑ درجات کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ تھے۔
آپؑ قرابتِ رسولِ خداؐ کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔
آپؑ، طریقۂ زندگی، عادات، اعمال، خصائل و صفاتِ حسنہ میں سب سے زیادہ آنحضرتؐ سے مشابہ تھے۔
آپؑ کا مقام بلند، عزت والا اور بزرگ تر تھا۔
اللہ آپؑ کو جزائے خیر دے۔
آپؑ کو جنابِ رسولِ خداؐ اور مسلمانوں کی طرف بھی جزائے خیر ہو۔
آپؑ قوی تر رہے جب کہ دوسرے اصحاب نے کمزوری دکھائی۔
آپؑ بالکل چست رہے جبکہ دوسروں میں سستی آگئی۔
آپؑ اُٹھ کھڑے جب کہ وہ ڈھیلے ہو کر بیٹھ گئے۔
آپؑ رسولِ خداؐ کی سیرت پر قائم رہے، جب کہ اصحاب نے رسولِ خداؐ کا طریقہ چھوڑ دیا۔

www.drhasanrizvi.org

* آپؑ اُس پہاڑ کی مانند تھے جسے سخت سے سخت آندھی بھی اپنے مقام سے جنبش نہیں دے سکتی۔
* آپؑ بالکل ویسے ہی ثابت ہوئے' جیساکہ جناب رسولِ خداؐ نے آپؑ کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔
* آپؑ اگرچہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے مگر خدا کے معاملے میں قوی تھے
* آپؑ اپنے آپ سے انکساری کرنے والے تھے مگر خداوندِ عالم کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے۔
* آپؑ کی ذات پر کوئی عیب نہیں لگا سکتا.......... اور نہ
* آپؑ کی کوئی خوشامد کر سکتا تھا۔
* آپؑ کے نزدیک کمزور سے کمزور قوی' اور قوی تر اور عزت والے
* آپؑ کے نزدیک ضعیف اور کمزور تھے۔
* آپؑ کمزور کا حق دلانے والے تھے۔ حق دلانے کے معاملے میں طاقتور' یا رشتہ دار' غریب ہوں یا کمزور سب ہی..........
* آپؑ کے نزدیک برابر تھے۔
* آپؑ کی شان حق و صداقت' نرمی اور فروتنی تھی۔
* آپؑ کا قول محکم' مضبوط' صحیح اور حتمی ہوتا تھا۔
* آپؑ' ہر حکم' حلم و بردباری' عقل و فراست اور حکمت کے ساتھ سوچ سمجھ کر دیا کرتے تھے۔
* آپؑ ہمیشہ بالکل صحیح راستے پر چلتے اور ہر مشکل کام آپؑ کے لیے آسان ہوتا۔

www.drhasanrizvi.org

★ آپؑ نے فتنہ پردازی کی آگ کو بجھا دیا۔

★ آپؑ نے دین کے تمام معاملات کو حدِ اعتدال پر رکھا۔

★ آپؑ کی وجہ سے اسلام مضبوط اور قوی ہوا۔

★ آپؑ کی وجہ سے کافروں کی ناپسندیدگی کے باوجود حکمِ خدا نافذ ہوا۔

★ آپؑ کی وجہ سے اسلام اور مومنین اپنی اپنی مضبوطی سے قائم رہے۔

★ آپؑ نے نیک کاموں میں بہت واضح سبقت حاصل کی۔

★ آپؑ کے بعد آپؑ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے۔

★ آپؑ کی شان اس بات سے بہت بلند ہے کہ صرف آپؑ کی جدائی پر رونے پر اکتفا کی جائے۔

★ آپؑ کی موت سے صرف زمین پر بسنے والے ہی نہیں، بلکہ آسمان والے بھی غمگین ہیں۔

ہم اللہ کے حکم اور قضا و قدر پر راضی ہیں۔ اس لیے یہ معاملہ بھی ہم نے اللہ ہی کے سپرد کر دیا۔

خدا کی قسم! آپؑ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں وارد ہوئی۔

★ آپؑ کو اللہ نے مومنین کی پناہ گاہ قرار دیا تھا۔

★ آپؑ مومنین کے لیے ایک مستحکم قلعے کی مانند تھے۔

★ آپؑ، کافروں، حق کے منکروں پر سخت غصّہ کرنے والے تھے

خدا ہمیں آپؑ کی جدائی کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔

www.drhasanrizvi.org

جب اُس کا یہ کلام ختم ہوا تو وہ مصروفِ گریہ ہوا، اور تمام موجود اصحابِ رسولؐ نے بھی بہت گریہ کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے اُس شخص کو بہت تلاش کیا مگر وہ سب کی نظروں سے غائب ہو گیا اور کہیں نہ ملا۔"

★ ★ ★

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"جب جناب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو حضرت امام حسنؑ علیہ السلام آپؑ کے جنازہ کو لے کر کوفے کے بلند مقام پر آئے۔ جو نجف کے قریب ہے۔ غرّی اُس کے بائیں طرف ہے اور حیرہ اُس کے دائیں طرف۔ وہاں آپؑ کو سفید اور پاک پتھروں کے درمیان دفن کیا۔"

★ ★ ★

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" جب جناب امیر المومنین علیہ السلام کو غسل دیا جا چکا تو گھر کی ایک جانب سے آواز آئی: " اگر تم جنازے کو آگے کی طرف سے اُٹھاؤ گے تو پیچھے کی جانب سے ازخود اُٹھ جائے گا۔ اور اگر تم جنازے کا پچھلا حصّہ اُٹھاؤ گے تو اگلا حصّہ ازخود چلے گا۔"

★ ★ ★

☆ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب جناب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا، تو حضرت امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا، اور نبی اکرمؐ پر

www.drhasanrizvi.org

درود پڑھ کر فرمایا: "اے لوگو! آج کی شب اُس شخص نے انتقال فرمایا جن کے فضائل و کمالات کو نہ اوّلین میں سے کوئی پا سکا اور نہ آخرین کو نصیب ہوئے۔

* وہ جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ علیہ و آلہٖ وسلّم کے علمبردار تھے (جہاد میں)
* اُن کی دائیں طرف جبرئیلؑ اور بائیں طرف میکائیلؑ رہتے تھے۔
* جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدانِ جنگ سے نہ ہٹتے تھے۔
* خدا کی قسم! انھوں نے نہ چاندی چھوڑی، نہ سونا، سوائے ستّر درہم کے جو انھوں نے گھر کے لیے کنیز خریدنے کے لیے بچا رکھے تھے۔
* خدا کی قسم! امیرالمومنینؑ کا انتقال بھی اُسی رات کو ہوا جس رات
* کو حضرت موسیٰؑ کے وصی یُوشع بن نون کا انتقال ہوا تھا۔
* اور یہی وہ رات تھی جس میں حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اُٹھایا گیا تھا۔
* اور یہی وہ شب ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔"

(نوٹ: ایک دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: ۱۹ ماہِ رمضان کی رات کو قرآن لوحِ محفوظ پر اُترا۔ اور ۲۱ ماہِ رمضان کی رات کو قرآن لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل پر اُترا اور ۲۳ ماہِ رمضان کی رات کو قرآن آسمانِ اوّل سے قلبِ رسول اللہؐ پر نازل ہوا۔) (الحدیث)

* * *

*

www.drhasanrizvi.org

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت اور ذکر

★ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بعثتِ رسول اللہؐ سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں، اور ۱۸ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔ جناب رسول اللہؐ کی وفات کے ۷۵ دن بعد تک زندہ رہیں۔

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جناب فاطمہ زہراؑ جناب رسول اللہؐ کی وفات کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور آپؑ آنحضرتؐ کے غم میں بیحد غمزدہ رہتی تھیں۔ جبرائیلؑ آکر اُن کو تسلّی دیا کرتے تھے، اور اُن کا دل بہلایا کرتے تھے۔ اور اُن کے والدِ ماجدؐ کے حالات اُن کو بتایا کرتے تھے۔ اور اُنؐ حضرت کے بلند مقامات و درجات کی خبر دیا کرتے تھے۔ حضرت امام علی علیہ السلام ان اخبار و واقعات کو لکھ لیا کرتے تھے جو اُن کی اولاد کو اُن کے بعد پیش آنے والے تھے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"جب جناب فاطمہ زہراؑ کا انتقال ہوا تو جناب امیر المومنینؑ نے خفیہ طور پر اُن کو دفن کیا۔ اور قبر کا نشان بھی مٹا دیا، تاکہ کسی کو اُس کا پتہ نہ چلے۔ پھر اپنا منھ قبرِ رسولؐ کی طرف کر کے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

www.drhasanrizvi.org

اے اللہ کے رسولؐ ! یہ میرا سلام ہے آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی کی طرف سے جو آپؐ کی زائرہ ہیں اور اپنی قبر میں آرام کر رہی ہیں۔ یہ زمین آپؐ کی ہے، اور اللہ نے ان کا انتخاب کیا ہے کہ وہ سب سے پہلے آپؐ سے جا ملیں۔

اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ کی پیاری بیٹی جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، اُن کے غم میں میرا صبر اور برداشت کی قوّت کمزور پڑ چکی ہے۔ مگر یہ کہ آپؐ کے حکم کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ آپؐ کی جدائی کے غم پر بھی اور آپؐ کو قبر میں دفن کرنے کے غم میں بھی (مجھے صبر ہی کرنا پڑے گا۔)

کیسا صبر آزما وہ وقت تھا جب میں نے آپؐ کو قبر میں رکھّا تھا، اور جب میرے سینے کے اوپر آپؐ کا دم نکلا تھا۔ ہاں اللہ کی کتاب میرے لیے صبر کی قوّت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

(بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور یقیناً ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔) (القرآن)

امانت (یعنی فاطمہؑ) مجھ سے واپس لے لی گئی۔ فاطمہ زہراؑ کو مجھ سے چھین لیا گیا۔

اے اللہ کے رسولؐ ! اب یہ آسمان و زمین میرے لیے کتنے بُرے ہو گئے، میرا یہ غم دائمی ہے، میری راتیں جاگنے میں گذرنے والی ہیں۔ یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں ہے، یہاں تک کہ اللہ

www.drhasanrizvi.org

مجھے بھی اُسی گھر میں پہنچا دے جہاں آپؐ مقیم ہیں۔ یہ وہ غم ہے جو ہر لمحہ مجھے بیتاب کرتا رہے گا۔ اور بار بار مسلسل اُبھرتا رہنے والا ہے۔

کتنی جلدی ہمارے درمیان جدائی ہو گئی۔

بس میں اپنے غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

آپؐ کی بیٹی خود آپؐ کو بتلائیں گی کہ آپؐ کی اُمت نے اُن پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی؟ آپؐ ہی اُن سے دریافت کر لیں وہ خود ہی آپؐ کو سب کچھ بتائیں گی۔ اُن کے دل میں غم واندوہ کی ایسی تکلیف ہے جو کسی طرح کم ہونے والی نہیں۔ اور اپنے دل سے یہ غم برطرف کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ (کیوں کہ یہ غم بہت شدید ہے) آپؐ خود اُن سے فرمائیں کہ اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"ایک دن جناب رسولِ خداؐ کی خدمت میں ایک فرشتہ حاضر ہوا۔ جس کے ۲۴ چہرے تھے۔ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا:

* "اے میرے حبیب! میں آپ کو آج اس شکل میں کیوں دیکھ رہا ہوں"

* فرشتے نے عرض کی: "میں جبرائیلؑ نہیں ہوں۔ اللہ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ نور کی شادی نور سے کر دوں۔"

* جناب رسولِ خداؐ نے دریافت فرمایا: "کس کی شادی کس سے؟"

www.drhasanrizvi.org

★ اُس نے عرض کی: "فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے"۔

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: "جب وہ فرشتہ پلٹا تو اُس کے دونوں کاندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَصِیُّہٗ"

یعنی: (محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، علیؑ اُن کے وصی ہیں۔)

★ جنابِ رسولِ خداؐ نے اُس فرشتے سے دریافت کیا: "یہ کب سے تمہارے دونوں کاندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے"؟

★ فرشتے نے عرض کی: "حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے بائیس ہزار سال پہلے سے"۔

★ ★ ★

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ:

★ "جنابِ فاطمہ زہراؑ کی قبر کہاں ہے"؟

★ آپؑ نے فرمایا: "وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں، لیکن جب بنی اُمیہ (کے خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز) نے مسجدِ رسولؐ کو وسیع کیا تو قبرِ فاطمہ زہراؑ مسجد میں آگئی"۔

نوٹ: (علامہ مجلسیؒ نے لکھا کہ صحیح روایت یہی ہے کہ جنابِ فاطمہ زہراؑ اپنے گھر میں دفن کی گئیں۔) (مرآۃ العقول)

★ مگر دوسرے شیعہ علماء نے اِس سے اختلاف کیا ہے۔

★ بعض علماء نے لکھا کہ وہ جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ بعض نے لکھا کہ

www.drhasanrizvi.org

وہ روضۂ رسولؐ میں دفن ہیں ۔ اور بعض نے لکھا کہ وہ اپنے گھر ہی میں دفن ہوئیں ۔)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"اگر خداوندِ عالم حضرت امام علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو پوری زمین پر حضرت فاطمہ زہراؑ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک۔"

* * *

ذکرِ ولادت وحالاتِ امام حسن علیہ السلام

★ حضرت امام حسن علیہ السلام ماہِ رمضان سنہ ۲ ہجری میں پیدا ہوئے، یہ قول ہی سالِ بدر ہے۔

★ ایک اور روایت کے مطابق سنہ ۳ ہجری میں پیدا ہوئے۔

★ اور سنہ ۴۱ ہجری ماہِ صفر کے آخر میں (۲۸ صفر کو) رحلت فرمائی۔ جب آپؑ کی عمر ۴۷ سال اور چند ماہ تھی۔

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"حضرت امام حسن علیہ السلام نے ۴۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ جناب رسولِ خداؐ کے بعد چالیس سال زندہ رہے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" حضرت امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے آپ کے ساتھ زبیر کا بیٹا تھا جو آپ کی امامت کو مانتا تھا۔ یہ دونوں ایک ایسی جگہ وارد ہوئے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھی۔ دونوں ایک سوکھے ہوئے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ زبیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت پر پھل ہوتے تو ہم کھاتے۔

* حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: "کیا تمھیں تازہ کھجوریں کھانے کی خواہش ہے؟"

* اُس نے کہا: "ضرور۔" (زبیری کہتا ہے کہ:)

* آپ نے آسمان کی طرف اپنے دستِ مبارک بلند کیے، دعا کی اور کچھ ایسے کلمات ادا فرمائے کہ میں نہ سمجھ سکا۔ فوراً درخت ہرا بھرا اپنی اصلی حالت پر آگیا۔ اور فوراً تازہ کھجوریں آگئیں۔

* یہ دیکھ کر اُس اونٹ والے نے، جس کا اونٹ کرائے پر لیا تھا، کہا: "یہ تو بخدا جادو ہے۔"

* یہ سن کر امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: "یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو فرزندِ رسولؐ کی دعا کا اثر ہے جو درگاہِ خدا میں قبول ہوئی ہے۔"

* پس لوگ اُس درخت پر چڑھ گئے اور گچھے کاٹے اور پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"حضرت امام حسن علیہ السلام نے پیدل حج ادا کیا تو آپؑ کے پاؤں پر ورم آگیا۔ آپؑ کے غلام نے عرض کی: اگر آپؑ سواری پر سفرِ حج فرماتے تو ورم کو آرام مل جاتا۔"

★ آپؑ نے فرمایا: "نہیں" (یعنی مجھے سواری پر سفر کرنا مقصود نہ تھا) (پھر غلام سے فرمایا) جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی تجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا۔ تو اُسے خرید لینا اور قیمت ادا کر دینا۔

★ غلام نے عرض کی: "فرزندِ رسولؐ! میں نے تو وہاں کبھی کوئی ایسا دوا بیچنے والا نہیں دیکھا۔"

★ پس ابھی ایک میل ہی آگے چلے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔

★ امام علیہ السلام نے غلام سے فرمایا: "اُس حبشی کے پاس جا کر تیل خرید لو اور قیمت ادا کر دو۔"

★ حبشی نے غلام سے پوچھا: "اس تیل کی کس کو ضرورت ہے"؟

★ غلام نے کہا: "امام حسنؑ ابنِ علی علیہ السلام کو۔"

★ حبشی نے کہا: "مجھے اُن کی خدمت میں لے چل۔"
غلام اپنے ساتھ اسے لے آیا

★ حبشی نے عرض کی: "فرزندِ رسولؐ! مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپؑ کو اِس کی ضرورت ہے، اور آپؑ نے اِس تیل کو دوا جانا ہے۔ میں اِس کی قیمت نہ لوں گا۔ میں تو آپؑ کا غلام ہوں بس یہ چاہتا

www.drhasanrizvi.org

ہوں کہ آپؑ خدا سے دعا فرما دیں کہ خدا مجھے ایک لائق و فائق بیٹا عطا فرما دے جو آپؑ اہلِ بیتِ رسولؐ کا دوست ہو۔ میں اپنی اہلیہ کو دردِ زہ کی حالت میں چھوڑ آیا ہوں۔"

آپؑ نے فرمایا: "تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق فائق بیٹا دیدیا جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔"

* * *

ولادت باسعادت اور ذکرِ امام حسین علیہ السلام

* حضرت امام حسین علیہ السلام سنہ ۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور سنہ ۶۱ ہجری میں شہادت پر فائز ہوئے۔ اور اُس وقت آپؑ کی عمر ۵۷ سال اور چند ماہ تھی۔

* آپؑ کو عبیداللہ ابنِ زیاد ملعون کے حکم سے قتل کیا گیا، جو والیِ کوفہ تھا۔ یہ واقعہ یزید ملعون (ابنِ معاویہ ابنِ ابوسفیان) کی حکومت میں ہوا۔"

* * *

آپؑ کو عمر بن سعد ملعون نے کربلا میں روزِ عاشوراء قتل کیا۔

(عمر بنِ سعد لعنۃ اللہ علیہ یزیدی لشکر کا سپہ سالار تھا اس ملعون نے شمر کو حکم دیا کہ حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے اُن کا سر میرے پاس لے آ۔ چنانچہ شمرِ ذی الجوشن ملعون نے امامؑ کو قتل کیا۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب امام حسین علیہ السلام کا حمل قرار پایا تو جبرئیل جنابِ رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "عنقریب فاطمہؑ کے ہاں ایک بچہ تولد ہوگا، جس کو آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمّت قتل کرے گی۔"

اسی لیے جب جنابِ فاطمہؑ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں۔ اور جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تب بھی رنجیدہ ہوئیں۔ کوئی ماں سوائے جنابِ فاطمہؑ کے اپنے بیٹے کے پیدا ہونے پر غمزدہ نہ ہوئی ہوگی۔ (اسی لیے) حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ:

" وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۵ پ ۲۶)

یعنی: "اور ہم نے انسان کو وصیت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرے، اُس کی والدہ حالتِ حمل میں بھی رنجیدہ رہی، اور وضعِ حمل کے وقت بھی غمزدہ رہی۔ اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدّت چھ مہینے تھی۔"

* * *

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جبرائیلؑ، جنابِ رسولِ خداؐ کی خدمت میں نازل ہوئے اور

www.drhasanrizvi.org

عرض کی: "اے محمدؐ! خداوندِ عالم آپؐ کو خوشخبری دیتا ہے ایک مولود کی، جو فاطمہؑ زہرا سے پیدا ہو گا۔ آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت اُسے قتل کرے گی۔"

جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: "اے جبرائیلؑ! میرے پروردگار پر بھی میرا سلام ہو۔ اور عرض کرو کہ مجھے فاطمہؑ کے بطن سے ایسے بچے کی ضرورت نہیں، جس کو میرے بعد میری اُمت قتل کر دے۔"

جبرائیل یہ سن کر بلندیوں میں پرواز کر گئے، پھر نازل ہوئے اور عرض کرنے لگے: "خداوندِ عالم نے پھر وہی ارشاد فرمایا ہے جو پہلے فرمایا تھا۔"

جناب رسولِ خداؐ نے وہی بات دوبارہ فرمائی جو پہلے فرمائی تھی۔

چنانچہ جبرائیلؑ پھر آسمان کی جانب پرواز کر گئے، اور پھر واپس آئے اور عرض کی: "اے محمدؐ! بیشک آپؐ کا مالک آپؐ پر سلام فرماتا ہے اور آپؐ کو خوشخبری بھی دیتا ہے کہ وہ اُس (بچے) کی اولاد میں امامت اور ولایت اور وصایت کو قرار دے گا۔"

یہ سن کر جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: "میں راضی ہوں۔"

* حضرت امام حسین علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے تو دعا کی "میرے مالک! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تُو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے، اور یہ کہ میں ایسے اچھے کام کروں کہ تو مجھ سے راضی رہے، اور میری ذرّیت میں بھی یہی صلاحیت عطا فرما۔" (القرآن)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "اگر امام حسینؑ اپنی دعا میں

www.drhasanrizvi.org

ہیں فِي ذُرِّيَّتِي کے بجائے صرف ذُرِّيَّتِي فرماتے تو آپؑ کی تمام اولاد "امام" ہوتی۔" (مگر کیوں کہ امام ہر زمانے میں ایک ہی ہوتا ہے اس لیے آپؑ کی اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔)"

★ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"حضرت امام حسین علیہ السلام نے جناب فاطمہ ؑ کا دودھ نہیں پیا، اور نہ کسی اور عورت کا۔ آپؑ کو جناب رسولِ خدا ؐ کے پاس لایا جاتا تھا آنحضرت ؐ اپنا انگوٹھا اُن کے منھ میں دے دیا کرتے تھے جس سے امام حسین ؑ اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لیے کافی ہو جاتی۔

پس امام حسین علیہ السلام کا گوشت رسولِ خدا ؐ کے گوشت سے پرورش پایا، اور خون آنحضرت ؐ کے خون سے بنا۔"

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب امام حسین علیہ السلام ظلم و ستم کے ساتھ قتل کر دیے گئے تو ملائکہ نے گریہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگے کہ تیرے برگزیدہ بندہ حسین ؑ پر، جو تیرے نبی ؐ کا فرزند ہے یہ ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے۔

اللہ عزّ و جلّ نے اُن ملائکہ کو قائم آلِ محمد ؑ کا پرتو دکھا کر ارشاد فرمایا "یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اِس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔"

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ "جب امام حسین ؑ کے لیے آسمان و زمین کے درمیان مدد آگئی تو اُن کو اختیار دیا گیا کہ وہ اللہ کی مدد حاصل کریں یا اللہ سے ملاقات فرمائیں۔ تو امام حسین ؑ نے اللہ سے ملاقات کو اختیار فرمایا۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

ولادت اور حالات امام علیؑ ابن الحسینؑ زین العابدینؑ

★ حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام سنہ ۳۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور سنہ ۹۵ ہجری میں وفات ہوئی۔ آپؑ عمر ۵۷ سال ہوئی۔

آپؑ والدہ کا نام سلامہ (شہر بانو) بنتِ یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسریٰ تھا۔ اور یزدجرد فارس (ایران) کا آخری بادشاہ تھا۔

★★★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"بنتِ یزدجرد (قید ہوکر) حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینے کی کنواری لڑکیاں اُن کا حُسن وجمال دیکھنے کے لیے چھتوں پر چڑھ گئیں۔ جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی روشنی سے مسجد جگمگا اٹھی۔ حضرت عمر نے جب اُن کی طرف دیکھا تو اپنا چہرہ چھپالیا۔ اور کہا کہ: "بُرا ہو ہُرمز (شاہِ فارس) کا کہ اُس کی غلط تدبیر کی وجہ سے یہ بُرا دن مجھے دیکھنا پڑا۔"

حضرت عمر نے کہا: "تو مجھے گالیاں دے رہی ہے۔"

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: "ایسا نہیں ہے (جو تم سمجھ رہے ہو۔)

اب تم ان کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لیے پسند کرلیں۔ مالِ غنیمت میں یہی اُس کا حصہ سمجھ لیا جائے گا۔"

جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی چلیں اور امام حسینؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیرالمومنینؑ نے دریافت کیا: "تمہارا کیا نام ہے؟"

www.drhasanrizvi.org

* انھوں نے عرض کی: "جہاں شاہ"
* حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "نہیں، بلکہ "شہر بانو"
* پھر امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: "اے ابو عبداللہ! ان کے بطن سے تمھارا ایک فرزند ہوگا جو اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہوگا۔"

چنانچہ حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام (زین العابدینؑ) جناب شہر بانوؒ سے پیدا ہوئے۔ آپؑ بہترینِ عرب تھے کہ ہاشمی تھے (اور علوی و فاطمی بھی تھے) اور بہترینِ عجم تھے کہ فارس (ایران) کے بہترین خاندان سے تھے۔ عرب شاعر ابوالاسود نے کہا:

وَاِنَّ غُلَامًا بَیْنَ کِسْرٰی وَ ہَاشِمٍ
لَاَکْرَمُ مَنْ نِیْطَتْ عَلَیْہِ التَّمَائِمُ

یعنی: (وہ بلا شبہ ایسے فرزند ہیں کہ جن کا تعلق کسریٰ و ہاشم سے ہے جن بچّوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں، یہ اُن سب سے بہتر ہیں۔)

* * *

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام (زین العابدینؑ) کا ایک ناقہ تھا، جس پر آپؑ نے بائیس ۲۲ مرتبہ حج ادا فرمایا، اور کبھی بھول کر بھی اُسے کوڑا نہ مارا۔"

آپؑ کی وفات کے بعد وہ ناقہ آپؑ کے گھر سے نکل آپؑ کی قبر پر جا پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا، اور

www.drhasanrizvi.org

دردناک آوازیں نکالنے لگا۔ میں نے نوکروں سے کہا: جاؤ اور اُس کو میرے پاس لے آؤ قبل اِس کے مخالفوں کو اِس کی اطلاع ہو، یا وہ اُس کو دیکھیں۔" (امامؑ نے یہ بھی فرمایا کہ "اُس زمانے) نے قبر کو اِس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔")

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"جب وہ رات آئی جس میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہوا، تو آپؑ نے (اپنے فرزند) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا: "اے فرزند! میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جب وضو کے لئے پانی لایا تو آپؑ نے فرمایا کہ: "یہ پانی نہیں چاہیئے۔"

میں نے چراغ جلا کر دیکھا تو اُس برتن میں ایک چوہا پانی کے اندر مرا ہوا پڑا تھا۔ پھر میں نے دوسرا پانی لاکر دیا۔

* حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: "اے فرزند! یہ میری وفات کی رات ہے۔"

پھر آپؑ نے اپنے ناقے کے بارے میں وصیّت فرمائی کہ اُسے اچھی طرح رکھنا، اِس کے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ:

"حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب مکّہ تشریف لے جاتے

www.drhasanrizvi.org

تھے تو اپنا کوڑا (تازیانہ) سواری پر رکھ لیتے تھے، مگر مدینہ کی واپسی تک ناقے کو کوڑا نہ مارتے تھے۔

آپؑ راتوں (کے گھپ اندھیرے) میں ایک تھیلا لے کر گھر سے چلتے تھے جس میں درہم و دینار ہوتے۔ ایک ایک دروازے پر جاتے اُسے کھٹکھٹاتے، جو آتا اُسے عطا فرماتے۔ جب آپؑ کا انتقال ہوگیا تب اُن غرباء، فقراء کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے والے حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ تھے۔" ہ

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا
(اقبالؔ)

* * *

حضرت امام علی رضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"جب حضرت امام علی ابن الحسینؑ (زین العابدینؑ) علیہ السّلام کا انتقال ہوا تو آپؑ پر بیہوشی طاری ہوئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپؑ نے سورۂ واقعہ اور سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپؑ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ہ"

(یعنی: حمد ہے اُس خدا کی جس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا

www.drhasanrizvi.org

اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنّت میں جگہ دی۔ پس عمل کرنے والوں کو کتنا اچھا اجر و ثواب ہے۔"

* اس آیت کے پڑھنے کے بعد آپؑ کی روح پرواز کر گئی۔ پھر کچھ نہ کہہ سکے۔"

* * *

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:

"حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کا انتقال ۵۷ سال کی عمر میں ۹۵ھ ہجری میں ہوا۔ آپؑ حضرت امام حسین علیہ السّلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔"

* * *

ولادت و حالات حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام

* حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام ۵۷ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۱۴ھ ہجری میں ۵۷ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات ہوئی۔

* "جنّت البقیع" میں اُسی جگہ کے قریب دفن ہوئے جہاں آپؑ کے والد ماجد حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السّلام مدفون ہیں۔

* آپؑ کی والدہ ماجدہ جناب اُمّ عبداللہ تھیں جو حضرت امام حسن علیہ السّلام کی بیٹی تھیں۔ ان سب پر سلام ہو اور ان کی ذرّیت پر سلام ہو۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

✪ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"میری والدہ ماجدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ اچانک دیوار پھٹ گئی، اُس کی آواز ہم نے بھی سنی۔ میری والدہ ماجدہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: "تجھے حقِ مصطفےٰ ؐ کی قسم ہے، اللہ نے تجھے گرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔"

پس وہ دیوار ہوا میں معلق ہو کر رہ گئی، اُس وقت تک معلق رہی کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد (امام زین العابدینؑ) نے ایک سو دینار اُن کے بچ جانے پر صدقہ کیے۔"

⋆ ⋆ ⋆

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

"میری جدّہ (باپ کی والدہ) صدّیقہ تھیں اور اولادِ امام حسن علیہ السلام میں کوئی عورت اُن کی مثل نہیں تھی۔"

⋆ ⋆ ⋆

✪ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ صحابیٔ رسول ؐ جابرؓ ابنِ عبداللہ انصاری، اصحابِ رسول ؐ میں سب سے آخری صحابی تھے جو (امام محمد باقر علیہ السلام تک) زندہ رہے۔ وہ ہم اہلِ بیتؑ کے سوا سب سے تعلقات توڑ کر مسجدِ رسول ؐ میں بیٹھے رہتے تھے تحت الحنک کے بغیر کالا عمامہ باندھے ہوئے۔ اور بار بار کہتے رہتے تھے (یا باقر العلم، یا باقر العلم (اے علم کے پھیلانے والے) مدینے کے لوگ یہ سُن سُن کر کہتے

www.drhasanrizvi.org

کہ جابرؓ دیوانے ہو گئے ہیں، بکواس کیا کرتے ہیں۔ مگر وہ فرماتے کہ:

"خدا کی قسم! میں بکواس نہیں کرتا، میں نے جناب رسولِ خداؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "اے جابرؓ! تم ایک شخص سے ملو گے جو مجھ سے ہوگا جس کا نام میرے نام پر (محمدؐ) ہوگا، جس کی خصوصیات میری خصوصیات جیسی ہوں گی، وہ علم کے سرچشمہ کو شگافتہ کرے گا۔"

یہ ہے وہ بات جس نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ایک دن مدینے کے ایک راستے سے گذر رہے تھے جہاں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک مکتب میں بیٹھے تھے۔ جابرؓ نے اُن کو دیکھا تو کہنے لگے۔ "اے لڑکے! ذرا آگے تو آؤ۔" وہ آگے آگئے۔ پھر بولے: "ذرا پیچھے جاؤ" وہ واپس ہو گئے۔

* جابرؓ نے کہا۔ خدا کی قسم! یہ تو بالکل رسول اللہ کی چال ڈھال ہے۔ اے لڑکے! تمہارا نام کیا ہے؟

* آپؑ نے فرمایا: میرا نام محمدؑ ہے۔ علیؑ ابن الحسینؑ کا فرزند ہوں۔

* یہ سن کر جابرؓ نے امام علیہ السلام کی پیشانی کا بوسہ لیا اور بولے "میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں۔ آپؑ کے باپ (جد) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ کو سلام کہا ہے۔ اور ایسا ایسا کہا ہے"

* یہ سن کر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے اور آپؑ بے چینی محسوس کر رہے تھے، پھر یہ واقعہ اپنے والد ماجد کو سنایا۔

* انھوں نے فرمایا: "بیٹا! تم اپنے گھر ہی میں رہا کرو۔"

www.drhasanrizvi.org

پھر جابرؓ برابر صبح و شام حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام کی خدمت حاضر ہوا کرتے تھے۔ مدینے کے لوگ کہا کرتے تھے کہ: "کتنے تعجب کی بات ہے کہ جابرؓ اتنے بزرگ اور آخری صحابیِ رسولؐ ہو کر اس لڑکے کے پاس روزانہ آتے ہیں۔

* ایک دن حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام جابرؓ کے پاس تشریف فرما تھے اور اللہ تعالےٰ کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے، تو مدینے کے لوگ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری کسی کو نہیں دیکھا کہ جو بلاواسطہ کہہ رہا ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے ایسا فرمایا'۔ کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ جناب رسولِ خداؐ کو اس نے دیکھا تک نہیں اور بلاواسطہ آنحضرتؐ سے 'حدیث بیان کرتا ہے"۔

* حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام نے جب یہ سنا تو جابرؓ کا حوالہ دیا۔ تب جابرؓ نے تصدیق کی۔ (کہ امام محمّد باقرؑ نے صحیح فرمایا۔ جناب رسولِ خداؐ ایسا ہی فرماتے تھے)

* غرض جناب جابرؓ ابنِ عبداللہ انصاری 'حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں باقاعدہ حاضر ہوتے رہتے تھے اور آپؑ سے علم حاصل کرتے تھے۔"

* * *

* ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "کیا آپؑ جناب رسولِ خداؐ کے

www.drhasanrizvi.org

وارث ہیں۔"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔"

* میں نے عرض کی: "جناب رسولِ خداؐ تو تمام انبیاءِ کرام کے وارث تھے اور آنحضرتؐ سب کچھ جانتے تھے۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔"

* میں نے عرض کی: "کیا آپؑ اِس بات پر قادر ہیں کہ مُردوں کو زندہ کردیں، اندھوں کو بینائی دے دیں۔"؟

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں۔ اللہ کی اجازت سے۔"

* پھر مجھ سے فرمایا: "اے ابوبصیر! میرے قریب آؤ۔"

* میں آپؑ کے قریب جاکر بیٹھ گیا، پس آپؑ نے میرے چہرے اور آنکھوں پر اپنا دستِ بابرکت پھیر دیا۔ تو میں بابصیر (بینا) ہوگیا اور میں نے سورج، زمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو واضح طور پر دیکھا۔ پھر حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

* "اے ابوبصیر! (اب تم صاحبِ بصارت ہوگئے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی (بینا) رہو، اور قیامت کے دن تمام لوگوں کی طرح نفع یا نقصان اُٹھاؤ، یا یہ چاہتے ہو کہ واپس اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹ جاؤ اور جنت تمہارے لیے مخصوص ہو جائے۔"؟

* میں نے عرض کی: (فرزندِ رسولؐ!) "میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔"

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام علیہ السلام نے میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی (نابینا) ہوگیا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک نے "شام" بلایا۔ جب آپؑ اُس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ: "جب میں محمدؑ (باقر) کو سخت الفاظ کہہ چکوں تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔"

امام علیہ السلام جب محل میں داخل ہوئے تو ہاتھ اُٹھا کر فرمایا "اَلسّلامُ علیکم"، آپؑ نے اِس سلام میں سب کو شریک کرلیا۔ اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔ ہشام (خلیفۂ بنی اُمیہ) کو غصہ آیا کہ امامؑ نے اُس کو سلطنت کے شایانِ شان سلام کیوں نہ کیا، اور میری اجازت کے بغیر کیوں بیٹھ گئے۔ پھر غصہ میں بولا: "اے محمدؑ ابنِ علیؑ! تم لوگوں میں ہمیشہ ایک شخص ایسا ضرور رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے اور اپنی طرف لوگوں کو بُلاتے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ امام ہے۔"

پھر وہ جب اپنے دل کی بھڑاس نکال چکا تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہوکر (حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا:

"اے لوگو! تم کہاں بہکے جارہے ہو، اور تم کیا ارادہ رکھتے ہو۔ تم سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم ہی کرتے رہے ہیں اور تمھارے آخر کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہوگی۔ اگر تمھاری حکومت اِس دنیا

www.drhasanrizvi.org

میں ہے تو ہماری حکومت آخرت میں ہوگی۔ جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہوگی۔ خداوندِ عالم ہمارے ہی بارے میں ارشاد فرماتا ہے: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥"

یعنی (اور بہترین انجام متقیوں کے لیے ہے۔)

* یہ سُن کر خلیفہ نے امام علیہ السّلام کو قید کرنے کا حکم دیا۔

جب آپؑ قید خانے میں مقیّد ہو گئے تو کوئی قیدی ایسا نہ رہا جس نے امام علیہ السّلام سے علم حاصل نہ کیا ہو، اور اُس کا دل آپؑ کی طرف مائل نہ ہو گیا ہو۔

* یہ دیکھ کر قید خانے کے داروغہ نے ہشام سے آکر کہا:
* "میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اہلِ شام کے دل آپ کی طرف سے نہ پھر جائیں
* پھر سارا حال بیان کیا۔
* یہ ماجرا سُن کر ہشام نے حکم دیا کہ امامؑ کو مع اُن کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستے سے لے جائیں کہ جن کے قریب آبادی نہ ہو (تاکہ لوگ اُن سے متاثر نہ ہوں) خلیفہ نے یہ حکم بھی دیا کہ بازاروں کو اُن پر بند رکھا جائے۔"
* راہ میں تین دن گذر گئے لیکن امام علیہ السّلام کو کھانا، پانی میسّر نہ ہوا۔ جب شہر مدین پہنچے تو وہاں کے باشندوں نے شہر کے دروازے بند کر لیے۔
* یہ دیکھ کر امام علیہ السّلام ایک پہاڑ پر چڑھے اور بلند آواز سے

www.drhasanrizvi.org

فرمایا: اے شہر کے باشندو! جس کے باشندے ظالم ہیں: "میں بقیۃُ اللہ (اللہ کی خاص نشانی) ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: "بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ"

یعنی: (اگر تم مومن ہو تو بقیۃُ اللہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ اور میں تم پر کوئی نگہبان تو نہیں ہوں۔)

* (جب امام علیہ السلام کے یہ کلمات اُس شہر کے) ایک بوڑھے آدمی نے سنے تو وہ لوگوں کے پاس جاکر کہنے لگا: "اے میری قوم! خدا کی قسم! حضرت شعیبؑ نبیؐ خدا نے بھی اِسی جگہ کھڑے ہوکر اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا۔ اگر تم نے اِس شخص کے لیے اپنے بازار نہ کھولے، تو خدا کا عذاب تمھیں اوپر اور نیچے ہر طرف سے گھیرے گا۔"

* یہ سُن کر شہر والے جلدی جلدی کھانے پینے کا سامان لے کر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ (اور امامؑ سے معافی مانگنے لگے)

* جب ہِشام (خلیفہ) کو اِس بات کا علم ہوا تو اُس نے اُس بوڑھے آدمی کو اپنے پاس طلب کیا۔ پھر پتہ نہ چلا کہ ہِشام نے اُس بوڑھے آدمی کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ اور اُس کا کیا حشر ہوا۔"

* * *

* *

*

www.drhasanrizvi.org

ولادت اور حالاتِ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سنہ ۸۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور شوال سنہ ۱۴۸ ہجری، ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بقیع میں اُس جگہ دفن ہوئے جہاں آپؑ کے والد، جدِ بزرگوار اور حضرت امام حسن علیہ السلام کی قبریں ہیں۔

* آپؑ کی والدہ ماجدہ جناب اُمِ فروہؒ تھیں، اور جنابِ اُمِ فروہ کی والدہ اسماء بنتِ عبدالرحمٰن ابنِ ابوبکر (بن ابوقحافہ) تھیں۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"میری والدہ ماجدہ ولایت (امامتِ) اہلِ بیتؑ پر ایمان رکھتی تھیں، اور خدا کے عذاب سے بہت ڈرتی تھیں۔ اُن کا ایمان مستحکم تھا، اور خدا ایمان رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

میری والدہ ماجدہ نے مجھے بتایا کہ میرے والدِ ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا تھا کہ: "اے اُمِ فروہؒ! میں اپنے گناہگار شیعوں کے لیے ہر روز و شب میں ایک ہزار دفعہ اللہ سے دُعا کرتا ہوں کیونکہ ہم امام ہیں اور اپنے مخالفین کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں

www.drhasanrizvi.org

ہم اُن کو برداشت کرتے ہیں' اُس کا ثواب جانتے ہیں' اور ہمارے شیعہ بھی صبر کرتے ہیں جبکہ وہ (اُس کے اجر و ثواب کو) نہیں جانتے۔"

* * *

★ ابنِ ھُبیرہ کا غلام رُفَید بیان کرتا ہے کہ ابنِ ھُبیرہ نے مجھ پر غصّہ کیا اور میرے قتل کرنے کی قسم کھالی۔ میں بھاگ کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پناہ میں آگیا۔ اور اپنا حال بیان کیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: "واپس جاؤ اور ابنِ ھُبیر (حاکم) کو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ میں نے تمہارے اِس غلام رُفَید کو پناہ دی ہے۔ لہٰذا اب اِس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنا۔"

★ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کی، کہ: "وہ شامی بُرا آدمی ہے"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم جاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اُس سے کہدو۔"

★ میں چلا۔ جب ایک جنگل سے گذرا تو ایک صحرائی عرب مجھے ملا" اور پوچھا: "کہاں جاتا ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا چہرہ قتل ہونے والوں جیسا ہے۔" پھر بولا: "مجھے اپنا ہاتھ دکھا۔"

★ میں نے اپنا ہاتھ دکھایا۔

★ وہ بولا کہ: "یہ تو قتل ہونے والوں کا سا ہاتھ ہے۔"

★ پھر کہا: "اچھا' اپنا پیر دکھا۔"

★ میں نے اُسے اپنا پیر دکھایا' تو بولا: "یہ تو قتل ہونے والوں جیسا

www.drhasanrizvi.org

پیر ہے۔"

* پھر میرے جسم کو دیکھ کر بھی یہی کہا۔

* پھر کہنے لگا: "اچھا: اپنی زبان دکھا۔"

* میں نے اُسے زُبان دکھائی، تو کہنے لگا: "جا، اب تیرے لیے کوئی خوف نہیں۔ اِس زُبان پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تُو مضبوط سے مضبوط پہاڑوں کو بھی پہنچا دے تو وہ بھی تیری اطاعت کرنے لگیں۔"

* اُس نے کہا کہ: جب میں ابنِ ھبیرہ (حاکم) کے دروازے پر پہنچا اور اندر گیا تو اُس نے کہا کہ: "لو چور خود ہی اپنے پیروں سے آ گیا۔"

* پھر بولا: "اے غلام! چمڑا بچھادے اور تلوار بھی لے آ۔"

* پھر اُس نے میرے ہاتھ گردن سے باندھنے کا حکم دیا، اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کا حکم دیا۔ جلّاد قتل کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

* میں نے عرض کی: "اے آقا! اتنی جلدی نہ کیجیے۔ اب تو میں آپ کے قبضے میں ہوں۔ میں ایک خاص بات آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں"

* اُس نے کہا: "بیان کر۔"

* میں نے عرض کی: "تنہائی میں کہوں گا۔"

اُس نے سب کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر میں نے اُس سے عرض کی:

* حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ: "اے ابنِ ھُبیرہ! " میں نے تمہارے غلام رُفید کو پناہ دی ہے۔ اب اسے سزا نہ دینا۔"

www.drhasanrizvi.org

یہ سنتے ہی ابنِ ھُبیرہ نے کہا: "اللہُ اَکبَر" امام علیہ السّلام نے ایسا فرمایا ہے، مجھے سلام کہا ہے "؟

* میں نے قسم کھائی (کہ ہاں امامؑ نے ایسا ہی فرمایا ہے)

* پھر اُس نے مجھ سے تین بار امامؑ کا پیغام کہلوایا۔ اِس کے بعد اُس نے میرے ہاتھ کھول دیئے، اور بولا کہ: "اب مجھے اُس وقت تک بے چینی رہے گی جب تک تُو بھی اسی طرح میرے ہاتھ میری گردن سے نہ باندھے گا۔

* میں نے عرض کی: "اے میرے آقا! بھلا میرے ہاتھوں میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرسکوں) نہ میرے ہاتھوں میں اتنی سکت ہے اور نہ میں اس بات پر راضی ہوں۔

* اُس نے کہا: "یہ تو تجھے کرنا ہی پڑے گا۔"

* آخر کار (اُس کے بےحد اصرار پر) میں نے (شرماحضوری) ایسا ہی کیا۔ پھر فوراً ہی اُسے کھول دیا۔ اُس نے مجھے اپنی انگوٹھی (مُہر) دے کر کہا: "اب میرے تمام معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں، جو چاہے کر۔"

(نوٹ: اس قسم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اُمیّہ و بنی عبّاس
____ کے دور میں بھی کتنے چھپے ہوئے ایسے حکّام تھے جو اندر سے اہلبیتؑ
____ سے دلی عقیدت اور معرفت رکھتے تھے۔ مگر تقیہ کرتے تھے، اور
____ اہلِ بیتؑ سے محبت کرنے والوں کی خفیہ مدد کرتے تھے۔ یہ سب
____ ائمۂ اہلِ بیتؑ کا تصرّف تھا۔)

* * *

www.drhasanrizvi.org

٭ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے پاس زمین کے خزانے ہیں، اُن کی چابیاں ہیں۔ اگر میں زمین پر پیر مار کر کہوں کہ: "اے زمین! اپنا سونا اُگل دے"۔ تو وہ اپنا سونا نکال باہر کرے گی"۔

پھر آپؑ نے پیر سے زمین پر ایک لکیر کھینچی۔ پس زمین وہاں سے پھٹ پڑی۔ پھر اپنے دستِ معجز نما سے آپؑ نے سونے کی ایک اینٹ زمین سے نکالی، جو ایک بالشت کی تھی اور فرمایا:

* اب تم سب اِس پھٹی ہوئی جگہ کے اندر اچھی طرح سے دیکھو"۔

* ہم نے خوب اچھی طرح سے دیکھا کہ بہت ساری سونے کی اینٹیں ایک دوسری پر رکھی ہوئی چمک رہی تھیں۔

* ہم نے عرض کی: "فرزندِ رسولؐ! آپؑ کو جو کچھ دیا گیا ہے اُس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی کچھ عطا فرما دیں"۔

* امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارے شیعوں کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں حصّہ ہے۔ خداوندِ کریم ہمارے شیعوں کو جنّت میں داخل کرے گا، اور ہمارے دشمنوں کو جہنّم میں"۔

(تشریح: دنیا میں شیعوں کا حصّہ ظہورِ امام مہدیؑ کے بعد ہوگا۔ قبلِ ظہور جو مصائب وہ اُٹھائیں گے اُس کا بدلہ جنّت ہوگی۔) (مترجم)

www.drhasanrizvi.org

★ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میرا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا۔ اُس نے بہت دولت کمائی تھی۔ گانے والیوں کے گانے سُنتا اور خوب شراب پیتا۔ میں نے کئی بار شکایت کی، مگر اُس نے نہ سنا اور اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو کہنے لگا کہ "میں گناہوں میں مبتلا ہوں اور آپ اِس سے بری ہیں۔ میرا معاملہ امام علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے اِس سے نجات دے۔"

★ جب میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُس کا تمام حال بیان کیا۔

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اب جب تم اُس کے پاس کوفے جاؤ تو اُس سے کہنا کہ جعفرؑ ابنِ محمدؑ نے کہا ہے کہ تم یہ سب (خرافات) چھوڑ دو، میں تمھارے لیے جنّت کا ضامن ہوں۔"

★ جب میں کوفے پہنچا تو میں نے امامؑ کا یہ پیغام اُس کو اکیلے میں پہنچا دیا۔

★ یہ سنتے ہی وہ رو پڑا اور کہنے لگا: "اللہ اللہ، امام علیہ السلام نے تم سے میرے لیے یہ فرمایا ہے؟"

★ میں نے قسم کھائی کہ واقعتاً امام علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے۔

★ یہ سن کر وہ چلا گیا اور کچھ دن بعد اُس نے مجھے اپنے گھر بلوایا۔ جب میں اُس کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں بالکل برہنہ بیٹھا ہے مجھ سے کہا: "اے ابوبصیر! میرے گھر میں جو کچھ تھا سب میں نے نکال دیا۔

www.drhasanrizvi.org

٭ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اُس کے لیے کپڑے مانگے۔ پھر کئی دن بعد اُس نے مجھے بلوایا تو وہ بیمار تھا۔ میں اُس کا علاج کراتا رہا۔ یہاں تک کہ اُس کی موت کا وقت آ گیا۔ میں اُس کے پاس بیٹھا تھا کہ اُس پر نزع کا عالم طاری تھا۔ پھر ذرا افاقہ ہوا تو مجھ سے کہا:

"اے ابوبصیر! آپؑ کے امامؑ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا تھا اُس کو پورا کر دیا۔"

یہ کہا اور مر گیا۔ جب میں حج کے لیے گیا تو امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازے پر کھڑا ہوا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا، ایک پیر دروازے کے اندر تھا اور دوسرا باہر، کہ حضرت امام علیہ السلام نے آواز دے کر خود فرمایا: "اے ابوبصیر! ہم نے تمھارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا کر دیا۔"

٭ ٭ ٭

٭ جعفر ابنِ اشعث کہتا ہے کہ "عبّاسی خلیفہ منصور دوانیقی نے میرے والد اشعث سے کہا کہ مجھے ایک ایسا آدمی چاہیئے جو عقلمند ہو اور میرا ایک کام کر سکے۔"

٭ میرے والد نے ابنِ مہاجر کا نام لیا۔ منصور نے ابنِ مہاجر کو بلوایا اور بہت سا مال دے کر مدینے بھیجا اور کہا کہ عبداللہ بن حسن مثنّٰی اور اُن کے خاندان والوں سے ملو اور جعفر ابنِ محمدؑ سے بھی جا کر ملو اور کہنا کہ میں خراسانی ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپؑ لوگوں کے لیے بھیجا ہے

www.drhasanrizvi.org

پھر اُن سے رسیدیں لے لینا۔

جب ابنِ مہاجر مدینے سے واپس آیا تو منصور دوانیقی (عبّاسی خلیفہ) نے پوچھا: "کیا کیا؟"

* اُس نے کہا: سب سے رسیدیں حاصل کرلی ہیں، سوائے جعفر ابنِ محمدؑ (الصّادقؑ) کے۔ جب میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں اُن کے پیچھے بیٹھ گیا، تاکہ نماز کے بعد وہی کہوں جو تو نے کہا تھا۔ حضرت امامؑ نے نماز ختم کی اور میری طرف مڑکر خود کہا:

"اے شخص! اللہ سے ڈر اور ہم اہلِ بیتؑ کو دھوکہ نہ دے۔ بنی مروان کا دورِ حکومت ابھی ابھی ختم ہوا ہے، وہ بھی یہی کچھ کیا کرتے تھے۔ اُنھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کردیا۔ اب وہ مال کے محتاج ہیں۔ (لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے)

* پھر امامؑ میرے قریب ہوئے اور آپؑ نے وہ سب باتیں مجھے بتادیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں۔ گویا وہ ہم میں کے تیسرے تھے۔"

* منصور نے کہا: "اہلِ بیتِ رسولؐ میں ایک محدّث ہوتا ہے۔ (جو فرشتے کی آواز کو سُنتا ہے) بیشک جعفر ابنِ محمدؑ (باقرؑ) محدّث ہیں۔"

* * *

ابوبصیر کہتے ہیں کہ: "حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی عمر شہادت کے وقت ۶۵ سال تھی۔ ۱۴۸ھ ہجری میں وفات (یعنی شہادت) ہوئی۔

* * *

www.drhasanrizvi.org

ولادت و حالاتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

★ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سنہ ۱۲۸ ہجری مقامِ ابواء میں پیدا ہوئے۔ ۶ رجب سنہ ۱۸۳ ہجری بغداد میں شہادت کا درجہ پایا۔ جبکہ آپؑ کی عمر ۵۴ یا ۵۵ سال تھی۔ سندی بن شاہک کی قید میں زہر سے قتل کیے گئے۔

★ سنہ ۱۷۹ ہجری میں جب عبّاسی خلیفہ ہارون الرشید عمرے سے فارغ ہوا تو ۲۰ شوال کو مدینہ منورہ آیا اور واپسی پر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اپنے ساتھ مدینے سے لے گیا۔ پھر حج کیا اور بصرہ کی راہ سے واپس ہوا۔ بصرہ میں عیسٰی بن جعفر کی قید میں آپؑ کو چھوڑ گیا۔ پھر آپؑ کو بغداد بلوا کر شاہکِ سندی کی قید میں رکھا۔ اسی کی قید میں آپؑ نے وفات پائی۔ اور بغداد میں قبرستانِ قریش میں دفن کیے گئے۔

★ آپؑ کی والدہ اُمِّ ولد تھیں جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

★ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے ہمیں ایک تھیلی دی اور فرمایا: "جس بردہ فروش کا میں نے ذکر کیا تھا وہ آگیا ہے۔ اس تھیلی کے بدلے اُس سے کنیز خرید کر لے آؤ۔"

★ راوی کہتا ہے کہ ہم اُس بردہ فروش کے پاس گئے۔ ہم نے کنیز کی

www.drhasanrizvi.org

قیمت پوچھی۔؟

* اُس نے کہا: "ستّر دینار"۔
* ہم نے کہا: "کچھ کم کر کے احسان کرو"۔
* اُس نے کہا: "نہ کم نہ زیادہ"۔
* ہم نے کہا: اِس تھیلی میں جتنی بھی رقم ہے، ہم اُس کے بدلے میں خریدتے ہیں۔ اب اِس میں جتنی بھی رقم ہو اُس کا ہمیں علم نہیں۔
* بردہ فروش نے کہا: "اگر ستّر دینار سے کم ہوں گے تو نہیں بیچوں گا"۔
* جب ہم نے تھیلی کو کھولا تو اُس میں ستّر دینار تھے۔ نہ کم نہ زیادہ۔ ہم نے خریدا اور امام علیہ السّلام کی خدمت میں لے آئے۔
* حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر کنیز سے نام دریافت کیا۔؟
* کنیز نے اپنا نام "حمیدہ" بتایا۔
* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "تم "حمیدہ" ہو دنیا میں، اور "محمودہ" ہو آخرت میں۔" بتاؤ تم باکرہ ہو یا نہیں"؟
* انھوں نے عرض کی: "باکرہ"
* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "یہ کیسے ہو سکتا ہے، بتاؤ۔ کیوں کہ نخّاسوں کے ہاتھوں جو عورت آجاتی ہے، وہ اُسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ (باکرہ رہنے کی تم اپنی تفصیل بیان کرو؟)

www.drhasanrizvi.org

* اُنھوں نے عرض کی: "یہ شخص میرے پاس آیا، مگر اللہ تعالےٰ نے ایک مردِ بزرگ کو اُس پر مسلّط فرمایا جس نے اُس کو طمانچے مارے، تو اُسے میرے پاس سے اُٹھنا پڑا۔ پھر کئی بار اُس نے یہ ناپاک ارادہ کیا، مگر ہر مرتبہ وہ بزرگ رکاوٹ بنے رہے۔ (اور وہ ناکام رہا)

* حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا: "اے جعفرؑ! اِس کو تمھارے لیے خریدا ہے۔ اِس کے بطن سے اہلِ زمین میں سب سے بہتر شخص موسٰیؑ پیدا ہوں گے۔"

* * *

* حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام نے "حٰـمٓ" کی تفسیر بیان فرمائی کہ:

"حٰـمٓ ۚ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝" (دخان آیت ۱-۳)

یعنی: "ہم نے اس واضح کتاب کو مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا:۔

"کتٰبِ مبین" "کھلی ہوئی واضح کتاب" سے اصل مراد حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں (جو قرآن کے معلّم ہیں)

"لیلۃ" "رات" سے مراد: "فاطمہؑ" ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا

www.drhasanrizvi.org

یہ ارشاد فرمایا کہ: "فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ" (دخان آیت ۴)
یعنی (اُس سے جُدا کیا جائے گا ہر امر حکیم)
اِس مراد یہ ہے کہ بطنِ فاطمہؑ سے خیر کثیر ظاہر ہوگا یعنی مرد حکیم ظاہر ہوں گے، ہر زمانے میں اُن سے امامِ قائم آلِ محمدؐ کے ظہور تک امامؑ پیدا ہوتے رہیں گے۔ یہ سب امامؑ صفات میں ایک دوسرے کی مثال ہوں گے۔"

پھر امام علیہ السلام نے اُس نصرانی سے (جس نے آپؑ سے حٰمٓ کی تفسیر دریافت کی تھی۔) فرمایا کہ: "اگر تم نے تغیّر و تبدّل اور تحریف نہ کیا ہو، اور انکار نہ کیا ہو، جیسا کہ تم کرتے آئے ہو، تو اِس کا ذکر تم اپنی کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی۔"

* نصرانی نے عرض کی: "میں جو کچھ جانتا ہوں آپؑ سے نہیں چھپاؤں گا، اور نہ آپؑ کی تکذیب کروں گا۔ کیوں کہ اللہ نے آپؑ کو اپنے فضل سے کثیر علم عطا فرمایا ہے اور آپؑ کو وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو لوگوں کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں، اور نہ چھپانے والے (آپؑ کی فضیلت کو) چھپا سکتے ہیں، اور نہ جھٹلانے والے جھٹلا سکتے ہیں۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اچھا بتاؤ مریمؑ کی والدہ کا کیا نام تھا؟

* کس روز مریمؑ کے بطن میں عیسیٰؑ کی روح پھونکی گئی۔؟ . . . . اور
* کس ساعت میں ایسا ہوا؟ * کس دن روح پھونکی؟ . . . . اور
* مریمؑ نے کس روز عیسیٰؑ کو جنا؟ اور دن کی کون سی ساعت میں جنا۔؟

www.drhasanrizvi.org

* نصرانی نے عرض کی: "مجھے نہیں معلوم۔"
* امام علیہ السلام نے فرمایا: (اچھا تو سن اے نصرانی) "مریمؑ کی والدہ کا نام "مرثا" تھا۔ عربی میں اِس کے معنی "بخشی ہوئی" کے ہیں۔
* اور جس دن عیسیٰؑ کا حمل قرار پایا، وہ روزِ جمعہ تھا۔
* اور وہ ساعت' زوال کا وقت تھا۔

اللہ نے روزِ جمعہ کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے

* اور مریمؑ کی پیدائش منگل (سہ شنبہ) کو ہوئی۔
* اور چار گھڑی دن چڑھے، نیم روز میں۔
* اور جس نہر کے قریب عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی اُس کا نام فرات تھا
* جس کے قریب خرما اور انگور کے درخت تھے
* اور جس دن مریمؑ نے نہ بولنے کا روزہ رکھا' وہ وہی دن تھا کہ جب قیدوس (ظالم قومِ یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے مریدوں کو پکارا کہ مریمؑ کے معاملے پر غور کریں۔

اُنھوں نے مریمؑ کے بارے میں وہی کہا جو قرآن نے بیان کیا کہ:

"اے مریمؑ! یہ تم نے کیا کیا؟ نہ تمھارا باپ بد آدمی تھا نہ تمھاری ماں بدکارہ عورت تھی۔"

* امام علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی! تم نے اُس دن کے واقعات کو سمجھ لیا (یعنی وہ دن جمعہ تھا جس میں یہ سب واقعات رونما ہوئے)
* نصرانی نے عرض کی: انجیل میں اس کو نیا دن کہا گیا ہے۔ میں نے خود

www.drhasanrizvi.org

پڑھا ہے۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب میرے بیان سے تصدیق ہو گئی، تو اب بغیر ہدایت پائے یہاں سے نہ اُٹھنا۔"
* نصرانی نے پھر سوال کیا کہ: "اچھا یہ بھی بتائیے کہ میری ماں کا نام سُریانی اور عربی زبان میں کیا تھا"؟
* امام علیہ السلام نے فرمایا: "سُریانی میں عنقالیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقورا تھا، اور تیری ماں کا نام عربی میں مَیّت ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبداللہ کیوں کہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔"
* نصرانی نے عرض کی: "میرے دادا کا کیا نام تھا۔"؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "جبرئیل تھا لیکن وہ عبدالرحمٰن تھا یہ نام میں نے ابھی تجویز کیا ہے۔"

* اُس نے عرض کی: "کیا وہ مسلمان تھا۔"؟
* حضرتؑ نے فرمایا: "ہاں، وہ شہید قتل کیا گیا اُس پر ایک لشکر نے حملہ کیا اور وہ شہادت پا گیا۔"
* اُس نے عرض کی: "بتائیے کنیت سے پہلے میرا نام کیا تھا"
* آپؑ نے فرمایا: "عبدالصلیب" اب تیرا نام عبداللہ ہے۔"
* اُس نصرانی نے عرض کی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کا ولی ناطق بحکمت ہے" (وغیرہ)...

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گذرے جو رو رہی تھی اور اُس کے بچے اُس کے چاروں طرف رو رہے تھے، اور اُس کی گائے (اُس کے سامنے) مری پڑی تھی۔

* حضرت امام علیہ السلام نے اُس سے رونے کا سبب دریافت فرمایا

* اُس عورت نے عرض کی: "اے بندۂ خدا! میں اِس گائے کی موت پر رو رہی ہوں، جو میرے اور میرے اِن یتیم بچوں کے لیے ذریعۂ معاش بنی ہوئی تھی، اور اب میرا کوئی ذریعۂ معاش نہیں رہا۔

* حضرت امام علیہ السلام ایک کونے میں گئے، دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی، اور پھر گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری۔ گائے اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

* جب عورت نے اپنی گائے کو زندہ دیکھا تو چیخ پڑی: "ربِّ کعبہ کی قسم! یہ عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ ہیں۔"

* لوگ جمع ہو گئے۔ اور حضرت امام علیہ السلام اُن کے درمیان سے نکل کر (خاموشی سے) چلے گئے۔"

* * *

★ علیؓ ابنِ جعفرؑ، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملنے کے لیے حاضر ہوئے، اور عرض کی: (فرزندِ رسولؐ!) یہ آپؑ کے برادر زاد (بھتیجے)

www.drhasanrizvi.org

محمدؒ ابنِ اسماعیل آپؑ سے رخصت ہونے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ یہ بغداد جارہے ہیں۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِن کو بلاؤ"

* جب وہ آئے تو حضرت امام علیہ السلام کے سرِ اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کی: "میں آپؑ پر فدا ہوں، مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔"

* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "میری نصیحت یہ ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔"

* محمدؒ ابنِ اسماعیل نے عرض کی: "جو آپؑ کے ساتھ برائی کا ارادہ بھی کرے، خدا اُس پر عذاب نازل کرے۔"

* پھر حضرتؑ کے سرِ اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کی: "چچا مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔"

* فرمایا: "میرے خون کے بارے میں خدا سے ڈرنا۔"

* محمدؒ ابنِ اسماعیل نے پھر وہی جواب دیا۔ اور امامؑ کے سرِ اقدس کو بوسہ دیا، اور پھر نصیحت کی فرمائش کی۔

* حضرت امام علیہ السلام نے پھر وہی نصیحت فرمائی۔

جب وہاں سے الگ ہوئے تو راوی کہتے ہیں کہ میں محمدؒ کے ساتھ جانے لگا تو حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے علی بھائی! آپؒ رکیے۔"

* حضرتؑ گھر کے اندر گئے اور مجھے بلاکر سَو دینار کی ایک تھیلی دی اور فرمایا: "اپنے بھتیجے سے کہیئے گا کہ اپنے سفر میں اِس رقم سے مدد لے۔"

www.drhasanrizvi.org

* علی بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے یہ رقم چادر کے ایک کونے میں باندھ لی۔ پھر امام علیہ السّلام نے سو دینار اور بھی دیے اور فرمایا: "یہ بھی اُس کو دے دیں۔"

* میں نے عرض کی: "(فرزندِ رسولؐ!) جب آپؑ کو اُس سے خوف ہے، جیسا کہ آپؑ نے بیان فرمایا، پھر آپؑ اُس کی مدد کیوں کر رہے ہیں"؟

* آپؑ نے فرمایا: "میں صلۂ رحم ہی کروں گا، چاہے وہ قطعِ رحم کرے، اگر وہ قطعِ رحم کرے گا تو خدا اُس کی عمر کم کر دے گا۔"

* پھر آپؑ نے چمڑے کا ایک تکیہ اُٹھایا جس میں تین ہزار درہم تھے، اور فرمایا: "یہ بھی اُس کو دے دو۔"

* جب میں نے اُس کو یہ رقمیں دیں تو وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب یہ بغداد نہ جائے گا لیکن وہ چلا گیا۔ جب ہارون رشید کے سامنے گیا تو اُس کو خلیفۂ رسول اللہؐ کہہ کر سلام کیا، اور کہا کہ: "میرے خیال میں زمین پر دو خلیفہ نہیں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰؑ ابنِ جعفرؑ کو دیکھا ہے کہ لوگ اُنھیں خلیفۂ رسولؐ کہہ کر سلام کرتے ہیں۔"

* اِس پر خلیفہ ہارون رشید نے رات کو ایک لاکھ درہم اُس کے لیے بھجوائے، لیکن وہ خناق کی بیماری میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ رقم دیکھ سکا اور نہ چھو سکا۔"

* * *

* ابو بصیر کہتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی عمر شہادت

www.drhasanrizvi.org

کے وقت ۵۴ سال تھی، اور وہ سال ۱۸۳ سنہ ہجری تھا۔ آپؑ اپنے والدِ ماجد (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔"

* * *

ذکرِ ولادت و حالات حضرت امام علی رضا علیہ السلام

* * *

★ حضرت امام علی ابنِ امام موسیٰؑ الرِّضا علیہ السلام
★ کی ولادت کا سال ۱۴۸ سنہ ہجری ہے اور ۲۰۳ سنہ ہجری
★ میں وفات پائی (شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے)
★ آپؑ کی عمر بوقت وفات ۵۵ سال تھی۔
★ آپؑ کی وفات "طوس" کے گاؤں "سناباد" میں ہوئی۔
★ (بغداد میں عبّاسی خلیفہ مامون الرّشید حکومت کرتا تھا۔) جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو مدینے سے بلوایا، اور آپؑ مَرو تشریف لائے بصرہ اور فارس کے راستے سے۔
★ جب مامون مَرو سے بغداد کے لیے چلا تو اُس نے امام علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیا۔ جب "سناباد" کے علاقے میں پہنچا تو آپؑ کو زہر دے کر قتل کر دیا۔

www.drhasanrizvi.org

★ آپؑ کی والدہ ماجدہؑ کا نام "اُمُّ البَنِین" تھا۔

* * *

★ صفوان بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ: "جب حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے انتقال فرمایا، تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا اعلان فرمایا۔ آپؑ سے کہا گیا کہ: (فرزندِ رسولؐ!) آپؑ نے ایک عظیم امر کا اعلان فرمایا ہے۔ اِس امر کے ظاہر کرنے کی بناء پر ہم اُس سرکش (ہارون رشید) سے ڈرتے ہیں"

★ آپؑ نے فرمایا: "وہ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مجھ پر قابو نہ پاسکے گا۔"

* * *

★ راوی (حسن بن منصور) کہتا ہے کہ "میں ایک مرتبہ حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ اُس وقت بیت الشرف کے ایک کمرے میں تشریف فرما تھے۔ رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ آپؑ نے اپنا دستِ بابرکت اوپر اُٹھایا تو ایسی روشنی ہوگئی کہ جیسے دس چراغ جل رہے ہوں۔ اِسی دوران ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ تب آپؑ نے چراغ کو روشن کیا، اور اُس کو اندر آنے کی اجازت دی۔"

* * *

★ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ: "ایک دن امام علی رضا علیہ السلام مدینے سے نکلے، میں بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپؑ فلاں قصر کے سامنے

www.drhasanrizvi.org

پہنچ کر درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ اُس وقت میرے اور امام علیہ السلام کے علاوہ وہاں کوئی نہ تھا۔

★ میں نے عرض کی: فرزندِ رسولؐ! "آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔"

★ حضرت امام علیہ السلام نے اپنا کوڑا زمین پر زور سے رگڑا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا، اور سونے کی ایک اینٹ اُٹھا کر فرمایا:
"لو اِس سے کام چلاؤ۔ مگر جو کچھ تم نے یہاں دیکھا ہے اُس کو کسی سے نہ بتانا۔"

★ ★ ★

★ یاسر، خادمِ امام علی رضا علیہ السلام بیان کرتا ہے کہ:
"جب مامون خلیفہ تھا تو اُس نے امام علی رضا علیہ السلام کو خراسان بُلایا۔ امام علیہ السلام نے اچھے طریقے سے اُسے ٹالنا چاہا، مگر مامون برابر بُلانے کے لیے اصرار کرتا رہا۔ حضرتؑ سمجھ گئے کہ اب اُس کی بات قبول کیے بغیر چارہ نہیں، وہ ماننے والا نہیں۔ مجبوراً آپؑ نے سفر کا ارادہ کیا۔ اُس وقت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر سات سال تھی۔ مامون نے لکھا کہ آپؑ دیلم اور قم کے راستے سے نہ آئیں۔ (کیوں کہ وہاں شیعہ بہت تھے۔ مامون کو خطرہ تھا کہ وہ امامؑ کو روک لیں گے) بلکہ بصرہ، اہواز اور فارس کے راستے سے مَرو تشریف لائیں۔
جب آپؑ وہاں پہنچے تو اُس نے خلافت کو (امتحاناً یا کراہتہً)

www.drhasanrizvi.org

آپؑ کے سامنے پیش کیا۔ آپؑ نے انکار فرمایا۔ تب اُس نے ولی عہدی کی فرمائش کی (کہ ولی عہدی قبول فرمائیں)

* امام علیہ السلام نے (مجبوراً) فرمایا: اِس کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کا جواب چاہتا ہوں:

* مامون نے عرض کی: "جو چاہیں پوچھیں"

* آپؑ نے فرمایا: "میں ولی عہدی اِس شرط پر قبول کروں گا کہ:
"میں نہ کوئی حکم دوں گا، نہ کسی بات سے روکوں گا، نہ فتویٰ دوں گا، نہ مقدمات کے فیصلے جاری کروں گا، نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا، اور نہ کسی چیز کو بدلوں گا"

* مامون نے سب باتوں کو منظور کر لیا۔

* مامون نے عید کی نماز پڑھانے کی فرمائش کی۔

* حضرت امام علیہ السلام نمازِ عید پڑھانے کے لیے روانہ ہوئے تو ہم بھی آپؑ کے ساتھ چلے۔ آپؑ نے سرِ اقدس آسمان کی طرف بلند فرمایا اور چار تکبیریں کہیں۔ تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ آسمان و زمین، شہر کے در و دیوار سب آپؑ کی تکبیروں کے جواب دے رہے ہیں۔

* ہم نے دیکھا کہ سلطنت کے سردار اور خواص و عوام سب کے سب ہتھیار لگائے آراستہ و پیراستہ ہیں۔

* امام علیہ السلام کچھ دیر اپنے مکان کے دروازے پر ٹھہر گئے اور چار مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" فرمایا۔ پھر کہا: "شکر ہے اُس اللہ کا جس نے ہمیں

www.drhasanrizvi.org

ہدایت فرمائی۔ اللہ اکبر۔ کہ اُس مالک نے ہمیں چوپاؤں کے گوشت کا رزق عطا فرمایا۔ حمد ہے اُس اللہ کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔"

حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں۔ سارے شہر سے گریہ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ جب لوگوں نے امام علیہ السلام کو ننگے پاؤں دیکھا، اور یہ بھی دیکھا کہ آپؑ ہر دس قدم چل کر رُک جاتے ہیں اور ہر مرتبہ تین تین تکبیریں کہتے ہیں، تو لوگوں نے محسوس کیا کہ آسمان زمین، در و دیوار اور پہاڑوں سے تکبیروں کی آوازیں فضا میں گونج رہی ہیں، تمام شہر میں گریہ و بُکا کا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا۔

جب مامون کو یہ خبر ملی تو اُس کے وزیرِ اعظم) فضل بن سہل نے مامون کو مشورہ دیا کہ اگر امام (علیہ السلام) اسی صورت سے عید گاہ تک پہنچ گئے تو لوگ اُن کے گرویدہ ہو جائیں (اور حکومت پلٹ جائے گی) میری رائے ہے، کہ آپ امام (علیہ السلام) سے لوٹ جانے کے لیے کہیں۔

★ چنانچہ مامون نے موقع کی نزاکت کو دیکھ کر ایسا ہی کیا۔

★ پس امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہنے اور سوار ہو کر گھر واپس تشریف لے آئے۔"

★ ★ ★

★ یاسر کہتے ہیں کہ جب مامون نے چال چل کر اپنے وزیر فضل کو قتل کرایا تو لوگ مامون کے دروازے پر جمع ہو گئے اور کہنے لگے اسی نے قتل

www.drhasanrizvi.org

کرایا ہے۔ ہم اُس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔"

* وہ لوگ آگ لے کر آئے تھے۔

* یہ ہنگامہ دیکھ کر مامون نے امام علیہ السلام سے گذارش کی:

"اے میرے آقا! آپؑ تشریف لے جائیں اور لوگوں کو وہاں سے منتشر کر دیں۔"

* یاسر کہتے ہیں کہ حضرت امام علیہ السلام نے سواری طلب کی، اور سوار ہو کر مجھ سے بھی سوار ہو کر ساتھ چلنے کو فرمایا۔ جب حضرتؑ اُن لوگوں کے قریب پہنچے تو آپؑ نے اپنا دستِ مبارک اُٹھا کر فرمایا:

* "تم لوگ متفرق ہو جاؤ (اور یہاں سے چلے جاؤ)

* یاسر کا بیان ہے کہ: لوگ اس طرح بے تابی اور بے قراری سے آگے بڑھے کہ ایک کے اوپر ایک گرا جاتا تھا۔ پس امام علیہ السلام نے جس کی طرف اشارہ کیا، وہ سوار ہو کر چلا گیا۔"

* * *

* راوی کہتا ہے کہ مجھے میرے ایک دوست نے بتایا کہ حضرت امام علی رضاؑ کے پاس کوئی شخص بہت سا مال لے کر آیا۔ مگر امام علیہ السلام نے خوشی کا اظہار نہ فرمایا۔ لانے والا غمگین ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ میں اتنا مال لایا، مگر امام علیہ السلام خوش نہ ہوئے۔" امام علیہ السلام نے فوراً اپنے غلام سے طشت اور پانی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپؑ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا: "میرے ہاتھوں پر پانی ڈالو۔" آپؑ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر اُس سے فرمایا: ہم پر خدا کا یہ فضل ہے تیرے مال کی کیا پرواہ ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

ولادت اور تذکرہ
حضرت امام محمد تقی اور حضرت امام علی نقی
علیہما السّلام

* * *

٭ حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام ۳ رماہِ رمضان ۱۹۵ھ ہجری مدینہ میں پیدا ہوئے۔

* آخرِ ذی قعدہ ۲۲۰ھ ہجری میں ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

* بغداد کے قبرستانِ قریش میں اپنے جدِ بزرگوار حضرتِ امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس دفن ہوئے۔

* آپؑ کی والدہ ماجدہ کا نام سبیکہ تھا۔ اور اُن کو خیزران بھی کہتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ، والدۂ ابراہیمؑ ابنِ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، کے خاندان سے تھیں۔

* * *

٭ علی ابنِ خالد کہتا ہے کہ مجھ سے محمدؐ زیدی نے بیان کیا کہ:

"میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ شام کے علاقے سے ایک شخص کو قید کر کے لایا گیا ہے۔ جس کے بارے میں کہا گیا کہ اُس نے نبوّت کا دعویٰ

www.drhasanrizvi.org

کیا ہے۔

علی ابنِ خالد کہتا ہے کہ میں شہر کے دروازے پر آیا اور فوجیوں وغیرہ کو ہٹا کر اُس شخص تک جا پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ صاحبِ عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ: "کیا معاملہ ہے۔"

* اُس نے کہا: "میں شام کا رہنے والا ہوں، اور اُس جگہ عبادت کیا کرتا تھا جس مقام کو "راس الحسینؑ" کہتے ہیں۔ (یعنی جس جگہ امام حسینؑ کا سرِ اقدس لا کر رکھا تھا۔ یا۔ دفن کیا گیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب)

ایک دن ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل۔ میں نے کہا: "اچھا"۔ ناگاہ میں نے خود کو مسجدِ کوفہ میں پایا۔ میں نے اُس کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اچانک ہم مسجدِ نبویؐ مدینہ میں پہنچ گئے۔ اُس نے جنابِ رسولِ خداؐ کو سلام کیا۔ میں نے بھی سلام کیا۔ اُس نے نماز پڑھی میں نے بھی نماز پڑھی۔ اُس نے دُرود بھیجا، میں نے بھی دُرود بھیجا۔

* پھر ناگاہ میں نے خود کو مکہ میں پایا۔ اُس نے مناسک ادا کیے، میں نے بھی مناسک ادا کیے۔

* پھر اچانک میں نے خود کو اُسی جگہ شام میں پایا، جہاں میں عبادت کیا کرتا تھا۔

* دوسرے سال پھر وہی شخص آیا۔ اور گذشتہ سال کی طرح وہی عمل کیا۔ جب ہم حج کے اعمال سے فارغ ہوئے، اور اُس نے مجھے شام پہنچایا، تو میں نے اُس شخص سے عرض کی: "میں آپؐ کو اُسی ذات کی قسم دیتا

www.drhasanrizvi.org

ہوں، جس نے آپؑ کو یہ قدرت دی ہے۔ مجھے بتائیے کہ آپؑ کون ہیں؟"
انھوں نے فرمایا کہ: "میں محمدؑ بن علیؑ ابنِ امام موسیٰؑ (التقیؑ) ہوں۔"
جب یہ خبر پھیل گئی تو محمدؑ ابن مُلک (زیّات) حاکم نے مجھے بلا کر گرفتار کیا، اور ہتھکڑی میں جکڑ کر عراق بھیج دیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس سے کہا کہ تم یہی قصہ حاکم محمدؑ بن ملک (زیّات) کو لکھو۔

چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس کی درخواست پر زیّات نے (جو خلیفہ واثق باللہ کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا کہ: "تو اُسی سے کہہ جو تجھے شام سے کوفہ اور کوفہ سے مدینہ اور پھر مکہ راتوں رات لے گیا تھا کہ تجھے قید سے بھی چھڑا کرلے جائے۔"

* علی ابنِ خالد نے کہا: "مجھے اِس جواب پر بہت صدمہ ہوا۔
* دوسرے ہی دن میں اُس سے ملنے کے لیے قیدخانے گیا۔ میں نے دیکھا کہ لشکر والے، چوکیدار، پہرے دار اور بہت سے لوگ وہاں جمع ہیں۔
* میں نے دریافت کیا: "کیا معاملہ ہے"؟
* لوگوں نے بتایا کہ: "وہ شخص جو نبوّت کا دعویٰ کرتا تھا اور شام سے یہاں لا کر قید کیا گیا تھا، وہ کل رات اچانک غائب ہوگیا۔ خدا جانے اُسے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اُٹھا لے گیا۔"

(نوٹ: اِس قسم کے واقعات سے یہ واضح ہوگیا کہ ہمارے ائمہؑ اپنے دوستوں سے غافل نہیں رہتے بلکہ خفیہ طور پر ہماری مدد ہر زمانے میں کرتے رہے ہیں۔ اور آج بھی مدد کرتے ہیں)

* * *

www.drhasanrizvi.org

✯ محمد بن ریان کہتا ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آزمانے کے لیے مامون نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپؑ کو بدنام کر سکے۔ ایک تدبیر اُس نے یہ بھی کی کہ حضرت امام علیہ السلام کے پاس دو سو خوبصورت کنیزیں بھیجیں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں خوشنما جام تھے جو موتیوں اور جواہرات سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اُن کو حکم دیا کہ امام تقیؑ جب شانِ امامت دکھا رہے ہوں تو اُن کے سامنے جا کر ناز و ادا دکھلائیں اور اُن کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

٭ جب وہ کنیزیں امام علیہ السلام کے پاس آئیں اور ناز و ادائیں دکھلائیں تو آپؑ نے اُن کی طرف توجہ ہی نہ فرمائی۔ جب مامون کی یہ چال بھی کامیاب نہ ہو سکی تو اُس نے مخارق گویّے کو بلوایا جس کی داڑھی بہت لمبی تھی۔ اُس نے کہا کہ امامؑ کے دل میں بُری خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

٭ پس وہ گویّا، امام علیہ السلام کے سامنے مامون کے محل میں اپنی سارنگی اور طبلہ لے جا کر بیٹھ گیا، اور بلند آواز سے گانے بجانے لگا یہ آواز سُن کر محل کے دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے۔ دیر تک وہ طبلہ اور سارنگی بجاتا رہا، مگر حضرت امام علیہ السلام نے اُس کی طرف توجہ ہی نہ کی۔

٭ پھر آپؑ نے اپنا سر اُٹھا کر اُس کو ڈانٹا کہ: "اے لمبی داڑھی والے! (بدبخت) خدا سے ڈر۔"

٭ حضرت امام علیہ السلام کے اِس جملے کو سنتے ہی اُس کے ہاتھ سے

www.drhasanrizvi.org

مضراب اور باجا وغیرہ گر گیا، اور اُس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ اور مرتے دم تک بیکار ہی رہے۔ مامون نے ایک مرتبہ جب اُس کا حال پوچھا، تو اُس نے کہا: "جب امام علیہ السلام نے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہو گیا جس کا اثر آج تک موجود ہے۔"

* * *

★ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ "میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اُس صبح کو حاضر ہوا جس کی رات میں امام علیہ السلام کی شادی مامون کی بیٹی سے ہوئی تھی، کیوں کہ میں نے رات کو دوا کھائی تھی اس لئے مجھے پیاس محسوس ہوئی، میں نے پانی مانگنا مناسب نہ سمجھا۔

* حضرت امام علیہ السلام نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: "تم پیاسے ہو۔"

* میں نے عرض کی: "جی ہاں"

* حضرت ؑ نے غلام سے فرمایا: "ہمیں سیراب کرو۔" (آپؑ نے یہ نہ فرمایا کہ اِسے سیراب کرو) شاید یہ اِس لیے فرمایا کہ مجھے یہ خیال تھا کہ اگر صرف میرے لیے پانی لایا گیا تو شاید اُس میں زہر ملا دیا جائے گا۔

* غلام پانی لایا تو امام علیہ السلام مجھے دیکھ کر مسکرائے، پھر غلام سے فرمایا: "پانی مجھے دو۔"

* حضرت ؑ نے غلام سے پانی لے کر پہلے خود پیا پھر مجھے دیا۔ تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس لگی۔ لیکن میں نے پانی نہ مانگا۔ لیکن آپؑ نے اِس دفعہ بھی ویسا ہی کیا جیسا پہلے کیا تھا۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

٭ ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ:

"حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شیعوں کے ایک گروہ نے ملنے کی اجازت مانگی۔ وہ لوگ آئے تو انھوں نے امام علیہ السلام سے ایک ہی نشست (یعنی ایک ہی بیٹھک) میں تیس ہزار سوالات کیے (بے حساب سوالات کیے) حضرت امام علیہ السلام نے تمام سوالات کے جوابات تسلی بخش دیے، جبکہ اُس وقت آپؑ کی عمر صرف دس سال تھی۔"

٭ ٭ ٭

٭ رازی کہتا ہے کہ میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے میرے لیے کسی چیز کے لانے کا حکم دیا۔ لیکن میں نے الحمد للہ نہ کہا۔

٭ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا؟"

٭ اِس کے بعد جب میں آپؑ کے فرزند حضرت امام محمد تقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؑ نے بھی میرے لیے کسی چیز کے لانے کا حکم دیا۔ اور وہ مجھے دی، تو میں نے الحمد للہ کہا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اب تم نے ادب سیکھ لیا۔"

٭ ٭ ٭

٭ محمد بن سنان کہتا ہے کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کی۔

٭ "عمر (حاکم فرج کا بیٹا) مر گیا۔"

www.drhasanrizvi.org

* امام علیہ السلام نے ۲۴ بار "الحمد للہ" فرمایا۔
* میں نے عرض کی کہ: "اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپؑ کو اتنا خوش کرے گی تو میں ننگے پاؤں دوڑتا ہوا آتا۔"
* امام علیہ السلام نے فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ اُس ملعون نے میرے والد ماجد سے کیا کہا تھا؟"
* میرے والد ماجد نے اُس سے کوئی بات کہی تو اُس نے کہا تھا کہ "آپ نشے میں ہیں۔"
* حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا تھا: "خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں۔ خداوندا! تُو اِس کو اِس (ناسزا) جملے کا مزہ چکھا اور قید کی ذلّت دے۔"

پس کچھ ہی دن کے بعد اُس کا سب مال لُٹ گیا اور قید بھی کر لیا گیا۔ خدا اُس پر رحم نہ کرے۔ خداوندِ عالم نے اُس سے انتقام لیا اور ہمیشہ خدا کے اولیاءؑ خدا کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔"

* * *

* ابنِ ہاشم کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمّد تقی علیہ السلام کے ساتھ مسیّب کی مسجد میں نماز پڑھی۔ وہاں بیری کا ایک سوکھا ہوا درخت تھا۔ حضرت نے پانی منگا کر اُس درخت کے نیچے وضو کیا، تو وہ فوراً ہرا بھرا ہو گیا، اور ہر سال پھل دینے لگا۔

* * *

www.drhasanrizvi.org

٭ مطرفی کا کہنا ہے کہ: "حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میرے اُن پر چار ہزار درہم قرض تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ میرا مال گیا۔ پس فوراً ہی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا پیغام مجھے ملا کہ: حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا انتقال ہوگیا ہے، اور تمھارے اُن حضرت ؑ پر چار ہزار درہم ہیں، وہ آکر مجھ سے لے جاؤ۔"

٭ جب میں گیا تو امام علیہ السلام نے مصلّے کو اُٹھایا جس پر آپؑ تشریف فرما تھے، اُس کے نیچے چار ہزار درہم نکلے جو امام علیہ السلام نے مجھے عطا فرما دیے۔"

٭ ٭ ٭

٭ سعد بن عبداللہ اور حمیری نے ابراہیم بن مہزیار سے، انھوں نے اپنے بھائی علی سے، علی نے حسین بن سعید سے، اور حسین بن سعید نے محمد بن سِنان سے روایت کی ہے کہ:

"محمد بن سِنان نے کہا کہ: حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ اور ۱۲ دن کی عمر میں ہوا۔

٭ روزِ سہ شنبہ (منگل کے دن) ۶ ذی الحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری کو یہ واقعہ پیش آیا۔

٭ آپؑ اپنے والدِ ماجد امام علی رضا علیہ السلام کے بعد ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔ یہی امامت کا زمانہ تھا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

www.drhasanrizvi.org

ذکرِ ولادت و حالاتِ امام علی نقی علیہ السلام

* * *
* * *
*

- حضرت امام ابوالحسن علی بن امام محمد تقی (النقی) علیہ السلام کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ سنہ ہجری میں ہوئی۔
- ایک روایت ہے کہ ماہ رجب ۲۱۴ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے۔
- ۴ جمادی الآخر ۲۵۴ سنہ ہجری میں انتقال ہوا۔
- ایک روایت ہے کہ آپؑ کا انتقال رجب ۲۵۴ سنہ ہجری میں ہوا۔ جبکہ آپؑ کی عمر ۴۱ سال تھی۔
- ایک روایت ہے کہ آپؑ کی عمر ۴۰ سال ۶ ماہ تھی۔
- سامرہ (سُرَّ مَن رَاٰی) میں آپؑ کا انتقال ہوا اور وہیں اپنے گھر میں دفن کیے گئے۔
- متوکل عباسی (خلیفہ) نے مدینہ سے سامرہ بلایا تھا۔
- آپؑ کی والدہ ماجدہ کا نام "سمانہ" تھا جو اُمِ ولد تھیں۔

* * *
*

www.drhasanrizvi.org

★ خیران اسباطی کہتا ہے کہ: "میں مدینہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

★ حضرت امام علیہ السلام نے دریافت فرمایا: "واثق باللہ (خلیفۂ عباسی) کا کیا حال ہے؟

★ میں نے عرض کی: "میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں، میں نے اُس کو خیریت سے چھوڑا ہے، میں آج کل اُس کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ دس دن ہوئے کہ اُس سے جدا ہوا ہوں۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "مگر مدینہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا۔"

★ میں سمجھ گیا کہ یہ امام علیہ السلام نے اپنے علمِ امامت سے فرمایا ہے۔

★ پھر آپؑ نے دریافت فرمایا: "اچھا، واثق کے بھائی جعفر کا کیا حال ہے"؟

★ میں نے عرض کی: "وہ قید خانہ میں بڑی بُری حالت میں ہے۔"

★ فرمایا: "وہ حکومت کا مالک ہوگا۔"

★ پھر دریافت فرمایا: "زیّات کا کیا حال ہے"؟

★ میں نے عرض کی: "وہ اب بھی سپہ سالار ہے۔ لوگ اُس کے ساتھ ہیں اور اُس کا حکم چلتا ہے۔"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس پر نحوست چھا چکی ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

* یہ فرما کر آپؑ خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: "جو خدا نے مقرر فرما دیا ہے اُس کا ہونا لازمی ہے۔ واثق مر گیا۔ اُس کی جگہ متوکّل جعفر بادشاہ بن گیا، اور ابنِ زیّات قتل کر دیا گیا۔"

* میں نے دریافت کیا: "کب"؟

* فرمایا: "تمہارے نکلنے کے چھ دن بعد۔"

* * *

* (صالح بن سعید حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے اُس وقت ملنے آئے جب امام علیہ السّلام کو متوکّل عبّاسی نے مدینہ سے بلوا کر بدترین گندے علاقے خان الصّعالیک میں ٹھہرایا تھا)

* صالح کہتا ہے کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "یہ دشمن (متوکّل عبّاسی خلیفہ) آپؑ کے نور کو بُجھانا چاہتا ہے۔ اور آپؑ کی بے عزّتی کرنا چاہتا ہے۔ آپؑ کو اتنے بُرے گھر میں بلا کر مہمان رکھا ہے جو خان الصعالیک، یعنی محتاج خانہ ہے۔

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اے صالح ابنِ سعید! یہاں آؤ۔" پھر ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: "یہ دیکھو!"

اب جو میں نے دیکھا کہ وہاں بہت خوبصورت ہرے بھرے باغات ہیں۔ جن میں حسین عورتیں ہیں اور خوشبو کی مہک ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ خوبصورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح ہر طرف گھوم رہے

www.drhasanrizvi.org

رہے ہیں۔ خوبصورت پرندے چہچہا رہے ہیں، خوشنما ہرن ہیں۔ نہریں جاری ہیں۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔

فرمایا: "ہمارے لیے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اس محتاج خانے میں نہیں ہیں۔"

* * *

★ محمد ابن یحییٰ کہتا ہے کہ میں نے ۲۴۳ھ ہجری میں یحییٰ بن ہرثمہ (خلیفہ متوکل عباسی کا سپہ سالار) سے وہ خط حاصل کیا جو متوکل نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو مدینہ سے سامرہ بلانے کے لیے لکھا تھا، جس کا مضمون یہ تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

★ "(میں) امیر المومنین (یعنی متوکل) آپ کے حق کو پہچانتا ہوں، اور آپ کے حق کو قبول کرتا ہوں، جو آپؑ کے اور آپؑ کے اہلِ بیتؑ کے لیے ہے ...... میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضامندی یا خوشی حاصل کرنا ہے اور آپؑ کے بعد آپؑ کے اہلِ بیتؑ کے متعلق میرا جو فرض خدا نے قرار دیا ہے، اُسے پورا کروں۔

اس لیے امیر المومنین (یعنی متوکل خلیفہ عباسی) نے محمد بن فضل کو والیٔ مدینہ بنایا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپؑ کی پوری تعظیم بجالائے۔ اور آپؑ کے حکم اور آپؑ کی رائے پر بھی عمل کرے، اور ایسا کر کے خدا اور امیر المومنین کا قرب حاصل کرے۔ امیر المومنین (متوکل) کو آپؑ سے

www.drhasanrizvi.org

ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ وہ عہدِ محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے۔ اب اُس کی نظر آپؑ کی طرف ہے۔ اگر آپؑ اُس کی ملاقات سے خوش ہوں اور خلیفہ کے پاس رہنا پسند فرمائیں تو اپنے نوکروں کے ساتھ بڑے اطمینان سے تشریف لائیں۔ آپؑ کو اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں۔ جہاں چاہیں منزل فرمائیں، جب چاہیں کوچ فرمائیں۔

اگر آپؑ پسند فرمائیں تو یحییٰ بن ہرثمہ جو امیر المومنین کا غلام ہے اور اُس کے فوجی آپؑ کے پیچھے پیچھے چلتے رہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب آپؑ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، لڑکے، خاندان والے، نوکر چاکر سب آپؑ پر مہربان ہوں گے، سب آپؑ کے افعال کی تعریف کریں گے، اور آپؑ پر شفیق و مہربان ہوں گے۔ اور آپؑ کے خاندان والوں کے لیے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعثِ سکون ثابت ہوں گے"۔

کاتب ابراہیم العباس۔ درود و سلام ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر۔

(نوٹ: ایسے چاپلوسی کے خطوط لکھ کر درپردہ گرفتار کرا کے ائمہؑ اہلِ بیتؑ کو عباسی خلفاء اپنے پاس بلاتے تھے تاکہ اُن کو عوام سے بے تعلق کر دیا جائے۔ اور قید کر کے زہر کا پیالہ اُن کے سامنے رکھ دیتے کہ ہمارا اصل مقصد یہ ہے۔ بالآخر وہ اُسی زہر سے ائمہ اہلِ بیتؑ کو قتل کر کے دم لیتے۔) لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

* * *

☆ محمد ابنِ علی بیان کرتا ہے کہ: زید بن علی نے مجھے بتایا کہ میں بیمار تھا

www.drhasanrizvi.org

میں نے طبیب کو رات کے وقت بلایا۔ اُس نے دوا بتائی جس کا حاصل کرنا میرے لیے ممکن نہ تھا۔ طبیب ابھی دروازے سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا جس میں وہی دوا تھی۔

* نصر نے کہا: "حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اِس دوا کو دن کے وقت اس طرح استعمال کرنا۔"

* میں نے دوا لے لی اور حسبِ ہدایت استعمال کی، مجھے شفا ہو گئی۔

* پھر زید بن علی نے کہا کہ "طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ غالیوں کی حدیث ہے۔ وہ ائمۂ اہلِ بیتؑ کو عالم الغیب مانتے ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ یا علمِ غیب نہیں ہے بلکہ قرآن سے نتیجہ نکالنا ہے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

ذکرِ ولادت و حالات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

* * *

★ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ماہِ رمضان، یا ماہِ ربیع الآخر میں ۲۳۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔

★ روزِ جمعہ ۸ ربیع الاوّل ۲۶۰ھ ہجری میں وفات پائی۔

★ آپ کی عمر بوقتِ وفات ۲۸ سال تھی۔

★ آپؑ اپنے گھر ہی میں دفن کیے گئے، جہاں آپؑ کے والدماجد سامرّہ میں دفن تھے۔

★ آپؑ کی والدہ ماجدہ کا نام حدیث یا سوسن تھا جو اُمّ ولد (کنیز) تھیں۔

* * *

★ احمد ابنِ عبداللہ قم کا وزیرِ املاک و خراج تھا۔ ایک دن اُس کی محفل میں علوی سادات اور اُن کے نظریات کا ذکر چل پڑا۔ احمد سخت متعصب ناصبی تھا۔ کہنے لگا میں نے سامرّہ میں علویوں میں کسی ایک کو امام حسن عسکری عؑ سے بہتر آدمی نہیں پایا۔

www.drhasanrizvi.org

وہ نہایت روشن فکر، پاک دامن، سخی اور وسیع القلب انسان ہیں میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا، خاندانِ بنی ہاشم کے بزرگ مرتبہ، بوڑھے ہوں یا جوان سب ہی اُن کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سردارانِ لشکر، وزراء اور عام لوگ بھی اُن کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں۔

ایک دن جب میرے والد (عبداللہ بن خاقان وزیراعظم) کے ہاں بہت سے لوگوں کی محفل جمی ہوئی تھی کہ یکایک دربان نے اطلاع دی کہ ابو محمدؑ ابن الرضاءؑ تشریف لائے ہیں۔ میرے والد نے بلند آواز سے کہا: "اُن کو آنے دو۔"

جب وہ آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ حسین وجمیل، گندمی رنگ، خوبصورت چہرہ، گداز بدن نوجوان ہیں جن کے چہرے سے رعب و جلال نمایاں ہے، میرے والد نے جیسے ہی اُن کو دیکھا، ننگے پاؤں اُن کے استقبال کو بڑھے۔ میں نے اپنے والد کو کسی سردارِ حکومت کا اس قدر احترام کرتے نہیں دیکھا، جب وہ قریب آئے تو اُن سے بغلگیر ہوئے اور اُن کے سر اور سینے کو بوسہ دیا اور اُن کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا۔

* جب میں نے اپنے والد کو اُن کا زبردست احترام کرتے دیکھا تو رات کو جب کوئی اُن کے پاس نہ تھا، میں نے اُن سے دریافت کیا:

* یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے تھے جن کی آپ نے اس قدر تعظیم و تکریم کی، اور خود اپنی ذات اور اپنے والدین کی جانوں کو

www.drhasanrizvi.org

اُن پر فدا کرنے کے لیے فرما رہے تھے؟

میرے والد عبداللہ بن خاقان (وزیرِ اعظم) نے کہا:

"یہ رافضیوں کے امام حسنؑ ابنِ علیؑ (عسکری) عرف ابن الرضا تھے۔ اگر امامت بنی عباس کے خلفاء سے ہٹ جائے تو اِن سے زیادہ خلافت کا مستحق کوئی نہیں۔ اِن کا استحقاق، اِن کے پاکردار، نیک روش، ہر بُرائی سے خود کو بچاتے رہنے، زہد، عبادت، حُسنِ اخلاق اور اعلیٰ علم و عمل کی وجہ سے ہے۔ اگر تم اِن کے والدِ ماجد (امام علی نقیؑ) کو دیکھتے تو حیران رہ جاتے۔ اُن کو مردِ عاقل، عالم، فہیم و علیم کہا جائے تو درست ہوگا۔"

یہ سُن کر مجھے سخت غصہ آیا کہ میرے والد رافضیوں کے امام کی اِس قدر تعریف کر رہے ہیں۔ میں نے (اپنی غلط فہمی کی وجہ سے) اپنے والد کو غلط سمجھا اور خود تحقیق کی۔ میں نے لشکر کے سرداروں، منشیوں، قاضیوں، فقیہوں اور عام لوگوں سے امام حسن عسکریؑ کے بارے میں معلومات فراہم کیں، تو ہر ایک نے اُن کی عظمت و بزرگی، بلند مقام اور اُن کے علم و عمل کی بے حد تعریف کی، تمام علماء اور مشائخ پر اُن کو ترجیح دی۔

اِس تحقیق کے بعد میرے دل میں بھی اُن کا احترام بہت زیادہ ہو گیا۔ کیوں کہ دوست ہو یا دشمن سب ہی اُن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔"

* * *

★ جب امام حسن عسکری علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو بعدِ دفن

www.drhasanrizvi.org

خلیفہ اور دیگر لوگ امام علیہ السلام کے فرزند (امام مہدیؑ) کی تلاش میں گھروں کی تلاشی لینے لگے (تاکہ اُن کو قتل کردیں) اور میراث کی تقسیم سے رُکے رہے۔ ایک کنیز پر حمل ہونے کا شک تھا، اُس پر نگران عورتیں مقرر کی گئیں مگر حمل ثابت نہ ہو سکا۔

آخر کار میراث امامؑ کی والدہ اور بھائی کے درمیان تقسیم کردی گئی۔ . . . مگر خلیفہ کو امامؑ کے فرزند کی تلاش رہی۔ (کیونکہ حدیثِ رسولؐ سے ثابت تھا کہ اُن کا بیٹا امام مہدیؑ ہے)

* * *

احمد ابنِ عبداللہ ابنِ خاقان نے کہا کہ جعفر (ابنِ امام علی نقیؑ) میرے والد عبداللہ ابنِ خاقان (وزیر اعظم) کے پاس آئے اور کہا: "آپ مجھے میرے بھائی[1] کی جگہ امام مقرر کردیں تو میں آپ کو ہر سال بیس ہزار دینار ادا کرتا رہوں گا۔"

میرے والد نے اُن کو ڈانٹ دیا اور کہا: "اے احمق! خلیفہ تو اُن لوگوں پر تلوار کھینچے بیٹھا ہے جو تیرے والد اور تیرے بھائی کو امام مانتے ہیں، تاکہ اُن کو اُن کے عقیدے سے ہٹا دے۔ اگر تو اپنے والد اور اپنے بھائی کے نزدیک امامت کا اہل ہوتا تو تجھے خلیفہ یا کسی اور کے سہارے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ یہ چیز (امامتِ کبریٰ) تو ہم سے نہیں پا سکتا۔ (یہ تو خدا کی دین ہے۔) ؎

(ایں سعادت بزورِ بازو نیست * تا نہ بخشد خدائے بخشندہ)

[1] امام علی نقیؑ

www.drhasanrizvi.org

پھر میرے والد نے جعفر کو بہت ذلیل کیا۔ اور حکم دیا کہ اِس احمق کو یہاں سے نکال دو، اور آئندہ کبھی اِس کو میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے۔"

پس پھر ہم اور وہ وہاں سے باہر نکل آئے، اور خلیفہ تو برابر امام حسن عسکری ؑ کے فرزند کو تلاش کرواتا رہا۔"

★ ★ ★

★ محمد بن علی کہتا ہے کہ: جب ہم فقیر (غریب) ہو گئے تو میرے والد نے مجھ سے کہا: "چلو امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں۔ اُن کی سخاوت کا بڑا چرچا ہے۔"

★ "میں نے پوچھا: "آپ اُن کو پہچانتے ہیں؟"

★ اُنھوں نے کہا: "نہیں۔"

★ راستے میں میرے والد نے کہا: "ہماری ضرورت پانچ سو درہم ہے دو سو لباس کے لیے اور دو سو قرضہ ادا کرنے کے لیے اور سو کھانے کے لیے۔"

★ میں نے دل میں کہا: "کاش، امام ؑ مجھے بھی تین سو درہم دے دیں تاکہ سو کا گدھا خریدوں، سو کھانے پینے پر خرچ کروں اور سو کے کپڑے بنا کر کردستان چلا جاؤں۔"

★ غرض جیسے ہی ہم امام ؑ کے دروازے پر پہنچے، ایک غلام نے آکر کہا "علی ابن ابراہیم اور اُن کا بیٹا محمد اندر آجائیں۔"

★ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ تو امام ؑ نے فرمایا: "اِس وقت کیسے آئے؟"

www.drhasanrizvi.org

★ میرے والد نے عرض کی: "سید و سردار! اِس (غربت کی) حالت میں مجھے آپؑ کے پاس آتے ہوئے شرم آئی۔"

(اس کے بعد کچھ نہ کہہ سکے اور خاموش ہو گئے)

★ جب ہم امام علیہ السّلام سے رخصت ہو کر گھر سے باہر نکلے تو امام علیہ السّلام کا غلام میرے والد کے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچسو درہم کی دے کر کہا: "اس میں سے دو سو درہم کے کپڑے بنانا، دو سو درہم قرض کے دینا، اور سو درہم کھانے پینے پر خرچ کرنا۔"

پھر غلام نے ایک تھیلی مجھے دے کر کہا: "اس میں سو درہم کا گدھا خریدنا، سو درہم کے کپڑے بنانا، اور سو درہم میں کھانا وغیرہ کھانا۔ مگر کُردستان نہ جانا۔ بلکہ سوراء جانا۔"

بس میں سوراء گیا، وہاں ایک عورت سے شادی کر لی۔ اب میری آمدنی ایک ہزار دینار (سالانہ) ہے۔"

★★★

★ محمد ابنِ اسماعیل کا بیان ہے کہ حضرت امام حسن عسکری ؑ علی بن نارمش کے پاس قید کیے گئے۔ وہ سخت ناصبی آلِ محمدؐ کا زبردست دشمن تھا۔ خلیفہ نے اُس سے کہا کہ "اِن کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا۔"

ابھی امام علیہ السّلام اُس کے پاس ایک دن ہی رہے تھے کہ اُس نے اپنے رُخسار امامؑ کے قدموں پر رکھ دیے اور آپؑ کی عظمت و جلالت کا قائل ہو گیا، اور امامؑ اُس کی قید سے نکلے تو وہ فہم و فراست اور قول و عمل میں سب سے بہتر بن گیا۔"

★★★

www.drhasanrizvi.org

★ ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اپنی قید خانے کی تکالیف اور بیڑیوں کی اذیت کے بارے میں خط کے ذریعہ بیان کیا۔

★ امام علیہ السلام نے جواب میں تحریر فرمایا: "آج دوپہر کو تم ظہر کی نماز اپنے گھر میں پڑھو گے۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا، مگر میں اُس وقت بالکل فقیر و نادار تھا میں نے چاہا تھا کہ خط میں یہ بات بھی لکھ دوں، مگر شرم کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔ جب قید سے چھوٹ کر گھر پہنچا تو امام علیہ السلام تشریف لائے، اور سو دینار دے کر فرمایا: "ہم سے شرم و حیا نہ کیا کرو، اور نہ غم کرو۔ جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو۔ اللہ نے چاہا تو تمھیں دیا جایا کرے گا۔"

(نوٹ: ایسی حدیثیں اگرچہ بہت کم آئی ہیں، مگر اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے ائمۂ آلِ محمدؐ کس کس طرح خفیہ طریقوں سے اپنے دوستوں کی مدد کرتے تھے اور کرتے ہیں۔)

★ ★ ★

★ حسن بن ظریف کہتے ہیں کہ میرے دل میں دو سوال تھے۔ میں نے چاہا ایک ہی خط میں لکھ کر دونوں سوال دریافت کر لوں۔ پس میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ:

"حضرت امام قائم آلِ محمدؐ کا ظہور ہوگا تو آپؑ مقدمات کے فیصلے کس طرح کیا کریں گے؟ مگر میں یہ لکھنا بھول گیا کہ چوتھی کے بخار کا

www.drhasanrizvi.org

کیا علاج ہے"؟

* حضرت امام علیہ السّلام نے تحریر فرمایا کہ:"قائم آلِ محمدؐ اپنے علم کے ذریعہ مقدمات کے فیصلے اُسی طرح فرمائیں گے جس طرح حضرت داوٗد ؑ بغیر گواہوں کی گواہی لیے فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ اور تم یہ سوال بھی لکھ کر دریافت کرنا چاہتے تھے کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے؟ مگر تم لکھنا بھول گئے۔ اُس کا علاج یہ ہے ایک پرچے پر یہ لکھو: (اور مریض کے گلے میں اُسے ڈال دو) " یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ "

(القرآن) انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

* پس میں نے پرچے پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا۔ تو اُسے شفا ہوگئی۔"

* * *

* احمد بن محمدؒ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ مہتدی کے زمانے میں حضرت امام علی ؑ کے شیعوں کو قتل کرنے کا بازار گرم تھا تو میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ: "خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کی بغاوت و خروج کی وجہ سے اُس کی توجہ ہمارے قتل سے ہٹ گئی ہے، مگر میں نے سُنا ہے کہ خلیفہ نے آپؑ کو دھمکی دی ہے کہ وہ آپؑ کو نئی آبادی سے جِلا وطن کردے گا۔"

* حضرت امام علیہ السّلام نے اپنے دستِ بابرکت سے جواب تحریر فرمایا کہ "اُس کا یہ کہنا خود اُسی کی عمر کو کم دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن گن لو

www.drhasanrizvi.org

چھٹے دن وہ (خلیفہ مہتدی عباسی) نہایت ذلت و خواری کے ساتھ قتل کردیا جائے گا۔"

★ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ امام علیہ السّلام نے تحریر فرمایا تھا۔

★ ★ ★

★ حسن بن شمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا کہ: "(فرزندِ رسولؐ !) میری آنکھ کے درد و تکلیف کے دور ہونے کے لیے دعا فرمادیں۔ ایک آنکھ تو پہلے ہی جاچکی ہے۔ (اب دوسری میں بھی درد شروع ہوگیا)

★ حضرت امام علیہ السّلام نے تحریر فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمھاری آنکھ کو بچالیا۔"

★ پس میری آنکھ کی تکلیف دور ہوگئی اور وہ ٹھیک ہوگئی۔ مگر خط کے آخر میں تحریر فرمایا کہ: "اللہ تم کو اجر عطا فرمائے اور اچھا ثواب عطا فرمائے۔"

★ یہ جملہ پڑھ کر میں غمگین ہوگیا۔ چند دن بعد جب میرے بیٹے طیّب کا انتقال ہوگیا، تب میں سمجھا کہ وہ جملہ اس کی تعزیت میں تھا۔"

★ ★ ★

★ علی بن عبدالغفّار کہتا ہے کہ صالح بن وصیف (حاکم) کے پاس کچھ عباسی خاندان کے سردار آئے، اُس وقت حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام اُسی کی نگرانی میں قید میں تھے۔ صالح (حاکم) نے اُن عباسیوں سے

www.drhasanrizvi.org

کہا کہ میں نے بدترین اور بدمعاش ترین لوگوں کے پاس امام حسن عسکریؑ کو قید کیا تھا۔ مگر وہ دونوں ہی عبادت گذار، نماز روزے کے پابند ہو گئے۔ جب میں نے اُن دونوں سے پوچھا کہ: "تم نے اِس قیدی کو سزا اور تکلیف کیوں نہ دی؟"

* اُنھوں نے کہا: "آپ اُس شخص کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں، جو دن بھر روزے سے رہتا ہے اور رات بھر اللہ کے سامنے کھڑے رہ کر نمازیں پڑھتا ہے، نہ کسی سے بولتا ہے، نہ کسی اور کام میں مشغول ہوتا ہے، اور اُس کے رعب و جلال کا حال یہ ہے کہ جب ہم اُس کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے، اور ہم پر اُس کی نگاہ کے اثرات ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں۔"

(کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں)

(اقبال)

* * *

★ علی بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کو خلیفہ مہتدی نے اپنے غلام نحریر کے گھر میں قید کر دیا تھا جو آپؑ پر بڑی سختی کرتا اور بہت ستاتا تھا۔ اُس کی بیوی نے اُس سے کہا: خدا تیرا ستیاناس کرے، تو یہ بھی جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہے، تو اُن کی پاکیزگیٔ نفس کو نہیں جانتا؟ میں تجھے خدا کے قہر سے ڈراتی ہوں۔"

* اُس نے کہا: میں اُن کو درندوں میں چھوڑتا ہوں۔" پھر اُس نے ایسا ہی کیا، مگر سب نے دیکھا کہ حضرت امامؑ درندوں کے درمیان کھڑے ہوئے بڑے اطمینان سے نماز پڑھ رہے ہیں۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

ذکرِ ولادت و حالاتِ صاحبُ الاَمر

حضرتِ امام قائمِ آلِ محمدؐ (مہدیؑ)

علیہ السلام

:- عَجَّلَ اللّٰہُ فَرَجَہٗ :-

★★★

★★
★

★ حضرتِ امام قائمِ آلِ محمدؐ (مہدی) علیہ السلام کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی۔

★ (ایک روایت میں ۲۵۶ھ ہجری میں پیدا ہوئے)۔

★ تا حال زندہ و سلامت ہیں۔ لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ظاہر ہوں گے۔

★ آپؑ کی والدہ ماجدہ کا نام نرجس خاتون تھا۔

★★★

★★
★

★ احمد بن محمدؐ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ مہتدی عباسی بڑی ذلت و خواری سے قتل کردیا گیا، تو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: "یہ سزا ہے اُس شخص کے لیے جو خدا کے اولیاء پر تہمتیں لگاتا ہے۔ اُس (احمق) کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کردے گا، اور اُس کا

www.drhasanrizvi.org

یہ خیال تھا کہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اب اُس نے دیکھ لیا کہ اللہ عزّ وجلّ کتنا قادر ہے۔"

★ راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو بیٹا دیا تھا جن کا نام "م۔ ح۔ م۔ د" رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔"

* * *

۴۸۔ ایک ایرانی کہتا ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے درِ دولت پر حاضر ہوا ہی تھا کہ آپؑ نے مجھے، اس سے پہلے ہی اندر بُلا لیا کہ میں اجازت طلب کرتا۔

★ پس میں نے امام علیہ السلام کو سلام کیا۔

★ آپؑ نے فرمایا: "اے فلاں! تمھارا کیا حال ہے، بیٹھ جاؤ۔"

★ پھر مجھ سے میرے خاندان والوں کا نام بنام حال دریافت کیا۔

★ پھر فرمایا: "کس غرض سے آئے ہو؟"

★ میں نے عرض کی: "آپؑ کی خدمت میں رہنے کے لیے۔"

★ فرمایا: "اچھا، تم اِس گھر میں رہو۔"

ایک دن میں نے گھر کے اندر کچھ حرکت سُنی۔ امامؑ کی آواز آئی:

"ٹھہر جاؤ۔"

میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں، اور نہ اندر جا سکا۔ پھر ایک کنیز اندر سے آئی، اُس کے ہاتھوں پر کوئی ڈھکی ہوئی چیز تھی۔

www.drhasanrizvi.org

امام ؑ نے مجھے اندر بلالیا۔ میں داخل ہوا تو آپؑ نے اُس کنیز سے فرمایا: "جو کچھ تیرے ہاتھوں پر ہے اُسے کھول دے۔"

* کنیز نے جب اُس کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت بچہ تھا۔

* پھر امام ؑ نے فرمایا: "اِس بچّے کا پیٹ بھی کھول دے۔"

جب اُس نے بچّے کا پیٹ کھولا، تو میں نے دیکھا کہ اُس کے سینے سے ناف تک سبز بال تھے۔ کوئی بال کالا نہ تھا۔

* پھر امام علیہ السّلام نے مجھ سے فرمایا: "یہ تمھارے امامؑ ہیں۔"

* اِس کے بعد امام حسن عسکری علیہ السّلام کی وفات تک میں نے اُن کو نہ دیکھا۔"

★★★

* علی بن محمّد کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت حجّت (امام مہدیؑ) کی خدمت میں کچھ مال (خمس) بھیجا۔ آپؑ نے قبول نہ فرمایا، اور تحریر فرمایا کہ

* "اِس مال (خمس) میں سے پہلے اپنے چچازاد بھائی کا حق نکالو۔"

* اصل بات یہ تھی کہ اُس شخص کے قبضہ میں اُس کے چچازاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اُس کی شرکت تھی۔ وہ چچازاد بھائی کا حق روکے ہوئے تھا۔ پس اُس نے چار سو درہم اُس کا حق نکال کر جب حضرت امام ؑ کی خدمت میں مال بھیجا تو آپؑ نے قبول فرمالیا۔"

★★★

www.drhasanrizvi.org

★ حسن بن فضل کہتا ہے کہ: "میرے والد نے حضرت حجت ع کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا؛ انھوں نے بتایا کہ میں نے دو کاموں کے لیے حضرت سے درخواست کی، مگر تیسری بات اس لیے نہ لکھی کہ کہیں امام علیہ السلام کو ناگوار نہ گذرے۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے میری اُن دونوں باتوں کا جواب بھی تحریر فرمایا، اور تیسری بات کا جواب بھی حضرت ع نے از خود تحریر فرمایا جو میرے دل میں تھی۔"

* * *

★ حسن ابنِ عبد الحمید کہتا ہے کہ مجھے حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ وہ حضرت امام مھدی علیہ السلام کا مال (خمس) اُن حضرت ع کی خدمت پہنچاتا بھی ہے کہ نہیں؟

پھر میں نے مال خمس و زکوٰۃ خود جمع کیا اور خود لے کر سامرّہ پہنچا۔ حضرت امام علیہ السلام کا تحریری حکم مجھے ملا کہ: "شک و شبہ کی گنجائش نہیں، نہ ہمارے بارے میں، نہ اُس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم و اختیار سے اپنا قائم مقام بنا دیں۔ پس جو کچھ تمھارے پاس ہے حاجز کو دے دو۔"

* * *

★ ابنِ شاذان نیشاپوری کہتا ہے کہ: میرے پاس (خمس امام ع کے) بیس کم پانچسو درہم جمع ہوئے۔ مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں

www.drhasanrizvi.org

میں نے بیس درہم اپنی طرف سے شامل کر کے بھیج دیے، مگر اپنے مال کے بارے میں کچھ نہ لکھا۔

* حضرت امام علیہ السلام کا جواب آیا: "پانچسو درہم مل گئے جن میں بیس تمھارے ہیں۔"

* * *

★ علی بن زیاد نے بیان کیا: میں نے حضرت امام صاحب الامر (امام مہدی) علیہ السلام سے ایک کفن کی فرمائش کے لیے عریضہ بھیجا۔

* آپ نے تحریر فرمایا: "تمھیں اسی (۸۰) سال کی عمر میں کفن کی ضرورت ہوگی۔"

* عیسیٰ بن نصر کا بیان ہے کہ: "حضرت امام علیہ السلام نے اُس کے مرنے سے چند دن پہلے کفن بھیج دیا۔"

* * *

★ علی بن محمد نے بیان کیا کہ "ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجنے کے لیے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اُس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے ابوالمقدام کو دے دیا تھا۔ اور کسی کو اس کے بارے میں نہ بتایا۔

* حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں جب وہ مال پہنچا، تو آپ نے تحریر فرمایا کہ "وہ مال کہاں ہے جو تم نے ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔"

* * * * *

www.drhasanrizvi.org

★★ ائمۂ اِثنا عشر ★★★

آلِ محمدؐ کے بارہ اماموںؑ کی امامت

★★ پر ثبوت ۔ سَنَد ★★★

★★★

(۱)

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"میرے والدِ بزرگوار حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے صحابئ رسولِ خداؐ جناب جابر ابنِ عبداللہ انصاری رضؓ سے فرمایا:

★ "(اے میرے نانا کے صحابی!) مجھے اُس لوح (تختی) کے بارے میں بتلائیے جسے آپ نے میری جدّہ ماجدہ حضرت فاطمۃؑ زہرا بنتِ رسول اللہؐ کے پاس دیکھا تھا۔"

★ پھر میرے والد جابرؓ کے ساتھ اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ جابرؓ نے وہ صحیفہ جو کھال پر لکھا ہوا تھا، نکالا۔

★ حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اے جابرؓ! اب میں اپنا صحیفہ (جو میرے پاس ہے) تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں، تم اپنی اِس نقل سے مقابلہ کرتے جاؤ۔" (یعنی دونوں کا مضمون ملاتے جاؤ)

www.drhasanrizvi.org

٭ جب میرے والد بزرگوار نے اپنا صحیفہ پڑھا تو دونوں میں ایک حرف بھی مختلف نہ تھا۔

٭ جنابِ جابرؓ نے اُس کو سنا اور کہا: (فرزندِ رسولؐ!):

٭ "میں گواہی دیتا ہوں خدا کو گواہ کرتے ہوئے کہ میں نے اُس لوح میں (تختی میں) یہی لکھا ہوا دیکھا تھا (جس کو میں نے اپنے صحیفے میں نقل کیا تھا) اُس لوح میں یہ مضمون لکھا ہوا تھا:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"یہ تحریر عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے محمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے نبیؐ اُس کے نور، اُس کے سفیر اور اُس کے حجاب و دلیل کے لیے ہے۔ روح الامین اِسے لے کر نازل ہوئے ربّ العالمین کی طرف سے۔

"اے محمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! میرے اسماء کی تعظیم کرو، اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو، اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا ہوں، اور مظلوموں کو دولت عطا کرنے والا ہوں، اور روزِ قیامت بڑا اجر دینے والا ہوں۔ بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے اُمید رکھے گا، اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف رکھے گا، تو میں اُس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا سخت عذاب نہ دیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو،

www.drhasanrizvi.org

اور میرے ہی اوپر بھروسہ کرو۔

میں نے جس نبیؐ کو بھیجا ہے، اُس کے ایّام کو کامل اور اُس کی مدّت کو پورا کیا ہے، اور میں نے ہی اُس کے اوصیاء مقرّر کیے ہیں۔

اور میں نے ہی (اے محمدؐ!) تم کو تمام انبیاء پر فضیلت بخشی ہے، اور تمہارے وصیؑ کو تمام اوصیاء پر فضیلت عطا کی، اور میں نے ہی تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسنؑ اور حسینؑ سے تم کو مکرّم کیا۔

پس حسنؑ کو میں نے اپنے علم کا معدن (علم کا خزانہ یا کان) بنایا، اور حسینؑ کو اپنی وحی کا خازن (خزانہ دار) بنایا، اور میں نے اُسے عزت بخشی ہے شہادت کے ذریعہ سے اور سعادت کو اُس پر مکمّل کیا، پس وہ افضل و ارفع ہے تمام شہداء میں اپنے درجات کے اعتبار سے۔

حسینؑ ہی کے ساتھ میں نے اپنا کلمۂ تامّہ (مکمّل کلمہ مراد امامت) کو قرار دیا، اور اُس کو اپنی حجّتِ بالغہ (مکمّل حجت اور دلیل) قرار دیا۔ اور اُس کی اولاد (کے اماموںؑ) کی اطاعت پر میں (لوگوں کو) ثواب دوں گا، اور نافرمانی پر عذاب دوں گا۔

اُس (حسینؑ) کی اولاد میں اوّل علی ابن الحسینؑ زین العابدینؑ ہیں جو میرے تمام اولیاء کی زینت ہیں۔ اور اُن کے فرزند اپنے قابلِ تعریف جد سے مشابہ ہیں۔ محمدؐ (باقرؑ) میرے علم کے شگافتہ کرنے والے (علم کو پھیلانے والے) ہیں۔ وہ میری حکمت کی کان (خزانہ) ہیں

اور اُن کے فرزند جعفرؑ کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے، اُن کی ہدایتوں کو رد کرنے والا میرے حق کو رد کرنے والا اور میرے قول کو رد کرنے والا ہے۔

میں جعفرؑ کے مقام (درجے) کو مکرم و محترم قرار دوں گا۔ اُن کو اُن کے شیعوں، دوستوں اور مددگاروں کو عزت سے خوش کروں گا۔

اُن کے بعد اُن کے فرزند موسیٰؑ کاظم امام ہوں گے۔ اُن کے زمانے میں گمراہیوں کے فتنے برپا ہوں گے۔ لوگ کمزور اعتقاد کے ہو جائیں گے۔ مگر ایسے گمراہیوں کے دور میں بھی میرے اولیاء (دوست) معرفت کے بھرے ہوئے ساغروں سے سیراب ہوں گے۔ جس شخص نے اُن معرفت کے پیالوں (یعنی امام موسیٰ کاظمؑ کے ارشادات) سے انکار کیا، اُس نے میری نعمتوں سے انکار کیا، اور جس نے میری اس کتاب کی آیت (امامت) کو بدلا، اُس نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ ہلاکت ہو اُن جھوٹ و افترا باندھنے والوں، اور میری نعمت سے انکار کرنے والوں کے لیے۔

میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ (کاظمؑ) کے بعد اُن کے فرزند علی (رضاؑ) میرے ولی، میرے ناصر و مددگار ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جن پر میں بارِ نبوت کا مثالی بار رکھوں گا (یعنی اُن سے نبوت جیسا کام لوں گا) میں اُن کا امتحان لوں گا دل کے مضبوط ہونے سے۔ اُن کو قتل کرے گا ایک مضبوط بھوت۔ یہ دفن ہوں گے اُس شہر میں جسے عبدِ صالح ذوالقرنین نے بسایا۔ اُن کی قبر، میرے ایک بدترین مخلوق

www.drhasanrizvi.org

(ہارون رشید) کے پہلو میں ہوگی۔

میرا ہر قول حق (سچا) ہے۔ میں اپنے بندے علی (رضا) کو خوش کروں گا، اُن کے فرزند، خلیفہ، وارث، جانشین محمد (تقی) سے جو میرے علم کے معدن (خزانہ) ہیں، میرے رازوں کی جگہ ہیں، میری مخلوق پر میری حجت و دلیل ہیں، جو اُن کو دل سے مانے گا، میں جنت میں اُس کو جگہ دوں گا۔ میں اُن کو شفاعت کرنے والا قرار دوں گا اُن کے اہلِ بیت (خاندان) کے ایسے ستّر آدمیوں کے لیے جو جہنم کے مستحق ہوں گے۔

میں نے اُن کی امامت کی سعادت سے مخصوص کیا، اُن کے بعد علی (نقی) کو۔ جو میرے ولی (خاص دوست) میرے ناصر و مددگار، میری مخلوق پر میرے گواہ اور میری وحی کے امین ہیں۔

پھر میں اُن سے ایک داعی (امام حسن عسکری) کو پیدا کروں گا وہ ہدایت کرنے والے ہوں گے میرے راستے کی طرف، اور خازن ہیں میرے علم کے۔

پھر میں مکمل کروں گا اپنے دین کو اُن کے فرزند م ح م د سے جن کا وجود تمام عالموں کے لیے رحمت ہے۔ اُن میں موسیٰ کا کمال، عیسیٰ کی شان، ایوب کا صبر ہے۔ اُن کے زمانۂ (غیبت) میں میرے اولیاء (دوست) ذلیل کیے جائیں گے، اُن کے سر کچل دیے جائیں گے، وہ قتل کیے جائیں گے، جلائے جائیں گے (آگ یا گولہ بارود وغیرہ سے)۔ اور وہ

www.drhasanrizvi.org

خوف زدہ رہیں گے، اُن کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی، رونے پیٹنے کی آوازیں اُن کی عورتوں سے بلند ہوں گی۔ یہ میرے سچے دوست ہوں گے، اُن کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کر دوں گا۔ زلزلوں کو دور کر دوں گا، اُن کے ذریعے سے تمام مشکلوں کو آسان کر دوں گا اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے (خاص الخاص) رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

عبدالرحمٰن بن سالم سے روایت ہے کہ ابوبصیرؒ نے کہا: "اگر تُم نے ائمۂ اہلبیتؑ کے بارہ[۱۲] اماموں کی امامت کے ثبوت میں کوئی بھی حدیث نہ سُنی ہو تو صرف یہی ایک حدیث (قدسی) بہت کافی ہے پس اس کی حفاظت کرو اور نااہلوں سے اس کو بیان نہ کرو۔"

★★★

★ جنابِ عبداللہ ابنِ جعفر طیارؓ نے بیان فرمایا کہ:

"میں، امام حسنؑ، امام حسینؑ، عبداللہ ابنِ عباسؓ، عمر بن سلمہ اور اُسامہ بن زید، معاویہ کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ میں نے معاویہ سے کہا: "میں نے جناب رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ: "میں مومنین کی جانوں سے زیادہ اُن پر حق رکھتا ہوں، میرے بعد میرے بھائی علی ابنِ ابی طالبؑ تمام مومنین کی جانوں سے بہتر ہیں۔" جب علیؑ شہادت پر فائز ہو جائیں تو حسنؑ تمام مومنین کی جانوں پر اولیٰ (حاکم) ہیں، پھر میرا بیٹا حسینؑ تمام مومنین کی جانوں سے بہتر ہوگا، پھر، اُن کی شہادت کے بعد علی ابن الحسینؑ (زین العابدینؑ)

www.drhasanrizvi.org

سب سے بہتر، اولیٰ (افضل) ہیں۔

پھر ان کے فرزند محمد (باقرؑ) تمام مومنین کی جانوں سے افضل اور اولیٰ (بالتصرّف) ہوں گے۔ اور ان کی امامت کی تکمیل بارہ (اماموں) پر ہوگی۔"

جناب عبداللہ ابن جعفر طیّار نے فرمایا کہ: "میں اپنے اس بیان پر امام حسنؑ و امام حسینؑ، عبداللہ ابن عباس، عمر بن امّ سلمہؓ اور اُسامہ بن زید کو گواہ بناتا ہوں۔"

* پس ان سب نے معاویہ کے سامنے گواہی دی۔
* سُلیمؓ نے کہا کہ: "میں نے اس حدیث کو سُنا ہے سلمانؓ، مقدادؓ، اور ابوذرؓ سے۔ اور انھوں نے کہا کہ: "ہم اس حدیث کو جناب رسولِ خداؐ سے سُن چکے ہیں۔"

* * *

★ ابوطفیل کہتے ہیں کہ: جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا اور حضرت عمر کی بیعت کی گئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت علیؑ (ابنِ ابی طالبؑ) ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بہت ہی خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا، جو جناب ہارونؑ (وصیِ موسیٰؑ) کی اولاد سے تھا۔

* اُس نے حضرت عمر سے کہا: "کیا آپ امام ہیں؟ کیا آپ خدا کی کتاب اور اپنے نبیؐ کے احکام کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں؟"
* یہ سن کر حضرت عمر نے سر جھکا لیا۔

www.drhasanrizvi.org

* اُس نے پھر کہا: "میں آپ ہی سے پوچھ رہا ہوں"، کہ کیا آپ امام ہیں"؟
* پھر کہا: "میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین کے بارے میں شک ہے"۔
* حضرت عمر نے کہا (اے نوجوان) تم اُس جوان (حضرت علیؑ) کے پاس جاؤ"۔
* اُس نے پوچھا: "یہ کون ہیں"؟
* انھوں نے کہا: "یہ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ ہیں، جنابِ رسولِ خداؐ کے چچا زاد برادر، آنجنابؐ کے دونوں بیٹوں، حسنؑ و حسینؑ کے کے والد اور آنحضرتؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے شوہر ہیں"۔
* یہ سُن کر وہ حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کے آیا۔ اور بولا کہ: "میں آپؑ سے تین اور تین اور ایک سوال کروں گا"۔

فرمایا: "سات کیوں نہیں کہتا"؟

* اُس نے سوال کیا: "محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے؟
* محمدؐ کس جنّت میں ہوں گے؟ * اُن کے ساتھ اُس جنّت میں کون ہوگا"؟
* حضرت امام علی علیہ السّلام نے فرمایا: "محمدؐ کے بعد بارہ امام عادل اور اُن کے خلیفہ ہوں گے، رُسوا کرنے والوں کی رُسوائیاں اُن اماموں کو نقصان نہ پہنچا سکیں گی، وہ مخالفوں کی مخالفتوں سے پریشان نہ

www.drhasanrizvi.org

ہوں گے، اور پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔

* محمدؐ کا مسکن جنت ہے اور اُن کے ساتھ بارہ امام عادل ہوں گے

* اُس یہودی نے عرض کی: "آپؑ نے سچ فرمایا" "اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں: میں نے یہی مضمون اپنے دادا ہارُون کی کتابوں میں پڑھا ہے جس کو اُنھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور میرے چچا حضرت موسیٰؑ نے لکھوایا ہے۔

* پھر اُس نے سوال کیا: "محمدؐ کے وصیؑ کتنے دن زندہ رہیں گے؟"

* حضرت امام علیؑ نے فرمایا:

"اے ہارونی! وہ حضرت محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے، اُن کے سر پر ضربت لگے گی، جس سے اُن کا سر خون سے بھر جائے گا۔"

یہ سُن کر وہ خوشی سے چیخ اُٹھا، اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ: اللہ یکتا ہے اُس کا کوئی

* شریک نہیں، اور محمدؐ اُس کے بندے اور رسولؐ ہیں

* اور آپؑ اُن کے وصی ہیں۔ آپؑ کو سب پر فوقیت

* حاصل ہے، اور آپؑ پر کسی کو فوقیت حاصل نہیں۔

* آپؑ صاحبِ عظمت ہیں، اور آپؑ کسی کمزوری کا اظہار

* کرنے والے نہیں۔"

* پھر حضرت امام علی علیہ السلام اُس کو اپنے گھر لے گئے اور دینِ خدا کے احکام اُس کو تعلیم فرمائے۔"

www.drhasanrizvi.org

شبِ قدر

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ: حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ابنِ عباس سے فرمایا: "شبِ قدر ہر سال آتی ہے۔ اِس رات سال بھر کے احکام اُترتے ہیں۔ اِس لیے جنابِ رسولِ خداؐ کے بعد اولیاءِ امر (احکامِ خدا کے وصول کرنے والے اور نافذ کرنے والے) ہونے ضروری ہیں۔"

★ ابنِ عباس نے دریافت کیا: "وہ کون ہیں"؟

★ حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: "وہ گیارہ امام ہیں جو میرے صُلب سے پیدا ہوں گے جو محدّث ہوں گے۔"

(نوٹ: محدّث اُس کو کہتے ہیں جو فرشتے کی آواز سنتے ہیں، مگر دیکھتے نہیں۔ تمام ائمۂ اہلِ بیتؑ محدّث ہیں۔)

★ ★ ★

★ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "شبِ قدر پر ایمان لاؤ، وہ مخصوص ہے علیؑ ابنِ ابی طالبؑ اور گیارہ اماموں سے، جو اُن کے بعد اُن کی اولاد سے ہوں گے۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

• جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اور میری اولاد سے بارہ امامؑ اور اے علیؑ! تم سب اِس زمین کی میخیں، عمود اور پہاڑ ہیں، تاکہ زمین اپنے اوپر رہنے والوں کے ساتھ حرکت نہ کرے جب

www.drhasanrizvi.org

میری اولاد سے بارہواں (امامؑ) ختم ہو جائے گا تو زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی، پھر اُنھیں مُہلت نہ ملے گی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ:
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"میری اولاد سے بارہ نقیب (سردار) نجیب (شریف) محدّث (یعنی فرشتوں کی آواز سننے والے)، مُفہّم (دینِ خدا کو سمجھانے والے) ہوں گے، اُن کا آخری حق کو قائم کرنے والا ہوگا، جو زمین کو عدل وانصاف سے اُسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے "قائم" کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت امامؑ نے فرمایا: "ہم سب (بارہ امامؑ) قائم بِاَمرِ اللہ ہیں۔ (یعنی خدا کے حکم کو نافذ کرنے والے، اور دینِ حق کو قائم رکھنے والے ہیں) ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ جب وہ صاحبِ سیف آئے گا تو اُس سے ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جو پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔"

★ ★ ★

دنیا کو ہے اُس مہدیِ برحق کی ضرورت ★★ ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

(اقبال)

★

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام زمانہؑ تک مال پہنچانا

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو یہ سمجھتا ہے کہ امامِ وقت لوگوں کے مال کا محتاج ہے، وہ کافر ہے۔ اصل میں لوگ اِس بات کے محتاج ہیں کہ امامؑ اُن کا مال قبول فرمائیں۔ کیوں کہ خداوندِ عالم جناب رسولِ خداؐ سے ارشاد فرماتا ہے:

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔ (سورۃ التوبہ ۹ آیت ۱۰۳)

یعنی: "اِن کے اموال لے لو (قبول کرلو) تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک وصاف ہو جائیں۔"

★ ★ ★

★ یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ مال کو امامؑ کے لیے نکالا جائے (یعنی خمس) تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس مال کے بدلے میں جنّت میں کوہِ اُحُد کے برابر مال عطا فرمائے گا۔" خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

"مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً۔" (سورۃ البقرہ ۲ آیت ۲۴۵)

یعنی: "کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے، خدا اُس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔"

www.drhasanrizvi.org

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِس قرضِ حسنہ سے مراد امامؑ کے ساتھ صلۂ رحم ہے۔" (یعنی امامؑ کا حقِ خمس ادا کرنا ہے)

* * *

★ حمّاد ابنِ معاذ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا: آپؑ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے اُن کا مال نہیں مانگتا کیوں کہ اُسے قرض لینے کی کوئی ضرورت نہیں، نہ قرض لینا اللہ کے لیے مناسب ہے۔ (دراصل) وہ یہ مال اپنے ولی (امامؑ) کے لیے چاہتا ہے۔" (اس طرح مال دار کی آزمائش بھی ہو جاتی ہے)

* * *

★ اسحاق بن عمّار نے اِس آیت کے متعلّق حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا: "مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝" (سورۃ آیت)
یعنی: "کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے تو وہ اُس کو دوگنا کر کے واپس کر دے گا، اور اُس کے لیے اجرِ کریم ہے۔"
★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اِس سے مراد امامؑ تک مال کو پہنچانا ہے۔" (صِلَۃُ الْاِمَام)

* * *

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "ایک درہم جو امامؑ تک پہنچایا جائے، وہ وزن کے اعتبار سے کوہِ اُحد سے زیادہ ہے۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"ایک درہم جو امامؑ تک پہنچایا جائے بہتر ہے اُن لاکھوں درہموں سے جو کسی کارِ خیر میں خرچ کیے جائیں۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: "وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی ..." (سورۃ انفال آیت ۴۱)
یعنی: "اور تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس چیز سے تم فائدہ حاصل کرو (وہ مالِ غنیمت ہے) تو اُس کا پانچواں حصّہ اللہ کے لیے ہے اور رسولؐ کے لیئے اور آپؐ کے قرابت داروں کے لیے ہے۔"
امام علیہ السلام نے فرمایا: "خمس (پانچواں حصّہ) اللہ کا ہے، اور رسول اللہؐ کا ہے اور ذوی القربیٰ کا ہے۔
ذوی القربیٰ سے مراد: رسول اللہؐ کے رشتہ دار ہیں۔ اس لیے خمس اللہ کا ہے، رسول اللہؐ کا ہے، اور ہمارا (ائمہ آلِ محمدؐ کا) ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ:
"خمس خاص طور پر رسول اللہؐ کا حق ہے۔ کیوں کہ عام لوگوں کے لیے صدقہ خیرات ہے۔ اُس میں رسولِ خداؐ کے رشتہ داروں کا حق نہیں۔ خدا نے اُن کو میل کچیل سے بچالیا، یہ اس لیے کہ رسولِ خداؐ کے نزدیک

www.drhasanrizvi.org

عزّت کا مقام رکھتے ہیں پس اِس لیے خدا نے اُن کو اپنے حصّے کے ساتھ مخصوص فرمایا، تاکہ خداوندِ تعالیٰ اُن کو ہر اُس چیز سے بے پرواہ کر دے جو اُن کے لیے باعثِ ذلّت و خواری ہو۔ ہاں جو صدقات خود اُن ہی کے (آلِ رسولؑ کے) ہوں گے وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے خدا نے خمس کو قرار دیا ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے رشتہ داروں کے لیے ہے، جن کا ذکر خداوندِ عالم نے اِس طرح فرمایا ہے کہ:

"وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (سورۃ الشعراء آیت ۲۶ ۲۱۴)

"اے رسولؐ! اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔"

اِن سے مراد جناب عبد المطلبؑ کی اولاد ہے۔ عورت ہو یا مرد ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں کیے گئے تھے۔ اِس لیے اُن کے سوا کوئی خمس کا حقدار نہیں۔ اور اُن (قریش وغیرہ) کے لیے صدقات ہیں۔"

امام علیہ السلام نے مزید فرمایا: "ضروری اخراجات وضع (نکالنے) کے بعد امام ساری پیداوار سے زمینوں سے دسواں حصّہ لے گا، اگر زراعت بارش یا زمین سے جاری ہونے والے پانی سے کی گئی ہو۔ اور اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعے سے کی گئی ہو تو امام بیسواں حصّہ لے گا۔

پھر امام اُس مال کو آٹھ حصّوں میں تقسیم کرے گا۔ اور وہ مال فقراء و مساکین، کام کرنے والوں (یعنی مال وصول کرنے والوں) اور مولفۃ القلوب (یعنی کافروں، منافقوں کے دل پھیرنے یا جیتنے) پر خرچ کیا جائے گا، اور غلاموں کو آزاد کرانے، مقروضوں کا قرض ادا کرنے، راہِ خدا

www.drhasanrizvi.org

میں اور مسافروں کی مدد کرنے میں یہ آٹھوں حصّے تقسیم ہوں گے۔ اور ہر ایک طبقے کو اتنا دیا جائے گا کہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرچ سے بے نیاز یعنی بے پرواہ ہو جائیں۔

پھر اِن سب کو دینے کے بعد جو بچ رہے گا وہ امامؑ کی طرف واپس ہوگا، اور اُن کام کرنے والوں کی طرف جو زمین میں کام کرنے والے اور (پانی جمع کرنے کے لیے) گڑھے کھودنے والے ہوں گے۔

پس حسبِ مصلحتِ امامؑ ان کو حصّہ دیا جائے گا۔ اور باقی اُن لوگوں کو دیا جائے گا جو دینِ خدا کے مددگار ہوں گے جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔ (مراد علماءِ دین، مبلّغین، مدرّسین، مصنّفین وغیرہ)

اسی مال میں سے جہاد وغیرہ پر خرچ کیا جائے گا، تمام لوگوں کی بھلائی کے لحاظ سے مصلحتِ عامّہ (یعنی) پبلک ویلفیئر کے لیے۔

امام کے لیے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ۔ اُس کے لیے فئے کے مال میں خمس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترکِ سکونت کر کے چلے گئے ہوں، اور بغیر جنگ کیے حاصل ہوئی ہو، خواہ اُن لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر جنگ کیے دی ہو۔

اسی انفال کے مال میں پہاڑوں کی چوٹیاں، وادیوں کے دامن سے صحرا، مردہ زمینیں جن کا کوئی مالک نہ ہو اور وہ تمام زمینیں جو مسلمانوں سے زبردستی نہ چھینی گئی ہوں (یہ سب مال فئے میں داخل ہے) البتّہ ایسی املاک کو اُن کے ورثاء کی طرف پلٹایا جائے گا جو مسلمانوں کی ہوں۔ امامؑ صرف

www.drhasanrizvi.org

اُن چیزوں کا وارث (مالک) ہوگا جس کا کوئی مالک نہ ہو۔"

نیز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے تمام اموال کو تقسیم کیے بغیر نہیں چھوڑا۔ خاص و عام ہر شخص کو اُس کا حق ادا کیا۔ فقراء و مساکین ہوں یا دوسرے قسم کے لوگ ہوں۔ اگر اُن سب کے درمیان عدل و انصاف سے مال تقسیم کیا جاتے تو سب غنی ہو جائیں۔ عدل و انصاف شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے عدل نہیں کرتا مگر وہ جو عدل کی خوبیوں سے واقف ہے، اور عدل کرنے کا صحیح طریقہ جانتا ہے۔"

★ ★ ★

★ علی ابنِ اسباط بیان کرتے ہیں کہ: "جب حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، عباسی خلیفہ مہدی کے پاس ملنے تشریف لائے، تو وہ لوگوں کے غصب کیے ہوئے مال واپس کر رہا تھا۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "ہمارے غصب کیے ہوئے کو بھی واپس دے دو۔"

★ خلیفہ نے دریافت کیا: "وہ کیا ہے۔"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب اللہ نے اپنے نبیؐ کو فدک کی زمین پر فتح دی اور فدک بغیر جنگ کے حاصل ہوا تو خدا کی طرف سے یہ آیت اُتری: " وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ " (القرآن)

یعنی: اے رسولؐ! "اپنے رشتہ داروں کا حق ادا کر دیجیے۔"

★ جناب رسولِ خداؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ: "یہ رشتہ دار کون ہیں؟"

www.drhasanrizvi.org

★ جبریلؑ نے خدا سے دریافت کیا۔

★ خداوندِ تعالیٰ نے جناب رسولِ خداؐ پر وحی کی کہ: فدک فاطمہؑ کو دے دو۔"

★ آنحضرتؐ نے جناب فاطمہؑ کو بلایا اور فرمایا: "خداوندِ عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فدک کا باغ تم کو دے دوں۔"

★ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: "خدا اور رسولِ خداؐ نے جو مجھے عطا فرمایا ہے، میں نے اُسے قبول کیا۔"

پس آنحضرتؐ کی زندگی تک جناب فاطمہؑ کے وکلاء (ملازمین) اُس کی آمدنی وصول کرتے رہے۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو اُنھوں نے جناب فاطمہؑ کے وکلاء کو فدک کے باغ سے نکال دیا۔ جناب فاطمہؑ حضرت ابوبکر کے پاس آئیں اور فدک کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

★ حضرت ابوبکر نے کہا: "تم کوئی کالا، گورا گواہ لاؤ۔"

★ جناب فاطمہؑ، (اپنے شوہر) امیرالمومنینؑ (حضرت علیؑ) کو لے گئیں اُنھوں نے گواہی دی۔

★ اس پر حضرت ابوبکر نے فدک واپس دے دیا۔ اور ایک تحریر بھی لکھدی جناب فاطمہؑ اُس تحریر کو لے کر چلیں۔ راستے میں حضرت عمر ملے۔ اُنھوں نے پوچھا: "یہ کیسا کاغذ ہے"؟

★ جناب سیّدہ فاطمہؑ نے فرمایا: "ابوبکر نے مجھے یہ تحریر لکھدی ہے۔"

★ حضرت عمر نے کہا: "مجھے دکھاؤ۔ (کیا لکھا ہے؟)"

www.drhasanrizvi.org

★ جنابِ فاطمہؑ نے انکار کیا۔ عمر نے وہ تحریر اُن سے چھین لی اور اُس کو پڑھا، پھر اُس کو تھوک سے مٹا دیا، اور پھاڑ ڈالا، اور کہا کہ "اِس علاقے پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی، تم ہماری گردن میں رسّی ڈال رہی ہو۔"

★ خلیفہ مہدی عبّاسی نے کہا: "فدک کی حدود کیا ہیں؟"

★ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "ایک حد کوہِ اُحد ہے، دوسری، عریشِ مصر، تیسری، سیف البحر، اور چوتھی دومۃ الجندل۔"

★ خلیفہ نے کہا: "اتنا بڑا علاقہ؟"

★ امامؑ نے فرمایا: "ہاں۔ کیوں کہ اس علاقے کے حاصل کرنے کے لیے لڑائی نہیں ہوتی تھی۔"

★ خلیفہ نے کہا: "یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے۔ اچّھا میں غور کروں گا۔"

★★★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "انفال خدا کی بخشش ہے، سورۂ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے دشمنوں کی ناک رگڑ دی۔"

★★★

★ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے آیتِ خمس (سورۃ انفال آیت ۴۱) کے بارے میں سوال کیا گیا کہ "اللہ کے سہم (حصّے) کا مالک کون ہے۔؟"

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "رسول اللہؐ۔ اور جو رسول اللہؐ کا سہم ہے اُس کا مالک امامؑ ہے۔"

www.drhasanrizvi.org

☆ کسی نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ: "اگر مستحقین کی ایک قسم دوسروں سے زیادہ ہو تو کس طرح مال تقسیم کیا جائے گا"؟

☆ امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ امام کی رائے پر منحصر ہے جیسا کہ خود جناب رسول اللہ ص کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ آنحضرت ص اپنی رائے سے جس کو جتنا چاہتے تھے دیا کرتے تھے۔ پس یہی طریقہ امام کے لیے ہے۔"

* * *

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سونے، چاندی، لوہے، تانبے اور رانگے کی کانوں کے بارے میں سوال کیا گیا؟

امام ع نے فرمایا: "ان پر خمس ہے۔"

* * *

☆ ابن عیسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا آیتِ خمس (سورۃ الانفال آیت ۴۱) کے بارے میں۔

☆ امام علیہ السلام نے فرمایا: "خمس ہر اُس چیز پر ادا کرنا واجب ہے جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں۔ وہ چیز کم ہو یا زیادہ ہو۔"

* * *

☆ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے خط میں احمد بن محمد کو تحریر فرمایا کہ: "ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے اُس کے نفع پر خمس ہوگا۔ اور زراعت پر اخراجات نکالنے کے بعد خمس لگے گا۔"

* * *

www.drhasanrizvi.org

★ ابونصر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ: (فرزندِ رسولؐ!) "خمس اخراجات نکالنے کے بعد دیا جائے گا یا اخراجات نکالنے سے پہلے"؟

★ حضرت امام علیہ السلام نے تحریر فرمایا: "اخراجات نکالنے کے بعد"۔

(نوٹ: خمس نکالنے کا عملی طریقہ علمائے کرام (اعلم فی العالم) نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ: "انسان سال میں اپنی ایک تاریخ مقرر کرلے مثلاً[۳] ۲۳ ماہ رمضان۔ پھر اُس تاریخ کو (آئندہ سال کی ۲۳ تاریخ کو) دیکھے کہ اُس کی بچت کتنی ہوئی ہے۔ ہر قیمتی چیز، مال، سونا، کپڑا، غلّہ جو استعمال نہیں ہوا اُس کی کل مالیت پر پانچواں حصّہ خمس ہوگا۔ کُل خمس کا آدھا غریب سادات کا حق ہے اور آدھا امامؑ کا حق ہے جو مرجعِ تقلید یا اُس کے وکیل کو ادا کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ جس مال میں سے ایک مرتبہ خمس ادا کردیا جائے، اُس پر دوسرے یا تیسرے سال خمس ادا نہیں کیا جاتا۔ وہ مال ہمیشہ کے لیے پاک ہوجاتا ہے۔)

[۳] یا کسی انگریزی مہینے کی آخری تاریخ۔

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا: "(فرزندِ رسولؐ!) میرے والد بنی اُمیّہ کے ملازموں میں سے تھے مگر جب اُنھوں نے غور کیا کہ بنی اُمیّہ حکومت کے حقدار نہیں ہیں تو اُنھوں نے وہ ملازمت ترک کردی، اور توبہ کرلی۔" امامؑ نے فرمایا: "جو ہوچکا، ہوچکا، تمھارے لیے اب وہ مال حلال ہے۔ اور اسی طرح (تمھاری طرح) دوسروں کے لیے بھی حلال ہے۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ عزّ وجلّ نے فرض قرار دیا ہے۔ انفال کا مال ہمارے ہی لیے ہے۔ اور ہمارے لیے پاک صاف مال ہے (یعنی خمس)"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ:
"اگر کوئی شخص مرجائے اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو، اور نہ اُس کا کوئی آقا ہو، تو اُس کے مال کا مالک کون ہوگا"؟

★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس کا حکم اِس آیت کے مطابق ہوگا:
"یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ" (سورۃ الانفال آیت ۱)

یعنی: "تم سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپؐ کہہ دیجئے انفال اللہ اور رسولؐ کے لیے ہے۔"
یعنی اُس کا مالک (رسولِ خداؐ کے بعد) امامؑ ہوگا۔"

★ ★ ★

★ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا:
★ "خزانوں کے متعلق کیا حکم ہے"؟
★ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اُس پر خمس ہے۔"
★ معدنیات کی کانوں کے بارے میں سوال کیا گیا، تو امامؑ نے فرمایا: "خمس ہے۔" اِسی طرح سونے، چاندی وغیرہ پر خمس ہے۔"

★ ★ ★

www.drhasanrizvi.org

☆ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے سوال کیا گیا دریاؤں، سمندروں سے نکلنے والی چیزوں، جیسے موتی، اور دیگر جواہرات وغیرہ کے بارے میں، اور یہ کہ کتنی مقدار پر خمس ادا کرنا واجب ہے"؟

* امام علیہ السّلام نے فرمایا: "اِن میں سے جب کسی چیز کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اُس پر خُمس ہے"۔

★ ★ ★

☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا کہ: "اگر صاحبِ مال نے خمس ادا کر دیا ہو تو اُس مال پر (وارثوں) کو خمس ادا کرنا واجب نہیں"۔

★ ★ ★

☆ راوی کہتا ہے کہ: "ہم نے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ: "اس معاملے میں ہم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ کیا زراعت پر زراعت کے اخراجات نکالنے کے بعد، سرکاری ٹیکس ادا کرنے کے اور ذاتی اخراجات، گھر والوں کے اخراجات ادا کرنے کے بعد خمس ہو گا"؟ (یا اُن اخراجات کے ادا کرنے سے پہلے خمس ادا کرنا ہو گا؟)

* حضرت امام علیہ السّلام نے فرمایا: "خُمس، زراعت کے اخراجات، اہل و عیال کے اخراجات اور سرکاری ٹیکس ادا کرنے کے بعد واجب ہو گا"۔

★ ★ ★

☆ راوی کہتا ہے کہ فارس (ایران) کے کچھ تاجروں نے حضرت امام علی رضا علیہ السّلام کے غلام کو لکھا کہ: امام ؑ سے اجازت دلا دو کہ ہم

www.drhasanrizvi.org

اپنا خمس خود اپنے اوپر خرچ کرلیں۔"؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"اللہ (تعالیٰ) یقیناً بڑی وسعتوں اور بخششوں والا ہے۔ وہ کسی کے مال کا محتاج نہیں ہے۔ البتہ وہ ضامن ہے اچھے اعمال کے ثواب دینے کا۔ کنجوسی پر کوئی ثواب نہیں۔ کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے اُسے حلال کیا ہے۔ خمس ہمارے دین کی مدد کرنے کے لیے (واجب کیا گیا) ہے۔ جو مال ہم خرچ کریں یا اُس سے سامان خریدیں یا دشمنوں سے بچنے کے لیے (استعمال کریں) تم خمس کے مال کو ہم سے نہ روکو۔ اور اپنی جانوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ خمس کا ادا کرنا تمہارے رزقوں کی کنجی ہے، اور تمہارے گناہوں کو مٹانے والا ہے۔ اور خمس تم کو فاقے دن سے بچانے والا ہے۔

مسلمان وہ ہے جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے جو اللہ کے احکام کو اپنی زبان سے تو قبول کرے، اور دل سے اُس کی مخالفت کرے۔"

(یعنی اللہ کے احکامات پر عمل نہ کرے)

* * *

☆ علی بن ابراہیم کے والد کہتے ہیں کہ: "خراسان کے کچھ لوگ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے:

www.drhasanrizvi.org

"فرزندِ رسول ؑ ! ہمیں خمس سے معافی دیجیئے"۔

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: "کیسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش۔ تم زبان سے تو ہماری محبت کا دعوٰے کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکتے ہو، حالانکہ ہمارا حق خداوندِ عالم کا مقرّر فرمایا ہوا ہے اور وہ حق خمس ہے۔

ہم ایسا نہیں کریں گے ،
ہم ایسا نہیں کریں گے ،
ہم ایسا نہیں کریں گے۔

کہ تم میں سے کسی کے لیے خمس (ادا نہ کرنے) کو حلال قرار دے دیں۔

(یعنی: خمس کا ادا کرنا تم واجب ہے۔)

★ ★ ★

(نوٹ: قرآن مجید میں سورۃ انفال کی ★ آیت ۴۱ خمس نے خمس ادا کرنے کو ایمان کا معیار قرار دیا ہے۔ خمس کا حکم دینے کے بعد ارشاد فرمایا: "اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اُس پیغام پر یقین رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن نازل کیا تھا۔)

★ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَآلِہِ الطَّاھِرِیْنَ ؑ ★

★ ختم شد:- ۵ر فروری ۲۰۰۰ شب ہفتہ: (کاتب جعفر زیدی) ★

www.drhasanrizvi.org